

Vol. II
No. 16



Wednesday
30th September, 1953,

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY
DEBATES
Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN
QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Wednesday, 30th September, 1953

The House met at Half-Past Two of the clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

QUESTIONS AND ANSWERS

(See Part I)

Legislative Business

Shri A. Raja Reddy (Sultanabad) : I beg leave of the House to introduce "The Criminal Procedure Code (Hyderabad Amendment) Bill, 1953".

Mr. Speaker : Motion moved :

شری اے۔ راج ریڈی۔ سٹراسپیڈر سر۔ یہ ایک معمولی سی ترمیم ہے۔ ضابطہ فوجداری حیدرآباد کی دفعہ (۳۱۱) میں جو پہلے نافذ تھا اکثر معزز ارکان کو جو پیشہ وکالت سے تعلق رکھتے ہیں اسکا تجربہ ہوگا کہ ہمارے پاس بصیغہ فوجداری بیوی بچوں اور ماں باپ کے لئے نان و نفقہ دلانے کے بارے میں پراویژن تھا جسکی وجہ سے جب کبھی ایسی ضرورت پیش آتی تھی بصیغہ فوجداری درخواست دیکر نان و نفقہ حاصل کیا جاسکتا تھا۔ لیکن نئے ضابطہ فوجداری کے تحت صرف بیوی بچوں کی حد تک یہ پراویژن محدود ہے۔ ماں باپ کو اس میں نہیں رکھا گیا ہے اسلئے ہمیں تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ماں باپ کو نفقہ حاصل کرنا ہوتو دیوانی چارہ کار موجود ہے لیکن دیوانی چارہ کار کے اختیار کرنے میں رسوم وغیرہ کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ نان و نفقہ کی بابت جو رقم ہوتی ہے اوسکا وہ گنا ہزاروں روپیہ ہو جاتا ہے اور اسپر سینکڑوں روپیہ رسوم ادا کرنا پڑتا ہے۔ یا اگر بصیغہ مفلسی طلب نان و نفقہ کی درخواست کی جائے تو مفلسی کے منظور ہونے تک جو مراحل طے کرنے پڑتے ہیں ان میں کافی دیر ہو جاتی ہے اور جلد تصفیہ نہیں ہو سکتا جو باعث طوالت و دشواری ہے۔ اسلئے ہمارا خیال یہ ہے کہ پہلے جیسی سہولت ضابطہ فوجداری میں تھی وہ حسب سابق برقرار رکھی جائے تاکہ اون والدین کو جو طلب نان و نفقہ کی کارروائی کرنا چاہتے ہیں سہولت ہو۔ اس خیال کے تحت میں نے یہ بل پیش کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ معزز ارکان اس بل کو انٹروڈیوز (Introduce) کرنے کی اجازت دینگے۔

منسٹر فار ہوم (شری دگمب راج بندو)۔ سٹراسپیڈر سر۔ جس بل کو انٹروڈیوز کرنے کی اجازت چاہی جا رہی ہے اسکے اصول کی حد تک کوئی اختلاف نہیں ہے اور

مجھے بھی ہمدردی ہے۔ لیکن میں اس چیز کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ترمیم ایک ایسے قانون میں لائی جا رہی ہے جو کنکرنٹ لسٹ آف دی کانسٹی ٹیوشن (Concurrent list of the Constitution) میں ہے۔ اور پارٹ ”بی“ اسٹیٹس کی پراویسٹیل لیجسلیچر اگر کوئی قانون بنانا چاہتی ہے تو اسیے گورنمنٹ آف انڈیا کے مشورہ سے یہاں لانا پڑتا ہے اور بالآخر پریسیڈنٹ کی منظوری حاصل کرنی پڑتی ہے۔ چونکہ یہ دقتیں ہیں اور گورنمنٹ کو کافی موقع نہیں ملا ہے کہ اس بارے میں تصفیہ کر سکے۔ ہم کافی غور کر رہے ہیں کہ ان مسائل کا تصفیہ ہو جائے۔ یہ چیزیں حکومت کے زیر غور ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر میں موور آف دی بل سے درخواست کرونگا کہ وہ اس کے لئے پریس (Press) نہ کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہم بھی اس مسئلہ سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں گورنمنٹ کو موقع دیا جائے۔ موانعات رفع ہو جائیں گے تو گورنمنٹ خود اس قسم کی ترمیم لائیگی۔ مجھے امید ہے کہ اس تین کے بعد موور آف دی بل اپنے موشن کو واپس لینگے۔

Mr. Speaker : I would like to invite the attention of Shri A. Raj Reddy to Art. 254 of the Constitution, which says :

“(1) If any provision of a law made by the legislature of a State is repugnant to any provision of a law made by Parliament which Parliament is competent to enact, or to any provision of an existing law with respect to one of the matters enumerated in the concurrent list, then, subject to the provisions of clause (2), the law made by Parliament, whether passed before or after the law made by the legislature of such State, or, as the case may be, the existing law, shall prevail and the law made by the legislature of the State shall, to the extent of the repugnancy, be void.

(2) Where a law made by the legislature of a State specified in Part A or Part B of the First Schedule with respect to one of the matters enumerated in the concurrent list contains any provision repugnant to the provisions of an earlier law made by Parliament or an existing law with respect to that matter, then, the law so made by the legislature of such State shall, if it has been reserved for the consideration of the President and has received his assent, prevail in that State :

Provided that nothing in this clause shall prevent Parliament from enacting at any time any law with respect to the same matter including a law adding to, amending, varying or repealing the law so made by the legislature of the State.”

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ پراویژن (Provision) ری پکنٹ (Repugnant) ہے۔ میں تو ایسا کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ لیکن ظاہر

ہے کہ پریسڈنٹ (President) کی اجازت لینی پڑیگی۔
(After the law is passed by the House)
کیا گورنمنٹ اس قسم کے پورے واقعات دریافت کر کے اس پر

شری دگمبر راؤ بندو - اس بارے میں مشورہ کرنے کے لئے گورنمنٹ کو موقع دیا جائے۔ اگر اس بارے میں گورنمنٹ مطمئن ہو جائے تو وہ خود اس بل کو لائیگی۔ میں آنریبل ممبر موور آف دی بل سے درخواست کرونگا کہ وہ اس موشن کو واپس لے لیں۔

شری اے۔ راج ریڈی - جو کچھ آنریبل ہوم منسٹر نے فرمایا میں اسکو سمجھ رہا ہوں انہوں نے جو احکام بتائے ہیں اسکے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسکے لحاظ سے یہ چیز آرٹیکل (۲۵۴) کانسٹی ٹیوشن آف انڈیا کی زد میں نہیں آتی۔ ری پگنٹ ہونے کی صورت میں پریسڈنٹ کی منظوری کے حاصل کرنے کا لزوم ہے لیکن اس میں کوئی ری پگنٹسی (Repugnancy) نہیں ہے۔ جہاں ری پگنٹسی نہ ہو قانون کے معطل یا ناکام ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ یہ چیز جلد سے جلد آئے اور لوگوں کو جو دشواری ہو رہی ہے وہ رفع ہو جائے۔ اگر گورنمنٹ وعدہ کرتی ہے کہ وہ خود اس میں ترمیم کرے گی تو مجھے اصرار نہیں ہے لیکن اتنا عرض کرونگا کہ جلد اس کی کوشش کی جائے تو مناسب ہے۔ اتنا کہتے ہوئے میں اس موشن کو واپس لیتا ہوں۔

The motion was, by leave of the House withdrawn.

Shri G. Sriramulu (Manthani): Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to introduce "The Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1953".

Mr. Speaker: Motion moved

شری جی سری راملو مسٹر اسپیکر سر۔ میں جو امینڈمنٹ پیش کر رہا ہوں وہ لینڈ ریونیو ایکٹ (Land Revenue Act) کی دفعہ ۶۷ "اے" سے متعلق ہے۔ آنریبل ممبرس آف دی ہاؤس جانتے ہونگے کہ ۵۔ مارچ سنہ ۵۲ ع کو لینڈ ریونیو ایکٹ میں ایک ترمیم لائی گئی جسکی رو سے دفعہ ۶۷ میں ایک دفعہ کا اضافہ کیا گیا جسکو ۶۷۔ الف کہا جاتا ہے۔ جسکے تحت شکمیداروں کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے انکو پٹہ داری کے حقوق خریدنے کے لئے ایک نرخ مقرر کیا گیا ہے کہ آٹھ گنا سے کم نہو اور دس گنا سے زیادہ نہو۔ مالگزار کی رقم جو مقطعه دار سرکار کو ادا کرتا ہے اور شکمیدار جو رقم مقطعه دار کو ادا کرتا ہے اوسکی درمیانی رقم یا فرق کو بیسک (Basic) قرار دیا جا رہا ہے اور اسکا کم از کم آٹھ گنا اور زیادہ سے زیادہ دس گنا کیا گیا ہے۔ میں گورنمنٹ کو دھنیواد دیتا ہوں کہ اوس نے ایک ایسا قدم اٹھایا ہے کہ جسکی وجہ سے لوگوں کو شکمیداری کے سرٹیفکیٹس عطا کئے جا رہے ہیں ورنہ شکمیدار کے لئے کوئی ایسے ذرائع نہ تھے کہ وہ شکمیدار کہا جاسکے۔ جب قولداروں کے لئے دفعہ (۱۱) میں

رنٹ کم کیا جا رہا ہے ، حق خریداری کے ساتھ ساتھ قیمتیں بھی کم کی جا رہی ہیں اور سرپنس لینڈ جو حکومت لینے والی ہے اوسکی قیمتوں میں بھی کمی کی جا رہی ہے تو معلوم ایسا ہوتا ہے کہ حکومت اپوزیشن کے دباؤ سے کچھ جھک رہی ہے ۔ ۶۷ الف کے تحت شکمیدار کو حقوق دئے گئے ہیں اور حق خریدی کے لئے او سے ۸ تا ۱۰ ٹائیس قیمت اس فرق پر ادا کرنی پڑتی ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب پٹہ داروں کے ہائل شکمیداروں کو جگہ دیکر انکو حقوق دئے گئے ہیں تو ایسی صورت میں اس کے لئے اتنی زیادہ قیمت رکھنا میری رائے میں کسانوں کی بھلائی چاہنے والوں کے لئے مناسب نہیں ہے ۔ البتہ آپ ایسے شکمیداروں کے بارے میں کہیں گے جو دیوانی لینڈس (خالصہ لینڈس) میں ہیں تو میں کہوں گا کہ انکو سکشن (۳) میں رکھا جاسکتا ہے ۔ سکشن ۳ میں (۳) ٹائیس ہے ٹینسی کمیٹی کی رپورٹ کے بموجب دفعہ (۱۱) میں رنٹ (۳) ٹائیس رکھا گیا ہے ۔ میں نے ذرا کم کر کے تھری ٹائیس (Three times) رکھا ہے تاکہ ایک سال کا رنٹ دیکر شکمیداران پٹہ کا حق خرید سکیں ۔ البتہ بالمقطعہ میں یہ ہے کہ :-

When the shikmidars are there right from the birth of Bilmaqthas and they are paying since ages to the Bilmaqthedar, I do not find any reason why the Government should ask them to pay not less than 8 times and not more than 10 times.

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح قولداروں کی ییدخلیاں کم کرنے کی باتیں کی جا رہی ہیں اوسی طرح بالمقطعوں کے شکمیداروں کے لئے بھی قدم اٹھانا چاہئے ۔ لیکن شکمیداروں کے لئے (۸) ٹائیس رکھا گیا ہے اگر میگزیم (۱۰) ٹائم رکھا جاتا تو ڈپٹی کلکٹرس ریزن ایبل پرائیس (Reasonable price) فکس کرنے کے لئے چار پانچ گنا تک رکھ سکتے تھے ۔ لیکن ڈپٹی کلکٹرس کو چار پانچ گنا تک آنے نہیں دیا گیا ۔ یہ حکومت کا منشا ہے کہ کم از کم آٹھ گنا مقطعداروں کو دینا چاہئے ۔ یہ بہت افسوس کی بات ہے ۔ چند مقطعوں میں اکچول ریونیو (Actual Revenue) بڑھ کر لیا جاتا ہے ۔ حالانکہ قانون بھی ہے کہ اکچول ریونیو سے بڑھ کر بالمقطعہ دار وصول نہ کرنا چاہئے ۔ آریبل منسٹر فار ریونیو جانتے ہیں کہ اس سے زیادہ وصول نہیں کیا جاسکتا ۔ گشتیاں بھی ہیں اسکے باوجود مقطعوں میں حکومت کو اندھیرے میں رکھ کر ناجائز طور پر زیادہ وصول کر رہے ہیں ۔

The difference between the actual rent paid by the Shikmidar to the Maktadar and the actual land revenue paid by the Maktadar to the Government.....

یہ دو الفاظ وہاں پر رکھ کر حکومت خود مقطعدار کو زیادہ وصول کرنے کے لئے مزید سوشن (सोषण) کرنے کا موقع دے رہی ہے ۔ سرکیولر (۲۸) آف سنہ ۱۹۲۱ء میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ لوگ حسب معمول وصول کر سکتے ہیں ۔ ریونیو بورڈ سے دو تین دن پہلے میرے پاس خط وصول ہوا تھا اوس میں لکھا ہے کہ سرکیولر (۲۸) کی

کوئی ضرورت نہیں البتہ بغیر اسکو کیانسل (Cancel) کئے کسی مقضہ دار کو یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ اکچول ریونیو سے بڑھ کر وصول کرے۔ ایسی شکایتیں ہوں کہ کوئی بالمقضہ دار ایسا کر رہا ہے تو ریونیو بورڈ یا تعقدار کے پاس درخواست دے سکتا ہے۔ اسطرح زیادہ وصول نہ کرنے کے متعلق انتظام کیا جائیگا۔ یہ جو الفاظ ہیں

The difference between the actual rent paid by the Shikmidar to the Maktadar and the actual revenue paid by the Maktadar to the Government.

ان دونوں میں اکثر کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اس کو ریونیو بورڈ بھی تسلیم کرتا ہے۔ اس دفعہ میں کم از کم (۸) ٹائمس رکھا گیا۔ میں نے سکشن ۶۷ (اے) کے بعد سکشن (بی) ایڈ (Add) کیا ہے۔ اس میں خاص کر بالمقضوں کے جتنے بھی شکمیدار ہیں جنہوں نے زمین کو صاف کیا زمین کو سدھار کر مقضہ دار کو مقضہ دار بننے کی تعریف میں لائے ہیں اور جو پہلے سے ہر چیز کے ذمہ دار تھے اور آج مالک بن رہے ہیں ایسے لوگوں کو حق پٹہ خریدنے کے لئے کم از کم (۸) ٹائمس آپ نے رکھا ہے جو ان گوں کے لئے ناقابل برداشت ہے جس طریقہ سے شکمیدار کو سرٹیفکیٹ دیتے ہیں جس طرح اون کے رجسٹر تیار ہوتے ہیں اس طریقہ سے ان سے کوئی قیس لیکر ان کو بھی پٹہ داری کا سرٹیفکیٹ دیا جانا چاہئے تو میں کہتا ہوں مسئلہ حل ہو جائیگا۔ جتنے بھی بالمقضہ جات ہیں مقضہ داروں کو وہاں جو سہولتیں دیتے ہیں تو جو شکمیدار ہیں اون کا بھی لحاظ کرنا چاہئے اون کو پٹہ دار قرار دینا چاہئے۔ اسکو کرنے کے لئے ۸-۱۰ گنا فیس جو بالمقضہ دار کو دینگے یا دلوائینگے تو یہ اماؤنٹ (Amount) شکمیداروں کے لئے سوشن (سوشن) ہوتا ہے وہاں ایسے بھی مقضہ دار ہیں جو شکمیداروں کو قولدار سمجھ کر اون کی زمینات سے اکچول قیمت خرید زمینات فولی پر وصول کر لئے ہیں جو خلاف قانون ہے اس طرح جو پیسہ وصول کئے ہیں اوسکے واپس دلوائیکے لئے میں سکشن ۶۷ (بی) (سی) کے تحت ریٹراسپکٹیو ایکٹ (Retrospective effect) دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ بہت سے مقضہ دار ایسے ہیں جو شکمیداروں کے حقوق چھین کر اون سے پیسہ لیکر اون کا سوشن (سوشن) کر کے کیپٹل (Capital) جمع کر لئے ہیں۔ ایسے لوگوں سے پیسے شکمیداروں کو واپس دلوائینگے تو سکشن (اے) کا مقصد پورا ہوگا۔ اسلئے میں نے سکشن ۶۷ (سی) کے تحت ریٹراسپکٹیو ایکٹ رکھا ہے یہ ریٹراسپکٹیو ایکٹ پولیس ایکشن کے بعد سے رکھنا چاہتے ہیں تو رکھئے یا اس میں ردوینڈل کر کے لیجسلیٹیو اسمبلی کی ہگننگ (Beginning) سے رکھنا چاہتے ہیں تو رکھئے۔ یہ آپ کی مرضی ہے۔ یہ باتیں ہمارے تجربہ میں ہیں اس لئے ہم نے اسکو رکھا ہے۔ آپ کے گزٹ میں بھی سکشن ۶۷ (اے) کے متعلق ایک ترمیم ہے جو ۵-۵ مارچ سنہ ۵۲ ع کو آیا ہے اور پریزیشن آف سرٹیفکیٹس (Preparation of certificates) سنہ ۵۲ ع کے ختم پر ہو گئے اس سے پہلے کے لئے بہت سے بالمقضہ داروں نے ان ۹ مہینوں میں زمینات شکمیداروں کو بیچ دی ہیں جس طرح لیٹلارڈس ٹینٹس کو دفعہ (۳۸) کے تحت بیچتے ہیں۔ اس طرح ۶۷-اے کی

وجہ سے شکمیداروں کو فائدہ نہیں پہنچا - (۸) ٹائمس جو رکھا گیا ہے شکمیداروں کے لئے وہ ناقابل برداشت ہے - اس وجہ سے پورا کم کرنا چاہئے - البتہ حقوق پٹہ داری منتقل کرنے کے لئے آپ چاہیں تو فیس لے سکتے ہیں - اسکی وجہ سے بالمقطعہ داروں کا فائدہ ہونے کی بجائے گورنمنٹ کا فائدہ ہوسکتا ہے - اس سلسلہ میں کوئی پیچیدہ مسئلہ یا تکنیکل پیچیدگی نہیں - ٹینسی کا مسئلہ حل ہونے تک یہ مسئلہ رہیگا جب ٹینسی حتم ہو جائیگی اور ٹینٹس پٹہ دار بن جائینگے اوس وقت یہ مسئلہ حل ہو جائیگا - جب تک ٹینٹ پٹہ دار نہیں بنینگے یہ مسئلہ ایسا ہی رہیگا جب تک کیچڑ رہیگا ہم کو دھونا پڑیگا اسلئے میں نے اس کیچڑ کو نکال دیا ہے کہ نہ رہے - کیچڑ نہ اوسکو دھونا پڑے اس لئے بجائے مقطعہ دار کو شکمیدار سے رقم دلانے کے فیس پٹہ لیکر پٹہ داری کے سرٹیفیکیشن شکمیداروں میں تقسیم کئے جائیں تو حکومت قابل ”دھنیہ واڈ“ ہوگی - اسی طرح سکشن (۶۷) میں ۳-۲-۱ کے ضمن رکھ کر میں اسکو ریٹراسپکٹیو افکٹ بھی دیا ہوں - اور میں نے اس میں یہ بھی رکھا ہے کہ شکمیداروں سے بالمقطعہ داروں کو کچھ بھی لینا چاہئے -

Without paying anything to the Maktadar, the patta rights should be transferred in the name of Shikmidar.

یہ میں نے اس میں رکھا ہے - اور (۶۷) (سی) میں ریٹراسپکٹیو افکٹ دلانے کے لئے رکھا ہے - جن مقطعہ داروں نے اب تک جو سوشن کیا ہے اور جنہوں نے قانون کی زد میں نہ آتے ہوئے حکومت کو دھوکہ دیکر (۶۷) (اے) کے پروویژن سے استفادہ کا موقع نہ دیتے ہوئے پیسہ وصول کرچکے ہیں ایسے لوگوں سے ریٹراسپکٹیو افکٹ کے ساتھ رقم واپس دلوانے کے لئے میں ایکسکشن پرووائڈ کیا ہے - دیوانی میں (۳) ٹائمس رکھا گیا ہے اس کے لئے مجھے کوئی عذر نہیں ہے - اور (۱۲) سال سے جو شکمیدار ہیں ویسے لوگوں کے لئے

“3 times revenue” means, as you have fixed in sec. 11 of the Tenancy Select Committee Report. . . .

ایک سال کا رنٹ دیکر حق پٹہ داری بحق شکمیدار خرید لیا جاسکتا ہے - یہ فری آف ٹی میٹ ٹو دی مقطعہ دار (Free of payment to the Maqtedar) میں پٹہ بحق سرکار لیا جا کر پٹہ داری کے رائٹس ٹرانسفر کرنے کے لئے میں نے رکھا ہے - کیونکہ آج زمانہ کا تقاضہ یہی ہے - زمینات کی قیمتیں کم ہو رہی ہیں اور دفعہ (۱۱) کے تحت رنٹ کم ہو رہا ہے - سکشن (۶۷) اے کا فائدہ اون شکمیداروں کو پہنچانے کے لئے جو کئی سالوں سے چلے آ رہے ہیں اور جنہوں نے بالمقطعہ داروں کو کافی رقم ادا کی ہے (۸) گنا جو رکھا گیا ہے اسکو نکال دینا چاہئے - اوسکے علاوہ یہ بھی قانون ہے کہ ریونیو سے بڑھ کر رنٹ نہیں لے سکتے اور مقطعہ داروں کو اس لئے اب شکمیداروں کو کچھ دینا نہیں کیونکہ ”زیرو“ (Zero) کا (۱۰) ٹائمس کچھ بھی نہیں ہوتا کافی رقم حاصل کرلی ہے تو شکمیداروں سے صرف فیس پٹہ داری لیکر منتقل کرنا چاہئے - اسکے بعد مسٹر اسپیکر سر سکشن (۷۳) کے بارے میں ترمیم پیش کیا ہوں - یہ ہمارا تجربہ ہے اور شکمیداروں اور وکلا صاحبان کا بھی تجربہ ہے کہ

جب ابوکشس (Evictions) ہوتے ہیں یا ٹیننسی ایکٹ کے علاوہ دیگر سلسلہ میں بید خلیاں ہوتی ہیں تو اون کے روکنے کے لئے ہمارے کسانوں اور شکمیداروں کو منصف کی کچھری کو جانا پڑتا ہے۔ ریونیو بورڈ سے سرکیولر (۱۸۳۵) ڈیٹیڈ (Dated) ۲۸۔ اگست سنہ ۵۲ء نکلا گیا تھا اس میں یہ کہا گیا ہے کہ :-

For such protected tenants of the status of Shikmidars and Bilmaktadars, as per sec. 67-A of the Land Revenue Act, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Act, of 1950 would cease to apply. It would cease to apply to the land in their occupation.

تو شکمیدار اگر بیدخل ہو جائے تو اوسکو حق ہوگا کہ دفعہ (۷۴) کے تحت عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ اور وکیلوں کو فیس دیکر کھڑا کرے۔ جاگیروں کے جو ریسنٹی مرچڈ لینڈس (Recently merged lands) ہیں وہاں تولداروں کو پٹہ دار قرار دیا گیا ہے۔ لیکن یہاں مقطعه داروں کے حقوق بچانے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ ہماری حکومت سے یہی گلہ ہے کہ جو کام بھی حکومت کرتی ہے وہ سفید کاغذ کو سیاہ کرنے کے لئے کرتی ہے۔ اوسپر عمل کرانے کے لئے کوشش نہیں کرتی۔ تہہ تک حکومت نہیں پہنچتی۔ جاگیرات میں پٹہ منتقل کرنے کے بعد بھی بید خلیاں کی جاتی ہیں کیونکہ جاگیر دار طاقتور رہتا ہے۔ صحیح طور پر دیکھا جائے تو (He need not evict ; but if he evicts.) اور اسی طرح

جب شکمیدار کو بالمقطعه دار ایوکٹ کرتا ہے تو کہاں پروسیجر (Procedure) رکھا آپ نے! ایک شخص پربوک لینڈ ۱۰۔ ۱۲ سال تک کاشت کرتا ہے اور جو بیدخل ہوگا

Which do not come under the Tenancy Act and which are not to be dealt under the Tenancy Act.

تو ان کے لئے کوئی چارہ کار نہیں ہے (۷۴) بھی نکال دیا گیا ہے۔ میں حکومت کی نیت پر شبہ نہیں کرتا۔ حکومت کی یہ نیت تھی کہ (۷۴) کے رکھنے سے جاگیرداروں۔ زمینداروں اور لینڈ لارڈس (Landlords) کو اس کے حیلہ سے ہر تولدار کو نکال دینے کا موقع ملے گا۔ اسی وجہ سے دفعہ (۷۴) نکال دیا گیا ہے۔ مگر میں بھی تو ایسی نیت رکھا ہوں۔ لاسٹ (Last) میں میں نے یہ امینڈمنٹ لایا ہے۔

After the sentence of the repealed 74 "but no cognizance of any such case shall be taken by the Revenue Department if" add the following :

" It is to be dealt under Tenancy Act or "

So, if the case has to be dealt under the Tenancy Act, it will be dealt under that.

اگر ٹیننسی ایکٹ کے تحت ڈیل (Deal) کرنا ہے تو اوسکے لئے یہ نہ ہوگا لیکن اگر ٹیننسی ایکٹ کے تحت ڈیل نہ ہو تو

But if the case is not dealt under the Tenancy Act and the land does not come under the purview of the Tenancy Act, then the Tahsil should take cognizance of that. That is the meaning.

اسلئے یہ جو امینڈمنٹ میں رکھا ہوں وہ حکومت کا منشا پورا کرتے ہوئے لایا ہوں۔ لیکن

The lands which do not come under tenancy

یعنی شکمیدار لینڈ ٹیننسی میں نہیں آتا تو میرے خیال سے

Shikmidar's right is better than and more than that of the tenants Shikmidar is already an equivalent to the Patteddar.

اس لئے شکمیدار بھی اس ضمن میں داخل ہو جاتا ہے۔ جب حکومت کے پاس چارہ کار نہیں تو اس کے لئے عدالت کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔ اگر آپ کو خدشہ ہو کہ اسکے بعد جتنے کیس (Cases) آئینگے اونکو (۴۳) میں لیکر قولداروں کو پریشان کرینگے تو یہ آپ کی بہترین نیت ہے یہ اچھا مقصد ہے اسکو وہاں پر رکھتے ہوئے اسکو قبول کیا جاسکتا ہے۔ میں نے اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس (Statement of Objects and Reasons) بتلایا ہے۔ چونکہ (Other than tenancy lands) کے بارے میں کوئی چارہ کار نہیں اس لئے اس نقطہ نظر کو پیش نظر رکھ کر میں حکومت سے اپیل کرونگا کہ اس پر غور کیا جائے۔ جب ٹیننٹ کے لئے رینٹ کو کم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تو شکمیدار بھی چونکہ (From the very birth of the Bilmaktadars) چلا آرہا ہے اور اب تک بالمقطعہ دار کو کافی رقم دے چکا ہے اس لئے بالمقطعہ دار کو رقم دلانے کی بجائے فیس پٹہ لیکر شکمیداروں کو فائدہ کیا جائے۔ اسکی وجہ سے آج ہزاروں شکمیداروں کو فائدہ ہوسکے گا۔ اور حکومت کا بھی جو انٹیشن (Intention) ہے کہ سکشن (۶۷) اے کے تحت اون کو حق ملے وہ بھی پورا ہوسکیگا۔ اگر آرٹریبل ریویونیو منسٹر اسکو مان لیں تو اچھا ہوگا۔ اگر وہ چاہیں تو اس میں کوئی رد و بدل کرسکتے ہیں۔ وہ امینڈمنٹ کے ذریعہ لاسکتے ہیں۔ ایکسپریمنٹ کے لحاظ سے۔ حالات کے لحاظ سے جو تجربہ ہوا ہے اور ہم کو بحیثیت ایم۔ ایل ایز جو ڈیفیکلٹی (Difficulty) محسوس ہو رہی ہے اوسکے پیش نظر یہ مسودہ قانون ترمیم پیش کیا گیا ہے۔ آپ بحیثیت منسٹر امینڈمنٹ لاسکتے ہیں چونکہ ٹریژری بنچس میں ہیں فوراً ہی امینڈمنٹ لاسکتے ہیں۔ ترمیم منظور کراسکتے ہیں۔ لیکن ہماری بھی جو ڈیفیکلٹیز (Difficulties) ہیں وہ ہم نے پیش کی ہیں کیونکہ We are also workers on the field - اس لئے اس پر اس نقطہ نظر سے سوچا جائے تو مناسب ہے۔

منسٹر فار ایکسائز، فار ایسٹس، کسٹمس اینڈ ریویونیو (شری کے۔ وی۔ رنگار یڈی)۔
منسٹر اسپیکر۔ قانون مالگزاری آراضی میں ترمیمات پیش کی گئی ہیں۔ ایک دفعہ ۶۷ میں ہے اور دوسری ترمیم دفعہ ۷۳ بھر سے قائم کئے جانے کے متعلق ہے۔ دفعہ ۶۷

میں جو اضافہ کیا گیا ہے وہ لینڈ اڈوائزری کمیٹی کی سفارشات کی بنا پر کیا گیا ہے جس میں میں بھی تھا۔ اسکی غرض یہ تھی کہ عام آراضیات کے قولداروں کے ساتھ جو مراعات قانون قولداران میں رکھے گئے ہیں اس سے زیادہ مراعات ان قولداروں کے ساتھ ہونے چاہئیں جو اجارہ کے قولدار ہیں۔ اور معزز ممبر صاحب کی تقریر کا بھی غالباً یہی منشا ہے۔ لیکن جو ترمیم معزز ممبر کی جانب سے پیش کی گئی ہے اس سے تو یہ مراعات مفقود ہو جاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ جب غرض کی حد تک معزز ممبر متفق ہیں تو پھر یہ ترمیم کیوں پیش کی گئی۔ بمقابلہ قولدار کے اجارہ کے قولداروں کو زیادہ رعایت ہونی چاہئے کیونکہ اجارہ کے قولدار جنگل وغیرہ صاف کرتے اور اسکا خرچہ برداشت کرتے ہیں۔ اسکے برعکس معمولی قولداروں کو نہ زیادہ محنت ذات سے کرنی پڑتی ہے اور نہ خرچہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ شکمیداروں کے قواعد میں بھی یہی ہے کہ اگر وہ ابتدائے مزارعت سے کاشت کرتے ہیں تو وہ شکمیدار سمجھے جائیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ابتدائے مزارعت سے پٹہ دار کے ماتھ شریک ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا وہ اپنی ذات سے زیادہ رقم برداشت کرتے ہیں اسلئے صرف مالگزاروں سے آٹھ گنا معاوضہ دینے کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ معزز ممبر صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بتلایا ہے کہ اس کا ڈفرنس زیرو ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے تو آپ کا منشا اور بھی زیادہ اچھی طرح پورا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ قولدار کو کم سے کم معاوضہ ادا کرنا ضرورت ہو۔ حکومت نے ٹیننسی ایکٹ میں جو معاوضہ مقرر کیا ہے وہ خشکی کے ریگڑی اراضیات کے لئے زر مالگزاری کا (۷۵) گنا ہے۔ اراضی چلکے کے لئے ساٹھ گنا اور تری زمینات کے لئے ۲۴ گنا ہے۔ اجارہ دار قولداروں کے لئے آٹھ گنا ہے اور معزز ممبر کے استدلال کے لحاظ سے وہ بعض صورتوں میں زیرو تک بھی پہنچتا ہے۔ کیونکہ ابتدائے مزارعت سے کاشتکار ہونے کی وجہ سے سرکار (۱۰) سال تک نصف زر مالگزاری لیتی ہے۔ اسکے بعد رفتہ رفتہ تیس سال کے عرصہ میں خشکی زمینات کی پوری مالگزاری لیجاتی ہے۔ اسکے بعد بندوبست کر دیا جاتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے اجارہ کی مقرروہ اراضی پر سرکار نصف دھارہ لیتی ہے۔ بوجوہ بالا اجارہ دار قولدار کو معمولی مالگزاری میں قول دیتے ہیں۔ اسلئے اس پر اسقدر رقم کا اضافہ نہیں ہوا ہے جس قدر کہ معمولی اراضیات کے قولداروں پر ہوا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اجارہ کے قولداروں کو جو معاوضہ مقرر کیا گیا ہے وہ بہت مناسب ہے۔

دفعہ ۶۷ میں اجارہ داروں کے قولداروں کو شکمیدار بنانے کے لئے جو اضافہ کیا گیا ہے وہ موجودہ حالت ہی میں زیادہ بہتر ہے۔ اگر معزز ممبر کی مجوزہ ترمیم منظور کی جائے تو اس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔ اس وجہ سے اس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے۔

دفعہ ۷۷ میں ترمیم کی نسبت تحریک پیش کی گئی ہے۔ دفعہ ۷۷ کو آج سے پچاس سال پہلے ہی خارج کر دیا جانا چاہئے تھا اگرچہ کہ قانون مالگزاری سنہ ۱۳۱۷ ف

میں مدون کیا گیا لیکن اس سے پہلے بھی گشتی نشان ۱۲ بابتہ سنہ ۱۳۰۲ھ کے ذریعہ بھی عہدہ داران مال کو اختیارات دئے گئے تھے۔ عملاً تو قانون مالگزاری مدون ہونے کے بعد ہی یہ دفعہ وضع کیا گیا۔ بالکل یہ اسی نوعیت کا دفعہ ضابطہ فوجداری میں دفعہ ۱۴۰ اور داد رسی خاص میں دفعہ ۷۷ جو ایک ہی اصول پر مبنی ہیں۔ اگر کوئی شخص زبردستی نقص امن برپا کر کے اراضی پر قبضہ کرنا چاہتا ہے یا کرے تو اسکے لئے ضابطہ فوجداری کے دفعہ (۱۴۰) کے تحت کارروائی ہو سکتی ہے اور اندرون دو ماہ کارروائی کر کے اسکو ییدخل کرنے کے احکام ہیں۔ اسی طرح داد رسی خاص کے دفعہ (۷۷) کے تحت اگر کوئی شخص ناجائز طور پر قابض ہو جاتا ہے تو اس کے لئے ۶ مہینے کے اندر کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح مالگزاری کا بھی یہ دفعہ ۷۷ ہے۔ عدالتوں میں ان تینوں دفعات سے متعلق بارہا بحث ہوئی ہے کہ ان دفعات کی موجودگی سے نزاعات بڑھتے جاتے ہیں ان کو حذف کرنا چاہئے۔ دفعہ ۷۷ قانون مالگزاری اراضی سے متعلق یہ محسوس کیا گیا ہے کہ مال کے عہدہ داران کو انفصالی کام میں زیادہ مشق نہیں ہوتی دوران مقدمہ میں اراضی سررشتہ مال کی زیر نگرانی رکھی جائے تو اس سے رعایا کو نقصان پہنچتا ہے یہ رعایا۔ حکامان اور وکلاء کی متفقہ تجویز تھی۔ اسلئے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس دفعہ کو نکال دیا گیا۔ کسی نہ کسی وجہ سے سابقہ حکومت انتظامی حکاموں کے اختیارات باقی رکھنا چاہتی تھی اسلئے اس دفعہ کو برقرار رکھا گیا تھا۔ لیکن اب واجبی طور پر انصاف کرنا مقصود ہے اسلئے انتظامی حکاموں کے ہاتھ میں ایسے اختیارات نہ رہنے کے لئے یہ دفعہ نکال دیا گیا اگر اسکو پھر قائم کیا جائے تو بجائے فائدہ کے عوام کو نقصان ہوگا۔ اس دفعہ کو لانا گویا پرانے زمانے کو واپس لوٹانا ہے۔

یہ کہا گیا ہے کہ قولداروں کو ریلیف (Relief) ملتا ہے۔ ریلیف سب کو برابر ملتا ہے کیونکہ پٹہ داروں کے جو حقوق ہوتے ہیں اسکے ماثل حقوق شکمیداروں کے بھی ہوتے ہیں البتہ فرق اتنا ہے کہ پٹہ داروں کے نام کہاتہ دار کی حیثیت سے شریک ہوتے ہیں شکمیداروں کا نام خانہ شکمی میں شریک ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ فروخت وغیرہ کرنے سے متعلق جملہ حقوق وہی ہیں جو پٹہ دار کے ہوتے ہیں۔ اگر آئربیل معبر چاہتے ہیں کہ جس طرح محفوظ قولداروں کا تحفظ کیا جاتا ہے اسی طرح شکمیداروں کا تحفظ کیا جائے تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ حصہ دار اور شکمیدار میں کیا فرق ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں حصہ دار کی حفاظت کیوں نہیں کرنا چاہئے؟ فرض کرو کہ ایک شخص جسکے چار بیٹے ہیں قوت ہو جاتا ہے تو چاروں اسکے وارث ہوتے ہیں۔ جب اس اصول کو مانتے ہیں تو سررشتہ مال سے اسکی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح ایک پٹہ دار دوسرے پٹہ دار کو ییدخل کرتا ہے تو اسکا تحفظ کرنا پڑتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو رفع مزاحمت کے تحت اسکا تحفظ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ عدالت دیوانی کے بعض اختیارات سررشتہ مال کے تفویض کرنا پڑتا ہے۔

میرے معزز دوست کو میں یہ اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ بہ نسبت انتظامی محکموں کے عدالتوں میں زیادہ انصاف ہوتا ہے۔ عدالتوں میں غریبوں کی داد رسی ہوتی ہے کیونکہ وہاں مقدمہ ٹھیک طریقہ پر جانچا جاتا ہے۔ اگر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ وہاں پیسے والے کامیاب ہوتے ہیں تو وہ غلط ہے۔ میں آپکو بتلاتا ہوں۔ منصفی میں ایک مقدمہ رجوع ہوتا ہے اسی سال ہائیکورٹ تک آجاتا ہے۔ لیکن میرے پاس رفع مزاحمت کا ایک مقدمہ ۱۰ سال کے بعد پیش ہوتا ہے اس کو اگر میں منظور بھی کروں تو وہ تکمیل تحقیقات کے لئے واپس جاتا ہے کیونکہ اکثر عذر ابتدائی کے منظور یا نامنظور ہونے کے بناؤ پر ہی آتا ہے۔ مجھے یہ تسلیم کرنے میں ذرہ برابر بھی پس و پیش نہیں ہے کہ عدالت کے حکام جس طرح صحیح معنوں میں تحقیقات کرتے ہیں اور جس طرح وہ کارروائیوں سے واقفیت رکھتے ہیں حکام مال و سی واقفیت یا مہارت نہیں رکھتے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ روزمرہ انہیں انفصالی کام نہیں کرنا پڑتا۔ انہیں دورہ کا کام ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ آئے دن جو قوانین پاس ہوتے رہتے ہیں ان تمام سے وہ اچھی طرح واقف نہیں ہو سکتے۔ آج ٹینسی کا قانون آتا ہے۔ کل اراضیات کو ترقی دینے سے متعلق قانون آتا ہے۔ اسکے علاوہ عہدہ داران مال کا تعلق نظم و نسق کے جملہ محکموں مثلاً سپلائی وغیرہ سے ہوتا ہے جسکی وجہ سے انکی مصروفیت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے سابقہ حکومت کے زمانے میں وہ جتنا کام کر سکتے تھے آج اتنا بھی نہیں کر سکتے باوجود اسکے کہ وہ پہلے کے عہدہ داروں کی بہ نسبت زیادہ قابل ہیں۔ زیادہ دیانتدار ہیں اور زیادہ محنتی ہیں۔ لیکن سررشتہ مال کے حکام کی ذمہ داریاں اتنی بڑھ گئی ہیں کہ ان پر انفصالی کام کا بوجھ ڈالنا کسی طرح مناسب نہوگا۔ بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ قوانین و احکام سررشتہ مال میں ایسی ترمیم کی جانی چاہئے کہ عہدہ داران مال کو کسی مقدمہ کی سماعت کا اختیار نہ رہے۔ ایسی صورت میں رعایا کے حق میں زیادہ انصاف ہوگا۔ ایسی تحریک میں نے پیش کردی ہے جو ابھی زیر غور ہے۔ ایسی صورت میں بھی آپ یہ چاہتے ہیں کہ مقدمہ کی سماعت کا اختیار تحت دفعہ ۴۷ سررشتہ مال کو دیا جانا چاہئے تو اس کے لئے یہ ترمیم کسی طور پر پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وجہ سے میں ٹریبل ممبر سے یہ درخواست کرونگا کہ وہ ان دونوں ترمیمات سے دستبردار ہو جائیں۔

شری جی۔ سری راملو۔ مسٹر اسپیکر۔ آئریبل منسٹر نے یہ فرمایا کہ بہت سے دفعات ”زیر“ ہوتے ہیں۔ دفعہ ۳ میں جو تہری ٹائمس رکھا گیا ہے اس بارے میں کوئی جواب نہیں دیا۔ ایسے بہت سے مقطعہ دار ہیں جو شکمیدار کو ٹینٹ سمجھ کر شوشن کئے ہیں۔ ان کے بارے میں بھی ہمدردی ہے۔ اور رٹراسپیکٹیو انکٹ کے بارے میں بھی آئریبل منسٹر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں آئریبل منسٹر سے اسکی وضاحت چاہتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ انہوں نے جو کچھ کہنا تھا کہ دیا۔

شری جی۔ سری راملو۔ میں آئریبل ریونیو منسٹر سے یہ کہونگا کہ جب انہوں

نے یہ قبول کر لیا ہے کہ بہت سے دفعات میں فرق زیرو (Zero) ہوتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ان کے رکھنے میں مضائقہ نہیں ہے مگر میں یہ کہوں گا کہ زیرو نہیں ہے بلکہ بہت سی جگہ سرکیولر کے خلاف ایک رویہ کی جگہ دیڑھ رویہ دورویہ حاصل کرتے ہیں۔ اسٹے مقطعداروں کو دلانے کی خاطر رکھا گیا ہے یہ چھپانے کی بات نہیں ہے۔ جب دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ یہ فرق زیرو ہے تو اسکو نکلانے میں کیا امر مانع ہے؟ خالصہ کے جو شکمیدار ہیں انکے بارے میں تھری ٹائیس رکھا گیا ہے۔ میں صرف خالصہ کے شکمیداروں کو تھری ٹائیس میں نہیں رکھا ہوں میں نے خود بیان کیا ہے کہ دو قسم کے شکمیدار ہیں۔ ایک خالصہ کے دوسرے بالمقطعہ کے جو ایک جگہ بالمقطعہ پر ہیں اور جنہوں نے محنت کر کے اراضی کو ہموار کیا ہے۔ ایسے لوگوں کو معاف کرنے کے لئے میں نے کہا ہے۔ آئریبل منسٹر کہتے ہیں کہ عدالتوں میں زیادہ انصاف ہوتا ہے مگر کیا کسان عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ کیا نشن جج یا منصف اسپاٹ (Spot) پر جا کر بالمقطعہ دار یا شکمیدار سے ملکر اسپاٹ انکوائری (Spot enquiry) کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو اسپاٹ انکوائری ہوتی ہے اس میں زیادہ انصاف کی امید رہتی ہے۔ ورنہ عدالت میں تو بناوٹی شہادتوں پر ہی فیصلہ ہو جاتا ہے

“We seldom find justice here”

آپ اگر گاؤں میں جائیں اور اسپاٹ پر اڈجیسٹ (Adjacent) مقامات کے کسانوں اور لینڈ لارڈز سے واقعات معلوم کریں تو سنٹ پرسنٹ جسٹس مل سکتا ہے۔ آپ تو کہتے ہیں کہ مقطعدار اور شکمیدار ایک ہی ہیں۔ شکمیدار جو آچول ٹرس (Actual tillers) ہیں جو اسٹیٹ میں ۳۵ فیصد ہیں انہیں اور ان مقطعداروں کو جو یہاں شہر میں بیٹھکر سینمائیں چلاتے ہیں جو کیپٹلسٹ بن گئے ہیں برابر سمجھتے ہیں۔ دونوں کو بھائی بھائی کہتے ہیں! میں نے یہ امینڈمنٹ اسلئے لایا ہے کہ تحصیلدار یا تعلقدار اسپاٹ پر جاسکتا ہے۔ اسپاٹ انکوائری کر سکتا ہے۔ منصف کو عدالت میں یہ سب باتیں صحیح طور پر کس طرح معلوم ہونگی کہ

What was the land? what was he paying? what was the rent? for how many years was he paying? all these things, a spot enquiry alone will disclose.

عدالت اسپاٹ انکوائری کہاں کرتی ہے۔ کیا کوئی منصف بندی میں بیٹھکر جا کر اسپاٹ انکوائری (Spot enquiry) کرتا ہے۔ اسکے برخلاف شکمیدار درخواست دے تو تحصیلدار چونکہ اسکے کام کی نوعیت انتظامی ہوتی ہے وہ دورہ میں مقامات اور مواضع کا دورہ کرتے وقت اسپاٹ انکوائری کر کے زمین کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ حقوق کے بارے میں معلوم کر سکتا ہے کہ کس کا پٹہ ہے اس کا کتنا حصہ ہے اس کا کتنا حصہ ہے۔ اسکے تصفیہ کے لئے عدالت میں جانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ زمین کا مسئلہ ہے اسلئے اس کے تحت تحصیلدار موقع معائنہ کر کے تصفیہ کرتا ہے (If they are not to be dealt under the Tenancy Act)

ہزاروں بالمقطعہ جات ہیں۔ اسلئے اسکو میں نے لایا ہے۔ اسکے علاوہ

About retrospective effect —

اب تک جو سوشن ہوتا آیا ہے اسکے بارے میں بھی نہیں کہا گیا۔ کیا آپ اسکو انو (Allow) کرتے ہیں جو پیسہ لیکریٹھے ہیں۔ میں ایک ایکزامپل (Example) دیتا ہوں۔ ایک کولے گاری رامنہ مقطعه دار ہے جو بیس ہزار روپے غیر قانونی طور پر وصول کرچکا ہے جسکے خلاف ایک دعویٰ ہے۔

Mr. Speaker: Rule 105 of the rules is to this effect:

“On the motion for leave to introduce a bill, the mover may make a *brief* explanatory statement. If the motion is opposed, the Speaker may permit a *brief* explanatory statement from the member who opposes and a *brief* reply from the mover and shall then without further debate put the question thereon.....”

میں لفظ ” بریف “ پر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آپ نے یہ سب چیزیں پہلے پیش کی ہیں۔ انکا جواب دیا گیا۔ پھر سے یہ چیزیں دہرائی جائیں تو یہ کسطرح ہوگا۔ رول ۱۰۵ کے پراویژن کی پابندی ضروری ہے۔ ” بریف رپلائی “ (Brief reply) کے معنوں کو پیش نظر رکھکر تقریر کیجئے۔ ورنہ مجھے یہ کہنا پڑیگا کہ یہ بریف ہے، یہ نہیں ہے۔

شری جی۔ سری راملو - ٹھیک ہے۔ رٹراسپیکٹیو افکٹ کے بارے میں سوچیں تو مناسب ہے۔ ۸ ٹائیس کی جو پابندی رکھی گئی ہے وہ پابندی نہونی چاہئے۔ ڈپٹی کمشنر (e) ٹائیس رکھ سکتا ہے۔ میں نے تھری ٹائیس رکھا ہے خالصہ زمینات کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب اسکی وضاحت کریں تو اچھا رہیگا۔

شری: کے۔ وی رنگارائیڈی - اسپیکر سر.....

منسٹر اسپیکر - میں مجبور ہوں۔ اب کوئی موقع نہیں ہے۔

شری جی۔ سری راملو - مسکن ہے آنریبل منسٹر اب اپنا خیال بدل کر اسے موو کرنے کی اجازت دینے کے بارے میں کہنا چاہتے ہوں۔

Mr. Speaker: The question is:

“That leave to introduce ‘The Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1953’ be granted”.

The motion was negatived.

L. A. Bill No. XXVI of 1953, the Hyderabad Money Lenders (Amendment) Bill, 1953

Mr. Speaker: We shall now proceed to the next item.

Shri K. Venkatrama Rao: Sir, I beg to move:

“That L.A. Bill No. XXVI of 1953, the Hyderabad Money Lenders (Amendment) Bill, 1953 be read a first time.”

Mr. Speaker: Motion moved.

* شری کے - وینکٹ رام راؤ (جنا کنڈور) - میں نے جو بل پیش کیا ہے وہ قانون قرض دہندگان کی دفعہ (۲) کے ضمن ۱۰ و ۱۱ میں ترمیم کے لئے ہے - ضمن (۱۰) کاشتکار کی تعریف سے متعلق ہے اور ضمن (۱۱) مزدور کی تعریف سے متعلق ہے - یہاں کاشتکار اور مزدور کی جو تعریف کی گئی ہے پورے قانون پر اس کا اطلاق ہوتا ہے - اسکے بموجب کاشتکار اور مزدور کو جو تھوڑا بہت فائدہ قانون قرض دہندگان کے تحت پہنچنا چاہئے وہ حالیہ تعریف کے لحاظ سے نہیں پہنچتا - پہلے میں کاشتکار کی تعریف سناتا ہوں جو ضمن (۱۰) میں ہے -

”کاشتکار“ سے مراد اوس شخص سے ہوگی جو قانون انسداد انتقال زرعی اراضی نشان (۳) سنہ ۱۹۳۹ ف کے مفہوم میں زراعت پیشہ طبقہ کا رکن ہو اور جس کی گزر بسر کا اصل ذریعہ زراعت ہو -

اس میں سے میں نے ”جو قانون انسداد انتقال زرعی اراضی نشان (۳) سنہ ۱۹۳۹ ف کے مفہوم میں زراعت پیشہ طبقہ کا رکن ہو اور“ کے الفاظ نکال دینے کے لئے ترمیم پیش کی ہے اور یہ نکال دینے کے بعد کاشتکار کی تعریف یہ ہوگی -

”کاشتکار“ سے مراد اوس شخص سے ہوگی جس کی گزر بسر کا اصل ذریعہ زراعت ہو -

اسکے ساتھ مزدور کی تعریف ضمن (۱۱) میں یہ ہے -

”مزدور“ سے مراد اوس شخص سے ہوگی جو محض جسمانی محنت سے اپنی روزی کماتا ہو اور جس کو بشکل نقد یا جس روزانہ ایک روپیہ یا ماہانہ تیس روپے سے زائد اجرت نہ ملتی ہو -

اس میں سے ”اور جس کو بشکل نقد یا جس روزانہ ایک روپیہ یا ماہانہ تیس روپیہ سے زائد اجرت نہ ملتی ہو“ کے الفاظ نکال دینے کے لئے ترمیم پیش کی ہے - قانون انسداد انتقال زرعی اراضی اب نافذ العمل نہیں ہے - وہ منسوخ ہو چکا ہے اس میں جو تعریف کاشتکار کی گئی ہے وہ ہم جانتے ہیں کہ فرقہ وارانہ بنیاد پر مبنی ہے - یعنی یہ کہ اگر کوئی شخص کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو چاہے وہ زراعت پیشہ ہو یا نہ ہو کاشتکار کی

تعریف میں داخل کیا گیا ہے۔ ان فرقوں سے ہٹکر اگر کوئی شخص ذاتی طور پر زراعت کرتا بھی ہو تو وہ کاشتکار کی تعریف میں نہیں آسکتا۔ اس وجہ سے اس قانون کے تحت جو فائدہ دفعات ۱۱ و ۱۲ کے لحاظ سے ملنا چاہئے اس سے وہ محروم ہو جاتا ہے۔ دفعہ ۱۱ یہ ہے کہ اس قانون کے احکام کسی ایسے قرضہ سے متعلق نہ ہونگے جو اس قانون کے نفاذ سے پہلے دیا گیا ہو۔ اس میں اصل سے بڑھکر سود نہیں دلایا جاسکتا۔ اس رعایت کا فائدہ اس شخص کو ملیگا جو ”کاشتکار“ ہو۔ اور کاشتکار ہونے کے معنی یہ ہے کہ وہ مخصوص فرقوں سے تعلق رکھتا ہو۔ سکشن (۱۲) کے لحاظ سے مادیوں ڈگری اس قانون کے نفاذ کے قبل کا ہو تو ڈگری کے سلسلے میں اقساط دی جاسکتی ہیں۔ اس سلسلے میں بھی جیسا کہ میں نے دفعہ (۱۱) کے سلسلہ میں عرض کیا بعض مخصوص فرقوں سے تعلق رکھنے والے اشخاص کاشتکار کہلاتے ہیں اور اگر ان میں سے نہوں تو کاشتکار ہونے کے باوجود بھی اس سے محروم رہتے ہیں۔ قانون انسداد انتقال زرعی اراضی منسوخ شدہ قانون ہے قانون قرض دہندگان کی غرض کے لئے اسکورنر (Refer) کرنے کی ضرورت داعی ہوتی ہے دفعہ (۱۵) کے تحت کوئی ڈسکریمینیشن (Discrimination) نہیں کیا جاسکتا اسکے باوجود بھی ۱۳ کی زد میں آتے ہیں۔ یہ قانون کا اسقدر جزو ڈکٹم آف سیوریبلٹی (Dictum of Severability) اپلائی ہوتا ہے۔ اسکے ذریعہ منسوخ العمل سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن حال حال میں ضابطہ دیوانی میں جو ترمیم ہوئی ہے اسکے لحاظ سے تحت کی عدالتیں کانسی ٹیوشنل کونسلجنس (Constitutional Questions) کا تصفیہ نہیں کرتیں بلکہ اسے ہائیکورٹ کو رفر کرتی ہیں اور ہائیکورٹ سے تصفیہ ہوتا ہے۔

مسٹر اسپیکر - اب ۳۔ ۳۔ ہوچکے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کچھ اور وقت لینگے۔

شری کے - وینکٹ رام راؤ - جی ہاں -

The House then adjourned for recess till Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Five Minutes Past Five of the Clock.

[Mr. Deputy Speaker in the Chair]

Question of the Privilege of the House

Shri V.D. Deshpande (Ippaguda): Mr. Speaker, Sir, I have to raise an issue relating to the privilege of this House.

هاؤز کے پریولیج کے تعلق سے میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس سے پہلے بھی میں نے عرض کیا تھا کہ اس ہاؤز کے اطراف پانچ سو گز تک کوئی نہیں آسکتا۔ پولیس کا

گھیرا پڑا ہوا ہے۔ عوام کو ہم سے الگ رکھنے کی حکومت کی جانب سے کوشش کی جا رہی ہے حالانکہ ہم عوام کے نمائندے ہیں۔ تلنگانے کے ایک ہزار کسان اسپیکر صاحب کے پاس پٹیشن (Petition) پیش کرنا چاہتے ہیں انہیں یہاں آنے نہیں دیا جا رہا ہے۔ وہ صرف ہاؤز کے کمپاؤنڈ تک آنا چاہتے ہیں لیکن انہیں روکا جا رہا ہے۔ آریبل ہوم منسٹر کے متعلق مشہور ہے کہ ”آریبل منسٹر فار سکشن (۱۴۴) فائرنگ اینڈ لائیچی چارج“

(Hon. Minister for section 144, Firing and Lathi Charge)

پچھلے زمانے میں جب سشن چل رہا تھا اوس وقت بھی یہی ہوا ہے۔ آپ پر ہمارے حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری ہے اسلئے میں آپ سے درخواست کرونگا کہ آپ حکومت اور خاص طور پر ہوم ڈپارٹمنٹ کو ہدایت دین کہ عوام کو جو روکا جا رہا ہے اس طرح روکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر سشن میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دیا جاتا ہے۔ عوام جو ہم تک آنا چاہتے ہیں اونہیں روکا جا رہا ہے۔ آج ایک ہزار کسان آئے ہوئے ہیں اور منسٹر اسپیکر کو پٹیشن دینا چاہتے ہیں اسلئے میں درخواست کرونگا کہ انہیں آنے کی اجازت دی جائے۔ صرف ہاؤز کے کمپاؤنڈ تک آنے کی اجازت دی جائے تو مناسب ہے۔

بھوگیا तथा भ्रम मंत्री (श्री. व्ही. के. कोरटकर): जिसके बारे में गव्हर्नमेंटको कोबी जितिला नहीं है कि अक हजार किसान यहां आये हैं और वे पिटिशन (Petition) देना चाहते हैं और किसको देना चाहते हैं। जब तक जिसकी जितिला नहीं होती जिसके बारे में कोबी खास जितजाम नहीं किया जा सकता। आज जो पुलिस का जितजाम है वह वैसा ही है।

شری وی۔ ڈی۔ ڈیشپانڈے - میں انتظام نہیں مانگ رہا ہوں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ دفعہ ۱۴۴ جو نافذ کیا گیا ہے وہ اٹھا لیا جائے۔ ہم ذمہ داری لیتے ہیں کہ وہ برامن طریقے پر یہاں آئینگے اور اسپیکر صاحب کے پاس پٹیشن پیش کر کے چلے جائیں گے۔

श्री. वि. के. कोरटकर:—स्पीकर साहब के पास पिटिशन किस लिये देना चाहते हैं। जिसकी वजह क्या है। अगर वे स्पीकर साहब को ही देना चाहते हैं तो सुबह या दोपहर में आकर दे सकते हैं। हा बस चालू है बस वक्त देने की कोबी जरूरत नहीं है। स्पीकर साहब का मकान खाली है, वहां पर जाकर भी दे सकते हैं।

شری وی۔ ڈی۔ ڈیشپانڈے - یہ اسمبلی ہے اور اسمبلی عوام کی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں انہیں ہاؤز کے کمپاؤنڈ تک آنے سے کیوں روکا جاتا ہے۔ ہر سشن میں کیوں دفعہ ۱۴۴ نافذ کیا جاتا ہے اور عوام کو کیوں اس طرح یہاں آنے سے روکا جاتا ہے۔

श्री. वि. के. कोरटकर:—मैं अर्ज करता हूँ कि हर सेशन के वक्त तो वैसा नहीं हुआ है। पहले दो सेशन हो चुके हैं। पिछले सेशन के वक्त जो कुछ हुआ था वह तो अपोजिशन के लीडर को मालूम है। हमको मालूम है और सब को मालूम है और दफा १४४ क्यों लगाया गया है जिसके बारे में श्रीक मिनिस्टर साहब ने जिसके पहले जवाब दिया है कि गवर्नमेंट ने जिसके किये

کونٹرا بٹمن نہیں دینا ہے۔ مہجیسٹریٹ کے پاس کیا سزا دیتا ہے، کیا چیئرن سامنے ہے وہ مالوم نہیں ہے۔ اسی سورت میں جو دکا بکس بکت لاگو ہے وہ ویسا ہی لاگو رہے گا اور پیڈیشن دینا کونٹرا جیتنا بڑی چیز نہیں ہے۔ سرکار ساہب کے مکان پر جا کر بھی دے سکتے ہیں۔

(Consult) مسٹر ڈپٹی اسپیکر - دفعہ ۱۴۴ کے متعلق گورنمنٹ سے کنسلٹ کر کے غور کریں گے۔ اس وقت جو لوگ آئے ہیں ان میں سے ایک یا دو نمائندوں کو اسپیکر صاحب کے پاس آکر پیشینہ پیش کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

L. A. Bill No. XXVI of 1953, the Hyderabad Money Lenders (Amendment) Bill, 1953

* شری کے - وینکٹ رام راؤ - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ دفعہ ۲ ضمن ۲ دستور کی دفعہ ۱۱ کی وجہ سے اپنی موت آپ مر رہا ہے۔ عدالتوں کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ یہ ڈیکلیر (Declare) کریں کہ یہ دفعہ دستور ہند کے خلاف ہے۔ تحت کی عدالتوں کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی ایکٹ کو کانستٹیوشنل (Constitutional) یا ان کانستٹیوشنل (Unconstitutional) قرار دیں۔ اس طرح کی پیچیدگیاں ہیں اس طرح ڈسکریمینیشن (Discrimination) نل اینڈ وائڈ (Null and void) ہو رہا ہے۔ اسلئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے۔ مزدور کے سلسلہ میں یہ عرض کرونگا کہ مزدور کی تعریف میں وہ شخص داخل ہے جسکو ماہانہ تیس روپیہ اجرت ملتی ہو۔ اگر کسی کو تیس روپیہ سے ایک پائی بھی کم ملتی ہے تو وہ مزدور کی تعریف میں داخل نہیں ہو سکتا.....

آپ ہم سب کو معلوم ہے کہ افراط زر کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔ مزدوروں نے جدوجہد کر کے اپنی تنخواہوں میں اضافہ کو منوالیا۔ لیکن لیوننگ انڈیکس (Living Index) بڑھ جانے کی وجہ سے اس کا کوئی فائدہ اون کو نہیں ہوا۔ اسی وجہ سے میں نے قانون قرض دہندگان میں ترمیم لائی ہے ورنہ اس ترمیم کے بغیر وہ سہولتیں جو اس قانون کے ذریعہ مہیا کی گئی ہیں وہ مزدوروں کی اکثریت سے غیر متعلق ہو جائیں گی۔ اور نتیجہ کے طور پر وہ سہولتیں بیکار ہو جائیں گی۔ اس وجہ سے میں نے کاشتکار اور مزدور کی تعریف میں ترمیم لائی ہے۔ میں اس آرٹیکل ہاؤز سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ میرے اس بل کو منظور فرمائے۔

شری گوپال راؤ اکیوٹے (چادر گھاٹ) - حیدرآباد منی لینڈرس ایکٹ کا اصل قانون اردو میں ہے۔ لیکن پرائیویٹ بل کے ذریعہ تعریفات کی حد تک جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ انگریزی میں ہے۔ قواعد کے لحاظ سے یہ امر کہاں تک صحیح ہے میں نہیں کہہ سکتا۔ لیکن ایک چیز میں آرٹیکل سو آف دی بل (Hon. mover of the Bill) کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں۔ ”کاشتکار“ اور ”مزدور“ کی جو تعریف ہے وہ اردو میں ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ آدھی تعریف اردو میں رہے اور آدھی انگریزی میں۔

کیونکہ آپ نے جو بل پیش کیا ہے وہ انگریزی میں ہے۔ جس میں آپ نے یہ بتایا ہے کہ ”یہ الفاظ ڈیلیٹ کئے جائیں“، مجھے معلوم نہیں کہ آیا وہ الفاظ وہاں ہیں۔ لیکن یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ انگریزی میں اس کا ترجمہ بتایا گیا ہے اور اصل تعریف میں اس کا جو ترجمہ ہے اوس کو ڈیلیٹ (Delete) کرنا چاہئے۔ یہ سمجھنے کے بعد ہی اس پر غور کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ڈائرکٹ (Direct) طور پر ڈیلیٹ کرنے کے لئے موشن لایا گیا ہے۔ حالانکہ اون کو یہ بتانا چاہئے تھا کہ کاشتکار اور مزدور کی فلاں فلاں تعریف جو اردو میں کی گئی ہے وہ ڈیلیٹ کی جائے۔ تب ہی وہ ڈیلیشن (Deletion) ٹھیک ہو سکتا تھا۔ یہ ایک ٹکنیکل (Technical) بات ہے اور میں سمجھتا ہوں ایسا عمل قواعد کے زیادہ مطابق ہوگا۔ اور آئندہ کوئی دقت اسکی تعبیر میں واقع نہیں ہوگی۔ اگر وہ اس طرح پیش کرتے کہ فلاں فلاں الفاظ جو اردو میں ہیں وہ ڈیلیٹ کئے جائیں تو ٹھیک ہوتا، زیادہ مطابق قواعد ہوتا اور ان تعریفات کی قانونی تعبیر کے سلسلہ میں کوئی بیچیدگی واقع نہ ہوتی۔ یہ چیز آریبل موور آف دی بل کی توجہ کے لئے میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ جس مقصد کے لئے یہ ترمیمات پیش کی جارہی ہیں اور جس مقصد کے لئے یہ بل ہے وہ آئندہ چل کر قوت بہ ہو جائے۔ دوسری چیز اس سلسلہ میں جو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ آریبل منسٹر رتعلقہ سے عرض کرونگا۔ وہ یہ ہے کہ حیدرآباد منی لینڈرس ایکٹ ایک پرانے زمانے کا قانون ہے۔ اس ایکٹ کے ۱۴-۱۵ دفعات ہیں۔ ”کاشتکار“ اور ”مزدور“ کے الفاظ خصوصاً دفعات (۱۱) اور (۱۴) میں دو تین جگہ آئے ہیں۔ ایک تو اس جگہ آئے ہیں جہاں دفعہ (۱۱) کے تحت سابقہ حساب لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں یہ سہولت دی گئی ہے کہ کاشتکار کے ذمہ اگر منی لینڈر کا بقایا ہو تو گزشتہ ۱۲ تا ۲۰ سال کے حسابات پیش کئے جائیں گے۔ اس میں اصل اور سود الگ الگ نکالا جائیگا۔ جتنی بھی رقمات ہونگی اون کا اصل اور سود الگ الگ نکال کر کٹ متی مجرا دیجائیگی تاکہ سود در سود دینا نہ پڑے۔ دفعہ (۱۴) میں استثنائی صورت بنا کر گرفتاری کے متعلق بتایا گیا ہے کہ کوئی کاشتکار جسکی آمدنی (۵۰) روپیہ سے کم ہو گرفتار نہ ہو سکے گا۔ ان دفعات کے پیش نظر میں یہ چیز آریبل منسٹر کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں کہ اصل بل میں کاشتکار اور مزدور کی تعریف میں ترمیم کی جائے۔ اسکے جو دوسرے دفعات ہیں اون کے میرٹس (Merits) پر بھی میں عرض کرونگا کہ کس قطعہ نظر سے اس بل کو دیکھا جاسکتا ہے۔ لیکن ایک چیز میں اس معزز ایوان کے غور کے لئے رکھنا چاہتا ہوں۔ اس قانون میں کمپنی کے ڈیفینیشن کے سلسلہ میں خاص طور پر یہ حوالہ دیا گیا ہے کہ ”کمپنی“ سے مراد وہ کمپنی ہوگی جو قانون کمپنی بائبہ سنہ ۱۳۲۰ء کے تحت رجسٹر ہوئی ہو۔ اسی طرح نکوشیل انسٹرومنٹس (Negotiable instruments) کی بھی اصطلاح ہے۔ ہمارا وہ ایکٹ اب باقی نہیں رہا۔ اسی طرح اور بھی جگہ مختلف الفاظ بتائے گئے ہیں۔ سنٹرل ایکٹ متعلق ہو جانے

کے بعد یا کانسٹیٹیوشن کے نفاذ کے بعد یہ لازمی ہو جاتا ہے کہ ان دفعات میں ترمیم کی جائے تاکہ جو دقتیں پیدا ہو رہی ہیں وہ دور ہو جائیں۔ دوسری چیز جسکی صرف میں خاص طور پر توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دفعہ (۹) میں بھی مناسب ترمیم کرنے کی ضرورت ہے۔ دفعہ (۹) ایک ماہہ البحث مسئلہ بنا ہوا ہے اور اس میں تھوڑا سا اختلاف ہمارے ہائیکورٹ میں پیدا ہو رہا ہے۔ نہ صرف یہاں بلکہ دوسری جگہ کے بھی ہائیکورٹس میں جہاں اسی کے مماثل دوسرے دفعات ہیں خصوصاً بہار منی لینڈرس ایکٹ (Bihar Money Lenders Act) میں اختلاف ہوا ہے۔ وہ بھی میں آپ کے غور کے لئے رکھنا چاہتا ہوں۔ ہمارے قانون کی تعبیر کے لحاظ سے جب کوئی منی لینڈر کسی کاشتکار یا مزدور کو قرضہ یا رقم دیتا ہے تو اوس وقت اوسکا لیسنس یافتہ ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ جس وقت وہ منی لینڈر رقم کی واپسی کے لئے اپنا دعویٰ عدالت میں دائر کرتا ہے اوس وقت اوس کا لیسنس یافتہ ہونا کافی ہے۔ یہ ایک تعبیر ہے جو ان مختلف دفعات کیجا رہی ہے۔ دوسری تعبیر یہ کی جا رہی ہے کہ جب منی لینڈنگ بزنس (Money lending business) کوریگولٹڈ (Regulate) کرنا ہے تو اون مقاصد کے لحاظ سے جن کے تحت یہ قانون لایا گیا ہے یہ تعبیر زیادہ مناسب ہوگی کہ جس وقت وہ قرضہ دیتا ہے اوس وقت اوسکے پاس منی لینڈنگ کا لیسنس ہونا ضروری ہے۔ اوس وقت اگر اوسکے پاس لیسنس نہ رہے تو یہ سمجھا جائیگا کہ عدالت اوسکے متعلق یہ قانون ان فورس (Enforce) نہیں کرسکے گی۔ یہ ایک نظیر ہے جو عدالت العالیہ میں قائم کی جا رہی ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ایک طرف منی لینڈرس پریشان ہیں کہ آیا کسی کاشتکار یا مزدور کو قرضہ دیں یا نہ دیں اور جہاں تک میرا تجربہ یا علم ہے انہوں نے اپنے بزنس (Business) کو یا تو روک دیا ہے یا مسدود کر دیا ہے۔ لیکن چونکہ کاشتکار یا مزدور کو بعض اوقات پیسہ کی سخت سے سخت ترین ضرورت ہو جاتی ہے تو بجائے ریگولٹیڈ (Regulated) اور کنٹرولڈ (Controlled) منی لینڈنگ بزنس کے انڈر گراؤنڈ طریقہ پر زیادہ شرح سود کے ساتھ دوگنی رقم کے دستاویزات تکمیل کروالیکر یہ بزنس برابر اب بھی چل رہا ہے۔ اس میں نہ حسابات میں ٹین (Maintain) کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ قانونی دستاویزات کے تکمیل کی ضرورت۔ یہ دوسرا ری ایکشن (Reaction) ہو رہا ہے۔ اسی لئے اون کاشتکاروں اور مزدوروں کے لئے جن کو واقعی طور پر وقت پر رقم کی ضرورت ہوتی ہے گورنمنٹ کی جانب سے راست طور پر اس مدد کا انتظام کیا جانا چاہئے اور اسکی سہولت دیجانی چاہئے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اوپن (Open) طریقہ پر سارکٹ میں قرضہ حاصل کرنے کا انتظام کرنا چاہئے۔ لیکن چونکہ منی لینڈرس کے زیادہ منافع حاصل کرنے کا اندیشہ ہوگا اس لئے جتنا سخت کنٹرول کیا جائے اتنا ہی بہتر ہوگا۔ لیکن اس کو اتنا بھی نہ کھینچا جائے کہ اسکا اصل مقصد یعنی ضرورت

پر قرضہ منٹے کا مقصد ہی فوت ہو جائے۔ ایسا انتظام کیا جانا چاہئے کہ کاشتکار یا مزدور یا اور کوئی دوسرا شخص جسکو قرضہ کی ضرورت ہو اوسکو اوپن مارکٹ میں مناسب شرح سود پر قرضہ مل سکے تاکہ وہ اپنی سہولت اور استطاعت کے مطابق اس رقم کو واپس کر سکے۔ یہ قانون دراصل قانون لگنداری کا سپلیمنٹری قانون ہے اور قانون لگنداری ٹینٹس اور اگریکنچرل لیبر کے مفاد کے لئے لایا جا رہا ہے اور سی لینڈنگ بزنس کا قانون پہلے کے دو قوانین کو منسوخ کر کے اونکی جگہ پر لایا گیا تھا۔ میں یہ ساری چیزیں آنریبل منسٹر کی توجہ میں خاص طور پر اس واسطے لا رہا ہوں کہ صرف ان دو ترمیمات پر ہی غور کرنے کی بجائے موجودہ ضروریات کے لحاظ سے پورے قانون ہی پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ چونکہ موجودہ سوسائٹی کے اسٹرکچر (Structure) کے لحاظ سے بعض دفعات کی حد تک مختلف مقامات پر اور خصوصاً ہائیکورٹ میں دفعہ (9) کے متعلق اختلافات پیدا ہو چکے ہیں اور مختلف تعبیرات کی گنجائش نکل چکی ہے اس واسطے پورے قانون پر مکرر غور کر کے ایوان کے سامنے ایک اسٹینڈنگ بل لایا جائے تو مناسب ہوگا۔ موجودہ قانون آج کی ضروریات کے لحاظ سے کافی نہیں ہے۔ اس لئے میں نے تین چار چیزیں جو یہاں رکھی ہیں وہ لے لیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ ان ترمیمات میں ایک دو چیزیں ایسی ہیں جن پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہائیکورٹ میں ہم کو اس امر کی تعبیر میں دقت محسوس ہو رہی ہے کہ کس شخص کو زراعت پیشہ قرار دیا جائے۔ آیا قانون لگنداری کے ساتھ اسکو منسلک کر کے کٹیویٹر اور پرسنل کٹیویٹر کی جو تعریف کی گئی ہے اوسکے تحت اسکو لے لیا جائے یا کیا؟ یہ چیزیں میں صرف غور کرنے کے لئے ایوان کے سامنے تجویز کے طور پر رکھ رہا ہوں۔ اگر اسکی صراحت کر دی جائے تو اس میں زیادہ فیکزٹی (Fixity) اور سرٹینیٹی (Certainty) آجائیگی اور اسکے متعلق دوسری تعبیر کی گنجائش باقی نہیں رہیگی۔ اس لئے میں ادباً یہ سوچنا (سوچنا) (دونکا کہ بجائے پیس میل (Piecemeal)) اسٹینڈنگ پیش کرنے کے مور آف دی بل یا آنریبل منسٹر مناسب سمجھیں تو اس پورے قانون پر نئے قانون لگنداری اور موجودہ ضروریات کی روشنی میں ترمیم کی جائے تاکہ جو ٹیکنیکل ڈیفیکٹس (Technical Defects) ہیں وہ دور ہو جائیں۔ اور وہ اغراض حاصل ہو جائیں جن کے لئے یہ قانون بنا ہے۔

بھی. شہباز شاہ:—میسٹر سپیکر سر، آنرےبل ممبر ناڈرہاٹ کی سپیچ سننے کے بعد میں بھی سچا کہ جسکے بارے میں ہوم مینسٹر ساہب کو سچا سا سناؤں گا۔ جب سے جس قانون کا نفاذ ہوا ہے عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ.....

بھی. بھئی. دے:—کیا جس بیل کا عمل پولیس مینسٹر کرنے والے ہیں یا آنرےبل مینسٹر فرار کر کے ریکورڈنگ کرتے والے ہیں؟

श्री. शंभूराव माधवराव बाघमारे :—मुताल्लुका मिनिस्टर कर लेंगे.....

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—शायद पुलीस मिनिस्टर ही आपको हमेंगा दिखाई देते हैं।

श्री. शंभूराव माधवराव बाघमारे :—मेरा ख्याल है लॉ मिनिस्टर (Law Minister) कर लेंगे। लेकिन चूंकि आप अपोजिशन के लीडर हैं शायद इसी लिये छोटी चीज को भी आप हमेंगा अठाकर झेलते रहते हैं। मुझे यह कहना है कि जो मकरूज हैं उनको आजकल साहुकार लोग कर्जा नहीं दे रहे हैं, और अगर दे भी रहे हैं तो साहुकारों के ऊपर जो कानूनी पाबंदियां हैं, या जो कानूनी पचीदगियां हैं उनसे बचने के लिये वह दूसरे ही तरीके अख्तियार कर रहे हैं। इस लिये इस कानून की दफा ९ के तहत साहुकार को लायसेन्स लेने की जरूरत होती है लेकिन साहुकार वह लायसेन्स नहीं लेते। मदयून जो होता है उसके ऊपर साहुकार का कर्जा होता है और वह सब बातें जो कि साहुकार कहता है उनको पाबंदी करने पर मजबूर हो जाता है। इस लिये साहुकारों ने लायसेन्स से बचने के लिये और ही तरकीब सोंची है। वह अदालत में जाता है और फैंसला सालसी कर लेता है और वहां पांच सौ रुपया मकरूज को दे कर हजार रुपये की डिक्री अकवाली मदयून करा देता है। इसके लिये उसको न किसी लायसेन्स की जरूरत महसूस होती है न अदालत से उनको पाबंद किया गया है। इस लिये मुताल्लुका मिनिस्टर साहब से मैं अर्ज करूंगा कि इस कानून में यह पाबंदी आयद की जाय कि अगर वह कोई फैंसले सालसी करना चाहें तो उसके लिये भी लायसेन्स की जरूरत होगी, और जितनी भी पाबंदियां इसके लिये आयद की जा सकती हैं वह सब की जायें।

* شری ایم - نرسنگ راؤ - (کواکرتی - عام) - جناب صدر - میرے دوست کی تقریر سننے کے بعد مجھے خیال آیا کہ کچھ کہنا چاہئے یہ مسئلہ کچھ اٹراکٹیو (Attractive) معلوم ہوا جناب والامیں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ منی لینڈرس ایکٹ میں ترمیم کر کے ہم جو فائدہ لوگوں کو پہنچانا چاہتے ہیں مجھے امید نہیں ہے کہ اس سے ہم کچھ سہولتیں دے سکیں گے ۔ و ایکٹ اس وقت نافذ ہے اسکی تدوین میں میں نے بھی کچھ حصہ لیا ہے ۔ آج سے تقریباً پندرہ سولہ سال پہلے جب اسکی تدوین ہوئی اس میں میری رائے کو بھی کچھ دخل تھا ۔ اس وقت جبکہ یہ ایکٹ مدون کیا جا رہا تھا ڈپریشن (Depression) تھا اور ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ اس سے کسانوں کو کچھ مدد ملے گی ۔ ڈیبٹ ریلیف ایکٹس (Debt Relief Acts) وغیرہ بھی اسی وقت نافذ کئے گئے تھے ۔ ان قوانین کے نفاذ کے بعد پرائسز (Prices) بڑھ گئے تو اس سے کاشتکاروں کی آمدنی میں زیادتی ہوئی ۔ لیکن آج ہم اس ترمیم کے ذریعہ جو کوشش کرنا چاہتے ہیں وہ کچھ مشکل سا امر ہے کیونکہ آج قرضہ ملنا ناممکن ہو گیا ہے چنانچہ برس بہر پہلے کی بات ہے کہ میں محبوب نگر گیا تھا وہاں میں نے دیکھا کہ ۵ فیصد سالانہ سود چارج (Charge) کیا جا رہا ہے ۔ دوسرے مقامات پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اس قانون کے نفاذ سے ہمارا جو منشا تھا وہ پورا نہیں

Alterna-) ہو رہا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اسٹیٹ کی جانب سے جو آئرن ڈیپازٹ اور اینجمنٹ ()
 tive arrangement) ہونا چاہئے تھا وہ نہیں کیا گیا۔ زراعت میں کریڈٹ
 فیسلیٹیز (Credit facilities) کی بہت اہمیت ہے۔ جناب والا کے توسط
 سے میں ایوان سے عرض کرونگا کہ ہمارے پاس کوآپریٹو موومنٹ (Co-operative
 movement) کا جو طریقہ ہے اسکو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اس سے سالانہ
 ستر۔ اسی ہزار کا کریڈٹ (Credit) دیا جاتا ہے۔ لیکن دیگر
 ضرورت مندوں کو اپنے طور پر انڈیجنس بینکس (Indigenous banks)
 سے قرضہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ یہ ایک ویشس سرکل (Vicious circle)
 ہے اور یہ ایک بہت بڑا پرابلم (Problem) ہے۔ ہاؤز کے غور کے لئے
 میں ایک چیز پیش کرتا ہوں۔ ہمارے پاس نی لینڈرس کا ایک نیا طبقہ کیسے وجود
 میں آیا۔ ہائی برائٹس کے زمانے میں بڑے کاشتکار قرض دینے لگے کیونکہ پرانے
 ساھوکار ڈپریشن (Depression) کے زمانہ سے ہی قرض دینا ختم کردئے
 تھے۔ جب ہم لیجلیشن وغیرہ بنانا شروع کئے تو ساھوکاروں کا یہ نیا طبقہ بھی اپنا ہاتھ
 روکنے لگا۔ آپ اگر سروے کریں تو معلوم ہوگا کہ آجکل قرضہ ملنا بہت مشکل ہو گیا
 ہے۔ اسلئے کریڈٹ فیسلیٹیز (Credit facilities) دینے کی بہت زیادہ
 ضرورت ہے۔ لیکن ہمیں اس کا بھی اندازہ نہیں ہے کہ ہمیں سالانہ کتنے کریڈٹ کی
 ضرورت ہے۔ اگر خشکی کے لئے ریکرنگ اکسپنسس (Recurring Expenses)
 سالانہ پندرہ روپیہ ہوتے ہیں تو تری کے لئے تیس روپیے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے
 پوری زمین کا حساب لگایا جائے تو کئی کروڑ روپیہ کے کریڈٹ کی ضرورت ہوگی ہمارے
 پاس نصف کاشتکار ایسے ہیں جو اپنا کریڈٹ خود فراہم کر لیتے ہیں لیکن باقی نصف
 کاشتکاروں کے لئے ہمیں کریڈٹ فیسلیٹیز پرووائڈ (Provide) کرنا ہوگا۔ تو
 یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اسلئے اس قانون میں محض الفاظ ادھر ادھر کرنے سے کام نہیں
 چل سکتا۔ اسبابے میں اگر ایک لچرل فینانس کارپوریشن قائم کرنے اور ایک جامع قانون
 بنانے کی ضرورت ہے جس پر ہمارے ہاؤز میں غور ہونا چاہئے۔ یہی چند خیالات تھے
 جو میں شری شیشگیراؤ صاحب کی تقریر کے بعد ہاؤز میں پیش کرنا چاہتا تھا۔ شکریہ

شری اے۔ راج ریڈی۔ مسٹراسیکرٹری۔ جو بل ایوان کے سامنے ہے میں سمجھتا
 ہوں کہ وہ ایک بہت مختصر سا بل ہے اور جو مشکلات تحت کی عدالتوں میں کام کرنے
 والوں کو ہوتی ہیں انکے حل کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہے اس میں کوئی بنیادی
 تبدیلی نہیں کی گئی ہے بلکہ اس میں جو غیر معقولیت یا تضاد اور ناقابل عمل ہونے کی
 جو علامات پیدا ہوگئی ہیں انکو قابل عمل بنانا ہی اس بل کا مقصد ہے۔ ہمارے
 پاس جو قوانین نافذ ہیں وہ جیسے بھی ہوں جہاں بھی ہوں انکو چالو رکھنے کے لئے
 اس چھوٹی سی ترمیم کو منظور کر لینا ضروری ہے۔ ہاؤز میں فاضل ارکان نے اپنے جن
 قیمتی خیالات کا اظہار کیا ہے ان پر توجہ کرنا چاہئے۔ میں بھی ان سے اتفاق کرتا

ہوں کہ یہ تمام امور قابل توجہ ہیں۔ خاص طور پر انٹرنیشنل (Alternative) انتظامات ہمارے پاس نہ ہونے سے متعلق میرے پیشرو مقرر نے جو بحث کی ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ یہ ہونا ہے کہ سہج میں طلب و رسد ایک دوسرے کے ساتھ ایڈجسٹ (Adjust) ہوتے ہیں۔ انکو قدرتی حالات پر چھوڑنا ایک علیحدہ چیز ہے اور ان میں انٹرفیر (Interfere) کرنا ایک دوسری چیز ہے۔ لیکن انٹرفیر کرنے کے بعد اس کا ایک ری ایکشن (Reaction) ہوتا ہے۔ جیسا کہ آنریبل ممبر نے کہا لینے والا مجبور ہے اور دینے والا اس سے فائدہ اٹاتا ہے۔ اس طرح کا سرکمونشن (Circumvention) ہر قانون کے تعلق سے ہوتا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ آج مشکلات ہو رہی ہیں اور عوام کو جو سہولتیں حاصل ہونی چاہئیں وہ نہیں مل رہی ہیں تو یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اسکو حل کرنے کے لئے ویز اینڈ میس (Ways and means) تلاش کرنے پڑیں گے۔ لیکن اس بل کے تعلق سے ترمیم کے متعلق کوئی مخالفت نہیں کی گئی البتہ ایک آنریبل ممبر نے ایک ٹکنیکل عذر یہ پیش کیا کہ اورینٹل بل اردو میں ہے اور ترمیمات انگریزی میں پیش کی گئی ہیں۔ میں یہ کہہونگا کہ جہاں کہیں بھی ترمیمات کی گئی ہیں اسکو براکٹ میں رکھ کر حوالہ دیا جاسکتا ہے یا اسکا ترجمہ کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ ٹکنیکل غلطی ایسی نہیں ہے جسکی وجہ سے بل آگے نہیں بڑھایا جاسکتا۔ اسی بل کی مختلف خواندگیوں کے دوران میں اس غلطی کو دور کیا جاسکتا ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ اسکو جزوی طور پر تعریف کر کے چھوڑنے کے بجائے یہ بہتر ہے کہ تمام دفعات اور منسوخ شدہ قوانین یا انکے جسقدر حصے بھی منسوخ کئے گئے ہیں ان تمام کو لیکر متبادل حالات اور متبادل قوانین ہند کو جو یہاں نافذ ہیں غور کر کے جیسا کہ مجوز نے فرمایا انگریزی میں تبدیل کیا جائے تو اچھا ہے۔ میں اس سے ایک قدم اور آگے بڑھ کر یہ کہہونگا کہ حیدرآباد میں جو قوانین ہند نافذ ہیں خاص طور پر رسوم۔ اسٹامپ اور اختیار سہاعت سے متعلق قوانین میں جو پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں انکو دور کیا جانا چاہئے اور انکا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا جانا ضروری ہے۔ اسکی ایک نظیر حال ہی میں پیش آئی ہے کہ یہاں کے قانون اسٹامپ و رسوم کو حکومت ہند کے مانند سمجھ کر ایک مقدمہ کی سہاعت کی گئی اور اسی کی بنیاد پر فیصلہ بھی کر دیا گیا۔ یہ تصور کیا گیا تھا کہ حکومت ہند اور ہمارے قانون کے دفعات وہی ہیں۔ اگرچہ دفعات بڑی حد تک وہی ہیں اور بنیادی طور پر کوئی فرق نہیں لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ اختلافات ضرور ہیں۔ اسلئے ہمارے جو قوانین سنٹر کے قوانین کے ماٹل ہیں انکا انگریزی میں بہ آسانی ترجمہ کر لیا جاسکتا ہے کیونکہ اسکے بغیر وکلا اور عدالتوں کو مشکلات درپیش ہوتی ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم خواہ مخواہ ان مشکلات میں پڑیں۔ اسمبلی یہاں بیٹھی ہے اگر یہ قوانین پیش ہوں تو انکو جلد سے جلد پاس کر دیا جاسکتا ہے۔ نہ صرف یہ قانون قرضہ دہندگان بلکہ اور دوسرے بہت سے

ایسے قوانین ہیں جنکو انگریزی میں تبدیل کر دیا جانا چاہئے۔ آج ہی میں نے ایک قانون کے متعلق ترمیمی مسودہ پیش کیا تھا۔ کنسرنڈ منسٹر صاحب نے یہ وشواس دلایا کہ وہ بہت جلد پیش کرنے والے ہیں۔ اسلئے میں نے اپنی ترمیم تو واپس لی ہے لیکن نہیں معنوم اس کے لئے ایک سال لگے گا یا کیا۔ یہ مسٹہ ارجنٹ (Urgent) ہے اس سے روزمرہ کے کاروبار میں لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ بہر حال ان قوانین میں پرنسپلس طے کرنا نہیں ہے اور نہ کوئی اختلافی بات ہے۔ ٹرانسلیشن وغیرہ کے سلسلہ میں دو چار تکنیکل لوگوں کو بٹھایا جائے تو وہ بڑی آسانی کے ساتھ پورے قوانین کا ترجمہ کچھ دنوں میں کر دیکھتے ہیں اور ہم پورے قوانین اسمبلی میں دو تین گھنٹوں میں پاس کر دے سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت جو بل پیش ہے اس میں کاشتکار اور مزدور کی تعریف پیس میل (Piecemeal) طور پر ہی سہی کر دی جائے تو کوئی امر مانع نہیں ہے۔ اسلئے اس بل کو آگے بڑھانا ہی مناسب ہے کیونکہ یہ بہت اہم ترمیم ہے۔ یہ ڈیفینیشن کا سوال ہے۔ مزدور کی تعریف میں ان ہی لوگوں کو داخل کیا گیا تھا جنکی آمدنی کم از کم تیس روپیہ ماہانہ ہو۔ آجکل کے حالات کے لحاظ سے وہ ۳۰-۴۰ روپیہ کہتے تو ہیں لیکن اخراجات بھی بہت بڑھ گئے ہیں جسکی وجہ سے انکے پاس کچھ باقی نہیں رہتا۔ اور یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ اس وقت کے تیس روپیہ آج کے ساٹھ روپیوں کے برابر ہیں اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس حد تک اس میں ترمیم کرنے سے متعلق منسٹر صاحب متعلقہ کو کوئی اعتراض نہوگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر صاحب خاص طور پر اس بل کے تعلق سے ماہرین کو بٹھانا کر ری ڈرافٹ (Redraft) کرنے کا جلد سے جلد انتظام کرائینگے۔ اس بارے میں ایک روز آنریبل ممبر فرام چادر گھاٹ سے جنہوں نے کہا کہ قوانین اردو میں ہونے کی وجہ سے مشکلات پیش آتی ہیں گفتگو ہوئی۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ سنٹر کے مائل قوانین جو ہمارے پاس نافذ ہیں انکا ترجمہ انگریزی میں ہونا چاہئے۔ صرف حیدرآباد کے مسائل کو ملحوظ رکھ کر دوسرے مسائل پر غور ہو سکتا ہے لیکن جبکہ کسی معاملہ میں یونیفارمیٹی کا سوال ہو جبکہ جوڈیشری (Judiciary) میں پورے ہندوستان کے لئے ایک ہی سپریم کورٹ ہو جیسا کہ ایک ہی پرنسپل ہو تو کانسٹیٹیوشن کے تحت ایسے مسائل یکساں ہیں۔ وہ کام جلد ہونا چاہئے۔ میں اسکی تائید کرتے ہوئے ہر زور اپیل کرونگا کہ منسٹر صاحب خاص طور پر توجہ کر کے جلد سے جلد اس بل کو منظور کریں تو مناسب ہوگا۔

प्रामुख्य रचना तथा शिक्षा मंत्री (श्री. देवीसिंग चौहान) :—अध्यक्ष महोदय, यहां पुराने बिल में अमेंडमेंट करने के लिये कहा जा रहा है। अगर उसे मंजूर किया जाय तो भी कास्तकार का मसला हल नहीं होनेवाला है। कास्तकार की व्याख्या में जो डिलीशन (Deletion) कहा गया है उसके कास्तकार को जो अर्थवा पहुंचाना चाहते हैं वह अर्थवा पूरा नहीं होनेवाला है।

अुयो तरह मनीलेंडर्स अॅक्ट (Money Lenders Act) में जो लेबरर्स की डेफिनिशन (Definition) दी गयी है अुसमें से कुछ शब्द डिलीट (Delete) करने के लिये कहा जा रहा है। यह कहा जा रहा है कि जो लोग जिराअत करते हैं अुन्हें यह कानून लागू नहीं करना चाहिये। निर्क अुन लोगों से मुताल्लुक करें जिनकी गुजर वसर खेती के अुत्पन्न पर है। यह तर्कम यदि की जाती तो अुससे तो अुठटा नतीजा निकलता। और काश्तकार को सहूलत पहुंचाने का मकसद ही फीत हो जाता। दूसरी जो तरमोम चाही जा रही है, वह कुछ हद तक नो ठक है। ऑनरेबल मेंबर फॉर सुलतानावाद और ऑनरेबल मेंबर फॉर चादरघाट ने जो फरमान यह दुइत है कि अित्त कानून में कअी गळतियां हैं।

यह मनीलेंडर्स कानून १५, २० साल के पहिले मुदब्विन किया गया है। अब तो स्टेट के हालत काफी बदल गये हैं। रूरल क्रेडिट (Rural credit) आदि के बारे में भी काफी तबदीलियां हुयी हैं। सूद के बारे में कअी कवानीन किये गये हैं। अिस लिये बदले हुअे हालात को देखते हुअे गव्हर्नमेंट को नया कानून मुदब्विन करना चाहिये।

रूरल क्रेडिट का मामला बिलकुल अलग है। रूरल क्रेडिट किसको दिया जाय अिसके बारे में अलग कानून है। अुसके तहत किसको कर्ज देना है यह तय किया जाता है। कानून कर्ज-दहिदगान में तबदीली करने का जो स्पिरिट है और जो मकसद है अुसे पूरा करने के लिये यह बिल लाया गया है। अिस पूरे कानून को रिपील (Repeal) करने की जरूरत है। अिस कानून में जो डेफिनिशन्स (Definitions) पहले रखी गयी थीं वह कुछ फिकेवाराना बुनियाद पर रखी गयी थीं। हमारे कॉन्स्टिट्यूशन के लिहाज से भी वह सही नहीं है। अुस में तबदीली करनी चाहिये, यह मैं भी मानता हूं। लेकिन मैं समझता हूं कि अिस तरह कुछ तबदीली करने से कोअी फायदा नहीं होनेवाला है। पूरे कानून को तबदील करनेकी जरूरत है। अिस लिये मैं ऑनरेबल मेंबर से यह कहना चाहता हूं कि अुन्होंने अिस सिलसिले में जो अमेंडिंग बिल लाया है वह अुसे वापस लें। और मैं आपको यह अितमिनान दिलाना चाहता हूं कि यह अमेंडमेंट और अिस किसम के जो दूसरे अमेंडमेंट्स आयेंगे अुन सबकी रोशनी में हाअुस के सामने मैं जल्दसे जल्द अुस कानून को नये स्वरूप में लाना चाहता हूं और मुझे अुमीद है कि अिस बिल के लाने में तो अपोजिशन के आनरेबल मेंबरस पूरा कोअॅपरेशन देंगे। जल्द से जल्द याने, मैं यह कोशिश करूंगा कि आअिदा सेशन में लाया जा सके। मैं अुमीद करता हूं कि जो बिल हमारे सामने लाया गया है अुसे आनरेबल मूव्हर ऑफ दि बिल वापस लेंगे। यह पुराना कानून है। अुसे दुरूम अंअ्रेजी जवान में नया बना कर आपके सामने पेश करेगी।

* شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ اسپیکر۔ یہاں اردو، انگریزی الفاظ کی بحث چھیڑ دی گئی۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ویسے الفاظ کو نکالنے کے لئے ہی یہ بل پیش کیا ہے۔ دو حذف شدہ الفاظ کی تعبیر کا مسئلہ نہیں جیسا کہ آئریبل ممبر کہہ رہے ہیں۔ اس میں بعض الفاظ انگریزی میں ہیں۔ اصل بل اردو میں ہے۔ اسلئے تعبیر میں دقتیں پیدا ہونگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ بعض الفاظ حذف کئے جائیں تو حذف شدہ الفاظ

کی تعبیر میں غلطی کا اندیشہ نہیں رہیگا۔ میں یہ مانتا ہوں کہ بعض الفاظ انگریزی میں ہونے کی وجہ سے دقت ہوتی ہے۔ لیکن یہ کام حکومت کا ہے کہ وہ قانون کا اسٹانڈرڈ (Standard) () ترجمہ کرائے۔ میں اسکو مانتا ہوں کہ ”کاشتکار“ کی تعریف مبہم رکینی گئی ہے۔ جسکا اصل پیشہ زراعت ہو وہی حذف شدہ الفاظ کے لحاظ سے کاشتکار کی تعریف میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن جس طرح منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا کاشتکار کی تعریف وہ اس طرح کرنا چاہتے ہیں کہ جو حقیقی طور پر زراعت کرتا ہو اور جو ہل جوتتا ہو اسی کو قانون قرض دہندگان کا فائدہ پہنچے۔ آنریبل منسٹر نے جو اسپرٹ اس وقت ظاہر فرمائی ہے میں کہوں گا کہ ٹینسی بل میں سلف کلتویشن (Self cultivation) کی تعریف میں بھی یہی اسپرٹ ملحوظ رہے۔ آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا کہ جو ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ سے زیادہ اراضی رکھتے ہیں وہ بھی کاشتکار ہیں صرف وہی نہیں جو حقیقی طور پر کاشت کرتے ہوں یا جو بیلوں کے پیچھے ”چیو چیو“ کرتے پھرتے ہوں۔ وہاں تو سب کو کاشتکار کہہ کر انہیں پروٹیکشن (Protection) () دینا چاہتے ہیں۔ میں کہوں گا کہ آنریبل منسٹر فار رول ری کسٹرکشن نے جو تعریف کاشتکار کی کی ہے اور جس اسپرٹ میں کی ہے اسے دیکھا جائے کہ آیا آنریبل چیف منسٹر نے جس اسپرٹ کا اظہار کیا اس سے وہ مطابق ہوتی ہے یا نہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ مقروض کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔ لیکن جو کچھ فائدہ ہونا چاہئے وہ اس سے محروم ہوتے ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ پورا قانون آنے تک اس کو منظور کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ اس سے موجودہ عملی دقتیں رفع ہوں بجائے اسکے کہ ہائیکورٹ میں جائیں میں یہ چاہتا ہوں کہ ابھی اسی سشن میں اس بل کی سکند اور تھرڈ ریڈنگ ہو جائے۔ کیونکہ یہی ایک ایسا بل ہے جو انٹروڈکشن (Introduction) () کے اسٹیج سے گزر کر فیسٹ ریڈنگ کے اسٹیج پر آیا ہے۔ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں وہ قانون لائینگے لیکن ”ایا آنے تک اناوس“ کو روکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب آیا ہے۔ یہ بہت اہم چیز ہے۔ روزمرہ اس بارے میں دقتیں محسوس ہوتی ہیں۔ اسلئے جسقدر جلد ممکن ہو اسکو پاس کرنا چاہئے۔ اسکو طوالت میں ڈالنے کی جو کوشش کی جا رہی ہے میں کہوں گا کہ وہ مناسب نہیں ہے۔ اسلئے میں مکرر آنریبل منسٹر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اس پر دوبارہ غور کریں۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔ میں اب بھی اپنے بل کو واپس لینے کے لئے تیار ہوں لیکن دو شرائط پر۔ ایک تو یہ کہ ”کاشتکار“ کا مفہوم ہل جوتنے والے کی اسپرٹ میں جو کیا گیا وہ برقرار رہے۔ اس کے ساتھ دوسرے یہ کہ کم سے کم آئندہ سشن تک یہ قانون منظور ہو جائے۔ میں یہ بل واپس لیتا ہوں۔

I beg leave of the House to withdraw L.A. Bill No. XXVI of 1953, the Hyderabad Money Lenders (Amendment) Bill, 1953.

The Bill was, by leave of the House, withdrawn.

Extension of time for presenting the report of the Select Committee on L. A. Bill No. XXXIX of 1952, the Hyderabad District Boards Bill, 1952,

Minister for Local Self-Govt and Labour Housing (Shri Anna Rao Ganamukhi) : Sir, I beg to move :

“That the time fixed for presentation of the report of the Select Committee on the Hyderabad District Boards Bill, 1952 (L.A. Bill No. XXXIX of 1952) shall stand extended by 3 months with effect from 1st October, 1953.”

Mr. Deputy Speaker : The question is :

“That the time fixed for presentation of the report of the Select Committee on the Hyderabad District Board Bill, 1952 (L.A. Bill No. XXXIX of 1952) shall stand extended by 3 months with effect from 1st October, 1953.”

The motion was adopted.

Discussion on Non-official Resolution re : Supply of Oil Engines on Taccavi Loans

Mr. Deputy Speaker : Now, we shall take up the next item, viz., further discussion on the resolution moved by Shri K. L. Narasimharao on September 19, 1953.

منسٹر فار اگریکلچر اینڈ سپلائی (ڈاکٹر چناریڈی) مسٹر اسپیکر سر - گذشتہ نان آفیشل ڈے (Non-official day) میں بحث کرنے ہوئے اس سلسلہ میں مائنر ایریگیشن (Minor Irrigation) اور ویل ایریگیشن (Well irrigation) سے متعلق تکنیکل باتیں میں نے ہاؤز کے سامنے رکھی تھیں - اب میں کچھ اور واقعات مختصراً ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - اس سلسلہ میں مجھ سے خواہش کی گئی تھی کہ حیدرآباد میں ہاؤلیوں کی تعداد کیا ہے اسکے فیگرس پیش کروں - تلنگانے میں ہاؤلیوں کی تعداد (۱۱۲۳۳۳) ہے اور مرہٹواڑی و کرناٹک میں ہاؤلیوں کی تعداد (۵) ہزار ہے -

شری وی۔ ڈی۔ دیشمانڈے - گذشتہ اسپیکر کے موقع پر آنریبل منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ جو فیگرس اور کوئٹیشنس (Quotations) پڑھ رہے ہیں ہاؤز کے ٹیبل پر رکھیں گے - لیکن اوس وعدہ کو پورا نہیں کیا گیا ہے -

ڈاکٹر چناریڈی - گذشتہ اسپیکر میں میں نے جو الفاظ کہے تھے اسکی روشنی میں
ہی چھری سنارہا ہوں

شری وی۔ ڈی دیشپانڈے۔ نہیں۔ میرا اشارہ اس طرف نہیں ہے بلکہ گذشتہ مرتبہ اپنی فائین میں سے بمبئی اور دیگر مقامات کے کوئیشنس دئے گئے تھے اور یہ کہا گیا تھا کہ اسکے اکسٹراکٹس (Extracts) ہاؤز کے ٹیبل پر رکھے جائینگے۔

ڈاکٹر چنار بڈی۔ میں نے گذشتہ مرتبہ جو تفصیلات ہاؤز کے سامنے رکھی تھیں انکی کاپیز سکریٹریٹ میں دیا ہوں۔ میری اسپیش کی جو کاپی مجھے ملی ہے اس میں وہ کوئیشنس درج ہیں۔ اگر آریبل ممبر میری اوس اسپیش کو ریفر (Refer) کریں تو معلوم ہوگا کہ اس میں وہ کوئیشنس درج ہیں۔ میری اسپیش کی ایک کاپی میرے پاس بھی موجود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انکو بھی اسکی کاپی ملی ہوگی۔ میں نے اپنی فائیل سکریٹریٹ کو دی تھی جو کوئیشنس کی کاپیز نینے کے بعد مجھے واپس دیدی گئی ہے وہ میرے پاس موجود ہے۔ اگر آپ چاہیں تو مثل کے ان چند صفحات کو میں مصدقہ شکل میں اپنی دستخط کے ساتھ ہاؤز کے ٹیبل پر رکھنے کے لئے تیار ہوں۔

شری وی۔ ڈی دیشپانڈے۔ اگر آپ مصدقہ کاپیز ہاؤز کے ٹیبل پر رکھیں تو میں شکریہ ادا کرونگا۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ تمام ایم۔ ایل۔ ایز کو تقسیم کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر چنار بڈی۔ چونکہ اس میں دشواری ہوگی اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب ہوگا کہ اس فائیل کے چند متعلقہ صفحات کی کاپیز میری دستخط کے ساتھ ہاؤز کے ٹیبل پر رکھدی جائیں۔ وہ میری مصدقہ کاپی ہوگی۔

دوسری چیز مجھے یہ عرض کرنی ہے کہ تلنگانے اور مرھٹواڑی میں جو باؤلیاں ہیں ان سے (پانچ لاکھ ۳۶ ہزار ۰۸) ایکر آراضی پر کاشت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں اگر ریکلچرل ڈپارٹمنٹ کے پیش نظر یہ مسئلہ ہے کہ کاشت میں مزید کس قدر سہولتیں پیدا کی جاسکتی ہیں۔ اس جانب اگر ریکلچرل ڈپارٹمنٹ کی توجہ متعطف ہے۔ چنانچہ سنہ ۳۸-۳۹ ع سے آئیل انجنس کی تقسیم کام شروع کیا گیا اور جملہ تعداد جو تقسیم کی گئی ہے (۲۳۸۲) ہے۔ یہ ڈپارٹمنٹ کی طرف سے تقسیم کئے گئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ مائینر اریگیشن (Minor irrigation) کے کام پر حکومت توجہ کر رہی ہے یا نہیں؟ اس سمبندہ میں صرف اتنا عرض کرونگا کہ مائینر اریگیشن کی طرف حکومت حیدرآباد کافی متوجہ ہے انکی ریپیرنگ (Repairing) اور تعمیر کے لئے کافی رقم مہیا کی گئی ہے۔ گذشتہ دو سال کے اندر گورنمنٹ آف انڈیا کی مالی امداد کی وجہ سے اس میں مزید توسیع کی گنجائش پیدا ہوگئی ہے۔ اس بتا پر گذشتہ سال ۳۵ لاکھ روپیہ رکھا گیا۔ اور اس سال کے بجٹ میں بھی ۶۵ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

दो करोड़ ३८ लाख की रकम प्रिलिमिनरी वर्क्स (Preliminary Works) और प्लानिंग के लिये रकम रखी गयी है - पहले २० लाख दिये गئے और उसके बाद कच्चे रकम देने का وعدہ کیا گیا ہے - सर्वेक्षण स्टाफ (Surveying Staff) के न हونے की وجہ سے पुरी तیزی के साथ काम न हो सका - आठ्ठे दो साल में ये रकम खर्च करके थनिक طور पर काम करने की कोशिश की जायेगी - मॉनिटर अरिगेशन के काम पर हम मां दुशवारियों की وجہ سے کافی तوجہ न कर सकें ते हैं -

दूसरी चीजों की हद तक में ने काफी तफصिल से गळ्ठ्ठे اسپेच में एरुष किया है लहंदा अस सलसले में मरिद तफصिलत के पेश करने की ضرورت नहीं समज्ठेना البته में ने अपनी फांल से जो कौथिंशंस पुरे हैं हीं अंकी सर्थिफाईड कॉपी (Certified Copy) स्करिथिड को रवाने करदुंका -

श्री. त्रि. के. कौरदकर :—अपाध्यक्ष महोदय, पिछले वक्त में खडा हुआ था अुस वक्त आपने कहा था कि बाद में मौका दिया जायगा। असलिये चंद खियालात में सभा के सामने पेश करना चाहता हूं।

यहां अंक प्रस्ताव रखा गया। जिसके पहले भी मैंने कहा था कि मैं विरोधी दल की बहुत दाद देता हूं। बड़ी ही चतुराबी के साथ अुन्होंने जिस प्रस्ताव को रखा है। जिस चतुराबी के साथ अुन्होंने रास्ता निकाला, और जिस चतुराबी के साथ वे आये, अुसके लिये वे सचमुच बहुत ही बवाबी के पात्र हैं। जिस प्रस्ताव पर बहुत ही शद्दोमद के साथ बहस हुआ। और वह सुनने के बाद में जिस नतीजे पर पहुचा हूं, जैसे कि अक कहावत है कि पहाड खोदा और चूहा निकाला। सारी बहस का अससे ज्यादा नतीजा नजर नहीं आ रहा है। प्रस्ताव रखा गया कि जो अॉजिल अिजिनस दिये जा रहे हैं, अुन का देना अंकदम बंद किया जाय, और मायनर अिरीगेशन (minor irrigation) के काम ज्यादा किये जायें। पहले पहल असा मालूम होता था कि कौबी भी असका अेखलाफ नहीं करेगा। लेकिन जिसमें हमको चंद मुश्किलत थीं। वाक्या यह है कि ग्रो मोअर फूड (grow more food) का जो आंदोलन है वह अंक चीज से नहीं चल सकता। अुसके लिये चौतरफा तरक्की की चीजें सोचनी पडती हैं। बडे बडे प्रोजेक्ट्स को सोचना पडता है। बीज कसा अच्छा दिया जाय जिसको भी सोचना पडता है, खात किस किस्म का दिया जाय असको भी सोचना पडता है, बंडिंग (bundling) किस तरह से की जाय जिसको भी सोचना पडता है और असके साथ साथ बावलियां कितनी ज्यादा खोदी जायें, और अुनके अुपर अिजिन कैसे दिये जायें यह भी सोचना पडता है। किसी आदमी को तरक्की करना है तो अुसके बारे में यदि कौबी कहे कि अुसका सर ही बडा होने की दवा देते जाओ, या पैर ही बडा होने को दवा देते जाओ, तो अससे अुसकी तरक्की होनेवाली नहीं है। इसी लिये हमको मायनर अिरीगेशन के साथ साथ अिजिन की भी स्कीम निकालनी पडी। और यह बहुत जरूरी भी है।

जब अिधर के सभासदों के कुछ भाषण हुअे तो विरोधी दल के लीडर को ख्याल हुआ कि हम बह क्या गलती कर बैठे हैं। यह वाक्या है कि अिजनों का अुपयोग भी जरूरी है, असलिये

बाद में अन्होंने अिय प्रस्ताव की तरमीम की। लेकिन यह जो तरमीम की गयी है वह खुद अिय चीज को जाहीर करता है कि प्रस्ताव बिल्कुल बेकार है। यह मानने के लायक नहीं है अियलिये अूनकी राय भी मानने के लायक नहीं रहती। लेकिन तरमीम क्या की गयी? तरमीम यह की गयी कि जो अिअिन दिये जाते हैं अूनको व्यवस्थित किया जाय। मैं आपको अितमीनान दिलाना चाहता हूँ कि अिअिन जो दिये जाते हैं वे यों ही नहीं विठा दिये जाते। अूसके लिये कुछ खास उसूल हैं, और अुन्हींके तहत दिये जाते हैं।

सब से पहली चीज यह है कि अिसकी रकम को मायनर अिरीगेशन की तरफ लगा दिया जाय, यह बात तो कभी हो नहीं सकती। अब्बल तो यह बतलाही दिया गया है कि मायनर अिरीगेशन के लिये बहुत काफी रकम रखी गयी है। अगर आप यह कहते हैं कि काम सुस्त हो रहा है तो आप जरूर कहते जाअिये। हम तो अूसके लिये आपको हर वक्त मुवारकवाद देते हैं। आप ही क्या हमारे सार्थी भी अिसके लिये हमको टोकते रहते हैं कि काम बहुत सुस्त हो रहा है, जल्दी होना चाहिये, और अितनी रकम मंजूर हुआ है अुतनी खर्च करनी चाहिये। लेकिन मैं यह बताना चाहता हूँ कि पिछले साल अितनी रकम मंजूर हुआ थी अुससे ज्यादा रकम अिय साल मंजूर हुआ है, और मायनर अिरीगेशन का काम बहुत अच्छी तरह से किया जायगा अिसका अितमीनान दिलाया जा सकता है। लेकिन सब से बड़ी बात अिसमें यह है, ———

شری وی۔ ڈی۔ دشیپانڈے - کیا میں اس بارے میں توجہ دلا سکتا ہوں کہ میں نے اپنا گڑھ میں ٹینک (Tank) کے ریپیر (Repair) کے بارے میں توجہ دلائی تھی لیکن اسکو اسکیم میں نہیں شامل کیا گیا ؟ مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا کہ اسکو اسکیم میں شامل کیا جائیگا لیکن اب تک اس وعدہ کو پورا نہیں کیا گیا ہے۔

श्री. वि. के. कोरटकर:—मैं अब्बल ही सोच रहा था कि यह प्रश्न होगा अिसके लिये मैं ने आप के भाषण का मुआला भी किया लेकिन बड़ी मुश्किल है कि वे मायनर अिरीगेशन कौन कौन से हैं अिसका कोअी भी अिक्र आपके भाषणमे नहीं है। अगर वह होता तो मैं देखकर आता कि वे कौन से मायनर अिरीगेशन थे, और अिसके लिये अिक्र किया गया है, और क्योँ पौ. डब्ल्यू. डी. मिनिस्टर ने आपको अिस तरह का जवाब दिया। लेकिन अिसके साथ साथ मैं अितना कह देना चाहता हूँ कि बहुत मुमकिन है आपने अिन तालाबों का अिक्र किया था वो मायनर अिरीगेशन में नहीं आते हैं, बल्कि बड़े बड़े तालाबों में शुमार होते हैं, क्योँकि जब मैं सप्लाय में था तब मेरे सम्मने भी बहुत से तालाबों का अिक्र किया गया था। अिस वक्त मैं खुद अूनका मुआयना करने गया जो मुआयने में जाहिर हुवा कि अिन की अुस वक्त अँसी हालत हो गयी थी कि वे मट्टी से भर चुके थे। आपकी नजर में अँसा मालूम होता है कि अगर अूनकी कुछ मरम्मत कर दी जाये तो वे बहुत ही अमोन को अँजाब कर सकेंगे। लेकिन अिअीनिअरों की नजर से देखने पर मालूम होता है कि वे तालाब मरम्मत करने के लायक नहीं रहे हैं, और अूनको मरम्मत करने से कोअी फायदा होनेवाला नहीं है। मेरे सामने अँधी अिकायतें आयी थीं। अूनको मैंने अँचा है। मुमकिन

हैं कि आन्दरेब्रज मेंबर ने जिन तालाबों का जिक्र किया अतके वारे में भी यही होगा, कि वे मायनर रिपेअरमें नही होंगे बल्कि जैसे रिपेअर्स होंगे जिनका संबंध बड़े तालाबों से होना है, और अतके लिये मुनकिन है यह कहा गया हो कि जिस वक्त हमारे पास अितना धन नहीं है क्योंकि हमने दूसरे धान हाथ में लिये हुआ है। जिस वक्त हमारा फायदान्म हमको मजबूर करता है कि हम अुनको हाथ में न लें। लेकिन जहां तक मायनर अिरीगेशन का ताल्लुक आता है मैं आपको यकीन दिलाता चाहता हूं कि अुनके करने में कोई देरी होने की वजह नहीं है।

आप को माःझूम होगा कि पिछले साल महबूवनगर जिले में यकायक बहुत सारे तालाब अेकदम ब्रारिश होनेसे सूट गये, लेकिन छःनहींनों के अंदर अुन सब को रिपेअर (repair) कर दिया गया। अंन नहीं है कि अुनकी तरफ ख्याल नहीं दिया गया। मगर आपने जिन तालाबों का जिक्र किया है, और अगर वे मायनर अिरीगेशन के हैं—कोओ जैसे हैं कि अेक अिजिन के खर्च में दुखस्त हो सकते हैं, तो मैं यकीन दिलाता हूं कि जरूर अुनकी बहुत जल्द मरम्मत कर दि जायेंगे।

मैं आपसे यह कह रहा था कि जिन दो रकमों में बडा भारी फर्क है। जो रकम अिजिन के लिये दी जाती है वह तकावी है, और अुस रकम को काश्तकारों से फिर वापिस लिया जाता है लेकिन जिस रकम से मायनर अिरीगेशन (Minor irrigation) के तालाब दुखस्त किये जाने हैं वह तकावी नहीं है, बल्कि वह गवर्नमेंट की पूरी खर्च हो जानेवाली रकम है। अलावा जिसके अेक मद की रकम दूसरे मद में जिस तरह से लगायी नहीं जा सकती। जो चालीस लाख के अिजिन हम काश्तकारों को दे रहे हैं, अुनकी कीमत तकावी की रकम होने की बिनापर वापिस ली जायगी और अिमी तरह से वही रोटेसन (Rotation) में बार बार दूसरोंको दी जा सकती है। यह रकम या मद बिल्कुल अलग है। अुसकी रकम जिसमें लगाया देना यह हिसाबी तौर पर भी सही नहीं हो सकता।

अब इसके साथ जो दूसरा आक्षेप है कि ४० लाख रुपये किस तरह से अेकदम लगा दिये। क्या हुआ? कैसा हुआ? क्या गडबडी है? हमारे बाजारों में सनसनी फैली हुयी है? तो मैं बनाता हूं कि यह सनसनी दस पांच आदमी यों के बाहर और कहीं फैली हुयी नहीं है। यहां तक कि वह पत्रक जिसका जिक्र किया गया है, वह अब तक मेरे तक भी नहीं पहुंचा था। जिस वक्त आन्दरेब्रज मेंबर ने वह पंफलेट (Pamphlet) पढकर सुनाया और बताया कि हैदराबाद स्टेट के २७ लाख रुपये लूट गये, कहां गये, कैसे गये, क्या हुआ अुस वक्त मैं भी फिरक में पडा कि ये रकम कहां डूब गयी। लेकिन यह सब महज गप है। मैं अपोजिशन के मेंबरों से, और अपने भी मेंबरों से, और सब लोगों से यह कहना चाहता हूं कि जिस तरह की बाजारी गप्पों के लिये कान थोड़े बंद कर के रखा करें, क्योंकि ये बाजारी गप्पें बडी तकलीफ देती हैं। होता हुवाता तो कुछ नहीं, लेकिन जैसे अेक शांत सरोवर में अेक कंकर डाल दें तो लहरें अूपर तक चली जाती हैं और फिर अुसके बाद पांच मिनट में बिल्कुल ठंडी हो जाती हैं, अुसी तरह से कुछ समय के लिये ही क्यों न हो, ये बाजारी गप्पें लहरें खाती रहती हैं। यह भी चीज जैसी ही है।

यह स्कीम गवर्नमेंट ने बहुत सोंच विचार के बाद तयार की है। जिस स्कीम के बाद जो बाजारों में गप्पे भुठाओ गयीं कि लूट हो गयी, यह हुआ, और वह हुआ, जिसमें कोई अर्थ नहीं। यह स्कीम को भी बड़ी चीज नहीं थी। आज से ही नहीं बल्कि तीन साल से अिजिन दिये जा रहे हैं। जिसमें ऐसी कौन्सी नयी बात थी? जिस साल अितनाही किया गया कि जो अिजिन दो साल में देना था वे अेक साल में दिये गये। दो साल की रकम अेक जगह की गयी और अेक साथ में अिजिन मंगवाये गये। लेकिन आक्षेप किया गया कि अिन चार कंपनियों से ही क्यों अिजिन लिये गये, अिन चार कंपनियों ने ही क्या किया था, और किसने तो यहाँ कि कुछ गठजोड बांधी किसीने कहा अुनके साथ दोस्ती की गयी, किसीने छिपे हुअे अल्फाज में कहा कि 'हम आपको नहीं कहते, किन्तु आपके सेक्रेटरीजने क्या किया मालूम नहीं।' यह शुबहा बहुत बेकार है। आपको अितमीनान के साथ बात करनी चाहिये। अगर अितमीनान नहीं है, तो बाजारो बातें सुनकर जिस तरह की बातें नहीं करनी चाहिये। वाक्या यह है कि अिन चार कंपनियों से कोअी खास गठजोड नहीं किया गया। अिजिन बनानेवाली अितनी देशी कंपनियां हैं अुनको यह आफर (Offer) भेजा गया कि "हैदराबाद गवर्नमेंट ने अेक नयी स्कीम निकाली है। हम पहले अिजिन की कीमत नगद दिया करते थे। लेकिन हैदराबाद गवर्नमेंट ने अेक नयी स्कीम निकाली है कि हम अिजिन की कीमत अकसात में देंगे। आपको अगर कबूल है तो अिजिन दें। आधी रकम अभी देंगे, और आधी बाद में देंगे।" अेक छोटी सी चीज थी। मगर नतीजा यह हुआ कि हम डबल पैदावर कर सकेंगे। जहां अेक हजार अिजिन आज हम दे सकते हैं अुनकी बजाये दो हजार दे सकेंगे और, साल भर में खर्च अुतना ही होगा, लेकिन दूसरे साल जो खर्च होने वाला था वह तो तभी होगा। यह स्कीम जाहीर की गयी और इसके तहत सिर्फ चार ही कंपनियां हमारे पास नही आयीं बल्कि जहां तक मेरा खयाल है ६-७ कंपनियों ने अपने टेंडर (Tenders) दिये की हमारी शरायत ये रहेंगे। अुन शरायतों को देखकर अिन चार कंपनियों को चुना गया, और अुनकी ऑफर (offer) कबूल की गयी अुनके शरायतों की जांच की गयी कि वे लाभदायक हैं या नहीं, कम हैं या नहीं, अुनकी सारी चीजों की और कीमतों की जांच करके अेक स्कीम बनायी गयी, और यह भी देखा गया कि कौन कितने अिजिन दे सकता है, और कौन नहीं दे सकता। मैं अेक बहुत बड़ी बात आपको बतला सकता हूँ कि अिन चार कंपनियों में अेक अिभानी कंपनी भी थी जो कोल्हापूर में अिजिन्स बनाती है। अुसने भी सौ अिजिन देने के लिये ऑफर (Offer) किया था। हमने अुनको जिससे भी ज्यादा अिजिन देने के लिये कहा क्योंकि अिजिनियों का अँसा खयाल हुआ कि अुनके अिजिन अच्छे हैं। और दूसरी तरहसे भी देखा जाय तो कंपेरिजन (Comparison) में भी वे ठीक बैठते थे। जिसलिये अुनको ज्यादा ऑफर किया गया। अगर क्लिअर कर को ही ज्यादा आर्डर देना था तो जिस अिभानी कंपनी को ज्यादा आर्डर देने कि क्या जरूरत थी? लेकिन हमारे आर्डर देने पर भी वे नहीं दे सकते थे। जो कंपनी अितने अिजिन दे सकती थी अुसको अुतने अिजिन के लिये आर्डर (Order) दिया गया। कीमतों के बारे में भी जिसके पहले भेरे दोस्त थे। चन्ना रेड्डी ने सारी चीजें तफसील के साथ रखी हैं। अिनके दामों के बारे में बाँवे गवर्नमेंट से पत्र ब्यवहार किया गया। क्योंकि बाँवे गवर्नमेंट ने अिन्हीं लोगों को कान्ट्रैक्ट (Contract) दिया था, और अुसमें अुन्होंने अुनको सिर्फ नगद रकमही नहीं दी

थी, बल्कि आगाजु रकम दी थी। अिजिन बनाने से पहले ही अनुको रकम आगाज दी गयी थी, और असा देना भी कोओ बुरा नहीं है, यह भी मैं आपसे कहना चाहता हूँ। मैं यह चीज बहुत शदोमद के साथ कहना चाहता हूँ कि अपनी अिडस्ट्रीज को मदद करना किसी तरह से बुरा नहीं है। यह किस तरह से कहा गया मेरी समझ में नहीं आता। जो कुछ कहा गया था वह दिलसे कहा गया था या और किसी अिरादे से कहा गया था मालूम नहीं। यह कहा गया कि अगर हमको विदेश से अिजिन मिल सकते हैं तो फिर विदेशी अिजन क्यों नहीं लि जायेते ? मैं अब्बल तो यह कहना चाहता हूँ कि विदेशी अिजिन अकसात पर देने के लिये किसीने हमसे वादा नहीं किया लेकिन अगर कोओ अकसात पर देने के लिये राजी होजाते तो भी मैं विदेशी अिजिन को तरजीह देने के लिये कभी तैयार नहीं होता, और आज भी नहीं हूँ। आज अेक ही दिन नहीं, दो माल से गवर्नमेंट ऑफ अिडिया के मैं खुद पीछे पडा हुआ था कि क्यों आप विदेशी अिजिन्स प ज्यादा ड्यूटी (Duty) लगाकर अनुको बंद नहीं कर देते। आरिखगवर्नमेंट ऑफ अिडिया ने जिस बात को माना। विदेशी अिजिन्स के लिये जिस वक्त अिम्पोर्ट लायसेन्स (Import licence) नहीं मिलता है, ताकि अपनी देशी अिडस्ट्रीज के लिये फरोग हो और यह होनाभी चाहिये। जरूर देशी अिजिन को तरख्की देनी चाहिये। लेकिन मैंने जब आक्षेप सुने तो मुझे ताज्जुब हुआ कि कोओ कुछ बोलता है, और कोओ कुछ बोलता है। बोलने में भी कोओ तरतीब ही तो मालूम नहीं। अेकदम आक्षेप किया जाता है कि आप अिन अिजिनों को देशी समझते हैं, लेकिन यह सब लुच्चों का बाजार है, ये सब पार्ट्स बाहर से लाते हैं। अर्थात् विदेशी अिजिन को ही आर्डर दिया गया। दूसरे बोलते हैं कि फारिन अिजिन्स आते हैं तो अनुको क्यों नहीं आर्डर दिया जातर कोओ कुछ बोलता है, और कोओ कुछ बोलता है। कभी अिजिन ही नहीं चाहिये असा कहा जाता है और कभी फारिन अिजिन होने चाहिये, असा कहते हैं। कभी देशी अिजिन नहीं होने चाहिये, कभी देशी अिजिन फारिन होते हैं, और फारिन अिजिन देशी होते हैं, जिस प्रकार से कुछ अेक जंजाल सा अनुके भाषणों में बिछा हुआ था।—

श्री. जी. हृषमंतराव :—जिस रामराज्य में असा ही हो रहा है, क्या किया जाय।

श्री. वि. के. कोरटकर :—असा होता है तो बहुत अच्छा है। जब जिस रामराज्य के बाद रावण राज्य आयेगा तब क्या क्या होगा वह हम देख लेंगे। (Laughter)

हां तो मैं आपसे कह रहा था कि यह सारा जंजाल है। उसके अंदर कोओ सचाओ नहीं है। मैं आपको फिगर्स (Figures) दे सकता हूँ कि अिन अिजिनों के जो दाम मुकरर किये गये वे सारी चीजों की अच्छी तरह से जांच करने के बाद ही तय किये गये हैं। बाम्बे गवर्नमेंट को जिस सिलसिले में कान्टैक्ट (contact) किया गया कि अनुहोंने किन दामों पर अिजिन्स खरीदे थे। अितना ही नहीं बल्कि मैं अेक गहरी चीज आपसे कह देना चाहता हूँ जो जिसमें हुओी है। जिस वक्त हम प्रावीस (price) के बारे में जांच कर रहे थे, हमने खुफिया तौर पर बंबयी को टेलिग्राम्स दिये और मालूम कर लिया कि वहां ये अिजिन्स किन दामों पर मिलते हैं। जिसका पता वुन कान्ट्रैक्टर्स (Contractors) को नहीं था जो वुस वक्त हमारे साथ कान्ट्रैक्ट कर रहे थे। वुन की बिना पर हमको पहले जो दाम बताये गये थे वुनको षटाकर अिन अिजिनों के

दाम मुकरर किये गये। किलॉस्कर ने पहले कुछ और दाम बताये थे किन्तु बादमें उसमें अेक सौ और कुछ रुपया घटा दिया गया। उस पर भी ५० रुपये घटा कर शायद १४३० रु. में अेक्सेसरीज (Accessories) और सर्विसेस (Services) के साथ दाम बनाये गये। दूसरी जो 'सेंट्रल' (Central) नाम की कंपनी है उसने २४३५ रु. दाम बताया था, उसको भी कम कर के २२२० रु. किया गया है। जिसी तरह से कूपर कंपनी का है। अलवत्ता अीमानी कंपनी ने ज्यादा दाम नहीं दिये थे, जिसलिये उसमें कोअी कमी नहीं की गयी। मैंने कहा है कि किसी के साथ गठजोड या दोस्ती की गयी यह कहना विलकुल गलत है। अीमानी को जब हम ज्यादा कीमत देने के लिये तैयार थे तो कोअी सवाल पैदा नहीं हो सकता।

अब बात रह जाती है कि किलॉस्कर के ही अिजिन क्यों लिये गये हैं। आपके सामने अभी श्री. चन्ना रेड्डी साहब ने बहुत अच्छी तरह से बतलाया है कि किलॉस्कर कंपनी आजकल की कंपनी नहीं है। आज २६ बरस से वह कंपनी काम कर रही है, और करीब ६ साल से वह ऑअिल अिजिन्स बना रही है। किलॉस्कर कंपनी अेक अैसी अंपनी है कि जिन्होंने ऑअिल अिजिन्स हिंदुस्तान में सब से पहले बनाया है। अिम वक्त किलॉस्कर कंपनी अिजिन के बहुत से पार्टस् (Parts) बनाती है। कहा जाता है कि ये कंपनियां अैसी हैं जो फारिन से कुछ पार्टस् लाती हैं और यहां उनको फिट अप (Fit up) करके अेक अिजिन खडा कर देती हैं। मैं आपको बताना चाहता हूं कि दुनिया में कोअी मेन्फूफैक्चरर (manufacturer) अैसा नहीं है कि जो अिस प्रकार से—

श्री. सी. अेंच. अ्यंकट रामराव :—मिस्टर डेप्यूटी स्पीकर सर, आन पाअिट अफ आर्डर। असेंब्ली रूल्स के रूल १५४ की तरफ मैं आपकी तबज्जेह मबजूल करता हूं कि क्या ऑन च्ल मिनिस्टर साहब ने १५ या २० मिनट से ज्यादा बोलने के लिये आपसे पहले परमिशन लिया है ?

अेक माननीय साबस्य :—वह तो पहले ही लिया है।

Shri M. S. Rajalingam : If I am permitted, Sir, I would like to draw your attention to the fact that he has taken the chance in view of his being the Leader in charge on the day when the resolution was moved.

Shri K. Venkatrama Rao : Only the Minister concerned can speak, and that too for 30 minutes.

Shri M. S. Rajalingam : If I remember correctly, the Speaker had permitted him to have the chance, because he was the acting Leader-in-charge on that particular day.

Shri Venkatrama Rao : Even the Chief Minister cannot speak.....

Shri M. S. Rajalingam : It is left to the discretion of the Speaker.

(डिपुटी स्पीकर ने भाषण जारी रखन के लिये इशारा किया।)

श्री. वि. के. कोरटकर :—शुक्रिया, मैं तो समझता था कि आप मेरी स्पीच (Speech) सुनना चाहते हैं। लेकिन अब मालूम होता है कि नहीं सुनना चाहते। (Loud laughter) क्योंकि कोअ्री कडवी बात आती है तो लोग सुनना पसंद नहीं करते। मैं यहीं कह रहा था कि किल्लो-स्कर कंपनी २६ बरस पुरानी कंपनी है। अुनके फॅक्टरीज चार जगहों पर हैं। और अुसके अंदर आपको जो खाल पैदा हुआ कि कुछ विदेशी पूंजी वगैरह है वह विल्कुल गलत है। अुसमें कोअ्री फारिन कॅपिटल नहीं है। वह अेक देशी कंपनी है। अैसी कंपनी की मदद करना, अुसमें ज्यादा अिजिन बन सकें अिसको देखना, अुसको अुन्नति के रास्ते पर ले जाना यह गवर्नमेंट का कर्नब्य है। आपने कितना भी मना किया तो भी गवर्नमेंट यह करेगी, अितना कहे बिना मैं नहीं रहूंगा।

मैं पहले यह बता रहा था कि दुनिया में कोअ्री अैसा मेन्युफॅक्चरर नहीं है जोकि किसी चीज के पूरे के पूरे पुर्जे अपने ही कारखाने में बनाता हो। आज भी अमेरिका के बड़े बड़े मोटर के कारखाने अैसे हैं जिनके कारबोरेटर्स और ह्यूमपंप अिंग्लंड म बनते हैं, और अिंग्लंड में कअ्री कारखाने अैसे हैं जिनकी चीजें अमेरिका और आयरलैंड में बनती हैं। मैं आपको बतलाना चाहता हूँ कि किल्लोस्कर के दो तीन पार्टस अैसे हैं जो हम अुनको अपने यहां के प्रागा टूल्स (Praga tools) से देने हैं। हम किल्लोस्कर को अिसीलिये तर्जीह देते हैं कि अगर अुनको तरजीह दी गयी तो हमारे प्रागा टूल्स को भी तरजीह मिलेगी। यहीं अेक चीज होती और दूसरी कोअ्री चीज न भी होती तो भी मैं किल्लोस्कर को ही तरजीह देता। यह समझना कि अेकाध पार्ट कहीं से आ गया तो वह अिजिन यहां का नहीं है यह विलकुल गलत चीज है।

यह जो अितना बडा आक्षेप किया गया यह, जो अुंची नजर आनेवाली रेत की दीवार खडी कर दी गयी, यह जो ताश के पत्तोंका मकान बनाया गया, वह सारा का सारा अेक ही बात से मलियामेंट हो गया कि जब पॅफ्लेट (Pamphlet) व्यंकटेश्वर राव ने छापा था अुसका चर्चा गली गली में हुआ, सडकों पर हुआ, और कहां कहां हुआ, लेकिन अेक भी मिनिस्टर के पास वह नहीं पहुंचा और खुद व्यंकटेश्वर राव ने अुसी अिजिन को अधिक दामों में बेचा। मैं आपसे कहता हूँ कि अिन दामों को जो मुकरर किया गया है वह बहुत सॉचकर, देखकर, सारी तहकीकात करके किया गया है।

अितनी चीजें कहीं गयीं अुनके लिहाज से मैं यह कहूंगा कि अपोजिशन ने अपना रेजोल्यूशन खुदबखुद नामंजूर करलिया है। अब कोअ्री चीज ही नहीं रह जाती। अैसे रेजोल्यूशन पर अमेंडमेंट आयी तो वह भी अमेंडमेंट कहां तक सही कही जा सकती है जबकी अुससे रेजोल्यूशन का मतलब ही बेकार हो जाय। लेकिन वह भी आयी, और अिस पर जो कुछ बोलना था वह बोला जा चुका है। मालूम हो गया है कि अिसमें कोअ्री दम नहीं है। अैसी हालत में अब कहेगा कि अगर यह अमेंडमेंट भी वापिस ले ली जाय तो हाअुस आपका बहुत मश्कूर होगा। बहुत बक्त अिजिनों के बारे में कहा जाता है। दो बडी चीजें बार बार कहीं जाती हैं। अुनको मैं साफ कर देना चाहता हूँ। अेक जो बडी चीज कही जाती है वह यह है कि अिजिन बरीबों को

नहीं मिलते। और दूसरी यह है कि अजिन मराठवाड़े में नहीं दिये गये। ये दो आक्षेप ऐसे हैं जिनको मैंने बहुत जगहों पर सुना है। लेकिन अनेक वारे में अगर आपके दिनों में किसी तरह-की शंका है तो मैं उसको रफा करना चाहता हूँ। अजिन अजिनों के देने में अनेक असुल कायम किया गया था। यह प्रो मोअर फुड स्कीम किस वक्त चली थी यह आपको मालूम है। १९५०-५१ का अंक ऐसा जमाना था जब कि हिंदुस्थान में ही सिर्फ नहीं बल्कि दुनियाभर में चावल की कमी हो गयी थी। जिसके वजूहत बहुत से लोगों ने अलग अलग सोचे। किसी ने बनाया किलडाओं के जमाने में बहुत से लोग अशिया की तरफ आये, और यूरप में गये, तो चावल खाना सोचगये, जिसलिये चावल की कमी हुआ। जिस चावल की कमी के लिये बहुत सी बातें की गयीं लेकिन असली बात यह है कि दुनिया में ही चावल की कमी महसूस हुआ। हिंदुस्तान में भी चावल की कमी महसूस हुआ। हम गेहूँ मंगवा रहे थे लेकिन दक्षिण के लोग गेहूँ को नापसंद करते थे। सब जगह चावल के लिये शोर हो रहा था। और मैं मुबारक बाद देता हूँ हमारे अतुर हिंदुस्तान के लोगों को - खासकर पंजाब और यू. पि. के लोगों को - कि अन्होंने यह निश्चय कर लिया था कि जितना हो सके अतना कम से कम चावल हम खायेंगे, और दक्षिण के लोगों को चावल देंगे अउस जमाने में अन्होंने की तरफ से हमारे यहां चावल आया था, और अउसी वक्त हमको चावल की सक्न जरूरत थी। चावल को खेता हमारे यहां सिर्फ तेलंगाने में ज्यादा होता था। अउसी वक्त हमने देखा कि मराठवाड़े में गन्ना, हलुदा या आलू असी ही चीजें थी लेकिन चावल की तहत बहुत कम रकबा था जैसे आपका अभी अभी बताया गया तेलंगाने में करीब १ लाख ६३ हजार कुओं की तादाद है, जब कि मराठवाड़े और कर्नाटक में सिर्फ ७५ हजार की तादाद है। अउस वक्त चावल की जो सक्न जरूरत थी, और अउसका जो रकबा था अउसका स्थाल रखकर गवर्नमेंट ने यह स्कीम बनायी थी जिसके अनुसार तेलंगाने में अजिन अधिक दिये गये। लेकिन जो कुछ स्कीम बनायी गयी वह बहुत सोचविचार के बाद बनायी गयी। और अउसीके तहत अजिनों का बटवारा किया गया। अगर आज आपके सामने कन्सर्नड मिनिस्टर (Concerned Minister) ने वादा किया है कि अब मराठवाड़े को किसी तरह से कम अजिन देने कि जरूरत नहीं है। अन्होंने वादा किया है कि अिस स्कीम में हम आवश्यक सुधार करेंगे। चूनाचे अिस वक्त भी अिस स्कीम के तहत मराठवाड़े में ज्यादा दिये गये हैं, और अिसके बाद भी दिये जायेंगे। यह अनेक असी चीज है जो गवर्नमेंट खुद-ब-खुद कर रही है। बार बार यह जाता कहा है कि गरीबों को अजिन नहीं मिलते। मैंने तो पहले भी तहकीकात की थी, और अब भी की है। अिसमें शक नहीं कि अेकाध जगह असा केस हो अिसमें गवर्नमेंट को कोबी घोका देकर कुछ अॉजिल अजिन ले जाता है। लेकिन मान लीजिये कि मेरे शरीर पर अनेक फांडा है, और अउस पर अनेक मस्की बैठा है, तो कोबी मुझ से अगर यह कहे कि तेरे अिस्म पर फोडे हो फोडे हैं, और मस्कीयां बैठी हैं, तो मैं अउसको मानने के लिये तैयार नहीं हूँ। अजिन किसी को दिये जाते हैं तो वह पूरी तहकीकात के बाद दिये जाते हैं। अउसको रिपोर्ट आती है, और तहकीकात भी दो तीन अफसरों के अरिये से होती है। अेपीकल्चरल अॉफिसर (Agricultural Officer) देखते हैं। तालुकदार देखते हैं। किसी नाबली में अजिन लग सकता है या नहीं अिसको देखने के बाद अजिन सिर्फ अन्होंने दिये जाते हैं अिनको देने चाहिये। यह कहना कि गरीबों को

नहीं देते बिल्कुल गलत है । यह अँक कॅचिंग फ़ूज़ (Catching Phrase) है । जैसा कहने में ज़रूर अच्छा मालुम होता है, लेकिन मैं आपसे कहना चाहता हूँ कि अिंजन तकावी पर दिये गये हैं । गवर्नमेंट अपनी तकावी जैसे ही आदमी को दे सकती है जिसके बारे में उसको अितमि-नान हो कि वह वापिस हो सकती है ।

यह कोअी मदद देने कि चीज नहीं है । जहाँ मदद देने का सवाल आता है वहाँ मदद भी दी जाती है । लेकिन मदद देने का अुमूल अलग होता है । यहाँ जो अिंजन तकावी के तौर पर दिये जाते हैं । अुसमें करीब ढासी हजार की रकम दी जाती है । तो अुसे वापस लेने का सवाल तो रहना ही है । हमको रकम देने के वक्त ही यह देखना पडता है कि जो रकम दी जाती है वह वमूल हो सकती है या नहीं ।

जो दो बडे अंतराजात किये गये थे अुसे मंने साफ कर दिया है । कुछ लोगों ने यह कहा कि अँअिल अिंजन के सप्लाय करने से जो काम होना चाहिये वह नहीं होता है । अिस लिये अिसके बजाय मायनर अिरिगेशन पर ज्यादा खर्च करना चाहिये, और जो तालाब खराब होगये हैं अुन्हे भी अच्छा करना चाहिये । बावडी पर जो रकम खर्च की जा रही है अुसके बजाय मायनर अिरिगेशन का काम किया जाय तो ज्यादा अच्छा होगा । लेकिन मुझको यह कहना है कि हमारे पास रोज हज़ारों अंतराजात आते हैं । और अुनके तरफ हमें देखना पडता है । मायनर अिरि-गेशन पर भी हम रकम खर्च कर रहे हैं और तालाब का भी अिस्तमाल किया जा रहा है । जो तालाब हैं अुनके अुपर की जमीन कैसे अिरिगेट (Irrigate) की जा सकेंगी ? अिस तरह अुपर की जमीन को अिरिगेट करने की हमारे पास तो कोअी स्कीम नहीं है । अँसा नहीं होता कि जहाँ तालाब के अुपर जमीन हो वहाँ पर पानी चढाकर अिरिगेशन किया जाय । हम कहते भी हैं तो भी पानी अुपर नहीं चढता है । तो फिर जबरदस्ती अुसे अुपर चढाना पडता है, और अुसके लिये फिर अिंजन लगाना पडता है । अिसके लिये भी हमारे पास कअी दूसरी स्कीम्स हैं । मराठवाडे के लिये हमारे पास लिफ्ट अिरिगेशन स्कीम (Lift irrigation Scheme) है । पानी यदी अुपर चढने के लिये तैयार नहीं है तो अुसे अिंजन लगाकर अुपर चढने के लिये मजबूर किया जायेगा । अुसे अुपर चढाने की भी स्कीम हमारे पास है । मैं अिस्तेदुवा करता हूँ कि आपने तो रेजोल्युशन (Resolution) वापस लिया है लेकिन फिर भी अुसमें अँक सोशा रख दिया है । अुसको भी आप वापस ले लें । गव्हर्नमेंट ने जो स्कीम में तरक्क़ी की है अुसके लिये तो गव्हर्नमेंट को मुबारकबाद देना चाहिये । और अिस स्कीम के लिये जो रकम दी गयी थी अुतनी रकम में तो डिपार्टमेंट ने दुगना काम करके दिखाया है, यह तो ज़रूर मुबारकबाद देने को बात है । लेकिन आप यदी मुबारकबाद देना नहीं चाहते हैं तो अलग बात है ।

శ్రీ కె. యల్. సర్పింహారావు (ఇల్లందు-జనరల్):-

స్వీకర్, సర్,

నా తీర్మానాన్ని ప్రతిఘటిస్తూ ఉపన్యసించినవారంతా, ముఖ్యంగా రెండు విషయాలమీద వారి దృష్టిని కేంద్రీకరించారు. ఒకటి వ్యవసాయంలో మెషిన్స్ ఉపయోగించి దానిని ప్రోత్స

హించడమును వ్యతిరేకిస్తున్నామనీదీ. రెండవదీ, జాతీయ పరిశ్రమల అభివృద్ధిని వ్యతిరేకిస్తున్నామనీదీ. ఈ రెండు విషయాలపైనా దృష్టిని కేంద్రీకరించి నా తీర్మానాన్ని తీవ్రంగా ప్రతిఘటించారు. ఇప్పుడు, నేను కానీడీ, నేను ప్రాతినిధ్యము వహిస్తున్న సంస్థ కానీడీ, తేదా నా తీర్మానాన్ని బలపరుస్తూ మాట్లాడిన ఆనరబులీ పెంజర్లుకానీడీ పీఠా వ్యవసాయములో ఇంజనూ మొదలగు యంత్రాలను ప్రవేశపెట్టడమును గానీ, తేక జాతీయ పరిశ్రమలను అభివృద్ధి చేయడమును గానీ వ్యతిరేకిస్తున్నారని ఎత్తేతే వాదన తీరుకు వస్తున్నారో ఆ వాదన సరియైనదీ కాదని చెబుతున్నాను. ఆ వాదన సరియైనదీ కాదని క్రమచానికే తెలుసు. మేము వ్యవసాయములో సైంటిఫిక్ (Scientific) అభివృద్ధి కోరేవాళ్ళము; కాదని వ్యవసాయములో యంత్రాలను ప్రవేశపెట్టడాన్ని వ్యతిరేకిస్తున్నామనీ, ఈ కారణాలుగా చెబుతు నాహిద రుమెత్తి పోయడానికి క్రయజ్ఞించారు. మేము యంత్రాలను ఉపయోగించడమును వ్యతిరేకిస్తున్నామనీ వాదన సరియైనదీ కాదు. మేముకూడా వ్యవసాయములో యంత్రాలు ఉపయోగించడానికి అనుకూలురమే నని చెబుతున్నాను.

“ ఈ రామరాజ్యములో క్రజానీకము చాలా సాకచ్చమైన జీవితాన్ని గడవడానికి, అధికోత్పత్తి చేసి దేశాన్ని సుఖిక్షము చేయడానికి క్రయజ్ఞిస్తున్నామనీ, అటువంటివారి (ప్రభుత్వవ్యవస్థ) పాలనీ మేము (ప్రతిపక్షంవారు) వ్యతిరేకిస్తున్నా ” మనీ ఒక రామభక్తుడు తమ ఉపన్యాసములో అన్నారు “ మీరు బజారు గవ్వులు వీని ఉండ్రోక వుతున్నారూ; బజారు గవ్వులతో దేశందేశం అంతా గోలగోలగ ఉండన్నారూ; అదీ నాదగ్గరకేమీ రాలేదో?—” అనీ అన్నారు. ఆ విషయాలు ఆ మంత్రిగారి వద్దకు రాలేదేమో గానీ, దీనికి సంబంధించిన మంత్రిగారి వద్దకు వచ్చాయి. అవి వారి ఫైల్ లో (file) కూడా ఉంచారు. దీనికి సంబంధించిన మంత్రిగారికి అవి అందాయి నానీ, వీరికి ఎందుకు అందలేదో గ్రహించాలి. మంత్రులుగా ఆయన పెంటనీ వారు సాధారణ ప్రజలలో సంబంధంలేక, ఆ సామాన్య ప్రజలకు అందుబాటులో ఉండటాన్ని ఎలా మరచిపోయారో, బజారు లోని సుగతులు అందరికీ తెలిసినా, వారికిమాత్రం తెలియలేదనీ అనడములోనే తెలుస్తోంది. ఈ సమస్యకు సంబంధించిన మంత్రిగారు చాలా వివరాలు చెప్పారు. దాదాపు పన్నెండు, పదమాడు పేజీల ఉపన్యాసము చెప్పారు. దానికంతకూ సమాధానము ఇవ్వవలసి యున్నప్పటికీ అవసరమైన విషయాలకు మాత్రమే జవాబు ఇవ్వడానికి ప్రయత్నిస్తున్నాను. వారు నా తీర్మానము గురించి మాట్లాడుతూ నేను ఇంజనూ ఇవ్వడముమా వ్యతిరేకిస్తున్నాననీ ఇతరుల మాదిరి స్పష్టంగా చెప్పక పోయినా, వారు ఒక విషయాన్ని మాత్రం స్పష్టంగా చెప్పారు. నేను పెంకటేశ్వర్రావు గారి తరపున నకాలల్ చేయడానికి ఈ తీర్మానము తీసుకువచ్చినట్లు చెప్పారు. వారికి మేలుచేసే అవసరము కానీ, వారిని రక్షించడానికి అవసరంకానీ, వారి భావమును వారి పాలనీని అంగీకరించడానికి ఆ అవసరాలు ఏర్పడితే, మీకునానీ మీ పార్టీకిగానీ ఏర్పడాలిగానీ మాకేమీ సంబంధం లేదు. వారి తరపున నకాలల్ తీసుకోవలసిన అవసరం లేదు. పెంకటేశ్వర్రావువారు కాంగ్రెసు వాడీ. వారు కాంగ్రెసు తరపున యం. పి. గా కూడా పోటీచేసి ఉడిసవారు.

Dr. Chenna Reddy : Mr. Venkateshwar Rao has not con-
tested the elections. The hon. Member is confused.

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు: అది సరియైనది కాకపోతే, కాక పోవచ్చును

- میں اردو میں صاف طور پر ظاہر نہیں کر سکتا -

شریتمی شاہجہاں بیگم - میں سمجھتی ہوں کہ آپ اردو میں فصیح بولتے ہیں -

مسلمانوں سے بھی اچھی -

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు: నేను తెలుగులోనే మాట్లాడుతాను. నేను ఈ తీర్మానము: ప్రవేశ పెట్టినప్పుడు ఉర్దూలో మాట్లాడిన కారణంనే వారు తప్పడుగా అర్థం చేసుకోవడం జరిగిందని భావిస్తూ, నేను తెలుగులోనే మాట్లాడితే నా భావాలను స్పష్టంగా మంత్రిగారికి నచ్చచెప్పగలనని తలస్తూ, తెలుగు లోనే మాట్లాడుతాను. ఈ సమస్యకు సంబంధించిన మంత్రిగారు తెలుగు గ్రహించగలరు గనుక తెలుగులోనే మాట్లాడుతాను.

ఇప్పుడు వెంకటేశ్వర్రావుగారు పేసిన కరపత్రములో నిజాయితీ ఉన్నదా? లేదా అనేది చూడాలి. దానిని అర్థం చేసుకోవాలి. “వెంకటేశ్వర్రావుగారు బ్లాక్ మార్కెట్టు (Black market) చేశారా? లేదా? అయిన నిజాయితీ గలవారా, కాదా; వారు దేశానికి న్యాయంచేశారా, అన్యాయంచేశారా,”—అనేటటువంటి వాటిలో నాకు సంబంధంలేదు. వెంకటేశ్వర్రావుగారు పేసిన కరపత్రం అందరికీ అందింది; వారికొక్కరికితప్ప. మంత్రిగారు సామాన్యమైన ధరలు చూపించి, తాము దేశానికి ఎంతో మేలుచేశామని నిరూపించుకోడానికి ప్రయత్నం చేశారు. మంత్రిగారు ఏమి మేలు చేశారంటే, తమ ఉపన్యాసములో ఒక వాక్యము చెప్పారు.

”ہوتا یہ ہے کہ رسید پیش کرنا کوئی مشکل نہیں ہوتا - دوکانداروں سے کہتے ہیں
۱۔ رسید زیاں لیکر زیادہ کی رسیدیں - ۲۔ لکھتا ہے - اس لئے اس پر نگرانی رکھنی

“۳۔ ترقی

మంత్రిగారు టేబుల్ మీద రశీదులు పెట్టారు. ఆ రశీదులు స్పష్టంగా బజారు ధరలనే ప్రతిబింబిస్తాయా?, ఆ రశీదులే సరియైన ధరలని అంగీకరించడానికి ఏమిటి అవకాశం?,—అనేది స్పష్టంగా ఆలోచించాలి. వెంకటేశ్వర్రావుగారు అమూల్య కాబట్టి అది అంతా వాస్తవం అని అనుకోడానికి వీలు లేదు. వారు వ్యాపారం చేస్తారు. వారు ఒకసారి వస్తువు ౫౦ రూపాయలకు అమ్మితే, మరొకసారి వందరూపాయలకు అమ్మవచ్చును. ఒకసారి ౫ రూపాయల తొభంతో అమ్మితే మరొకసారి ౫౦ రూపాయల తొభంతో అమ్మవచ్చును. ఎక్కువధరకు అమ్మిన రశీదులే మంత్రిగారివద్దకు రావచ్చును. రశీదులను ఆధారము చేసుకొని చెప్పడానికి వీలులేదు. దానిని ఆధారం చేసుకొనే సర్ప్లయ డిపార్టుమెంటువారు యీ ఇంజన్లు అమ్ముతున్నారని, ఇదంతా సరైన మార్గంలోనే నడుస్తోందని అనుకోడానికి వీలులేదు. అయితే నేనుకూడా యీ ధరల విషయంలో కొన్ని మీ ముందరకు తెస్తాను.

కింగ్స్ పూర్వ కంపెనీవారు మన గవర్నమెంటువారికి ఇంజన్లు, పం వులుసర్ప్లయ చేయడానికి ఎగ్జిమెంట్ కుదుర్చుకొన్న తరువాత ఆ ఇంజన్లు ధరలను వివరితంగా పెంచారు. గవర్నమెంటువారికి వారినద్దమండలి ఇంజన్లు సర్ప్లయ చేయబడుతున్నాయి. ఆ ఇంజన్లు సరీయైన ధరకేరర్ప్లయ

చేసుబడుతున్నాడూ, అందుకు ప్రభుత్వము తీవ్రంగా కృషిచేకారా, అనేది ఆలోచించాలి. గవర్నమెంటువారు బజారు మార్కెటువల్ల ఒకటి, రెండు ఇంజన్లు తీసుకోవడంలేదు. మన గవర్నమెంటు వెయ్యి ఇంజన్లు కొంటోంది. ఆ కంపెనీవారు సాధారణంగా డిస్ట్రిబ్యూటర్లు కంటే కూడా ఎక్కువ పర్యోజే గవర్నమెంటుకు ఇవ్వవలసి వుంటుంది. సాధారణంగా ఒక వస్తువును డిస్ట్రిబ్యూటర్ కొంతతాదం వేసుకొని డీలర్ కు అమ్ముతాడు. ఆ డీలరు మరికొంత తాదం వేసుకొని సాధారణ కష్టసురీకు అమ్ముతాడు. అరలు వస్తువు ఇంతవంటి చేరులు మారే టప్పటికి ధర ఎక్కువగా పెరుగుతుంది. కాసి, గవర్నమెంటువారు ఇంజన్లను డిస్ట్రిబ్యూటర్ తాదం, డీలరు తాదం ఇచ్చి కొనవలసిన ఆవశ్యకతేదు. ఢిల్లీలోనూ మన ప్రభుత్వమే ఉంది. దీనిని నెలట్రత్ గవర్నమెంటు ద్వారానే పరిష్కారము చేసుకొనే అవకాశం ఉన్నది. ఇంజన్లను నేరుగా కంపెనీనుంచే కొనుక్కొనే అవకాశం వున్నది. కంపెనీనుంచే నేరుగా కొనుక్కొంటే డిస్ట్రిబ్యూటర్ పర్యోజే, డీలర్ డిస్ట్రిబ్యూటర్ల తాదాలు మనకేవచ్చి, ఆ రాబడికూడా మనకే వచ్చి ఇంజన్లు తక్కువ ధరకే ప్రజలకు అందుబాటులో నుండగలవు. పది పంపు నెట్టు ట్రీసుకొంటే వ్యాపారస్తులకు కొంత పర్యోజే ఇవ్వడము ఉన్నప్పుడు మనం వెయ్యి నెట్టు ట్రీసుకొన్నప్పుడు ఇంకా ఎక్కువ పర్యోజే ఇవ్వాలి. ఇప్పుడు, వెయ్యి నెట్టు ట్రీసుకొంటే ఎక్కువ పర్యోజే ఇస్తోందా, అనేది అర్థము చేసుకోవాలి. మన ప్రభుత్వము గంటిగారితో వ్యవహారము కుదుర్చుకొన్న తరువాత బజారు ధరలు ఎత్లా పెరిగియో ఆలోచించాలి.

(Misstatement of facts) ڈا کٹر چنا ریڈی-اسپیکر ایکس اسٹیٹمنٹ آف فیا کس کیا جا رہا ہے۔ میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کرلو سکر کمپنی سے یہ معاملہ کیا گیا ہے کہ وہ ہم کو مینوفیکچرر (Manufacturer) سے جو ۱. پرسیسٹ ریڈکشن ملتا ہے اسکے لحاظ سے بازار کے ریٹ سے ۴۰.۰ روپیے فی انجن کمی پر دینگے۔ بمبئی گورنمنٹ نے گورنمنٹ آف انڈیا کے مشورہ سے اس سے بھی ۵۰ روپیے کم رکھا ہے۔

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు: క్రిందనున్నవాళ్ళు అర్థం చేసుకోవడంనా, పైన వున్న వాళ్ళయినా అర్థం చేసుకొంటారు. రైతాంగానికి మేలుచేశామని మంత్రిగారు భావిస్తున్నా— మంత్రిగారికి తెలిసికానీండి, తెలియక కానీండి, ప్రజానీకానికి చాలా సవ్యము జరుగుతోంది బజారు ధర ప్రకారము గరగం రూపాయలకు రైతులకు ఇంజన్లను ప్రభుత్వము సప్లయ చేస్తోంది. ఇంతవన్న తక్కువ ధరకే రైతులకు సప్లయ చేస్తేనేగదా, కంపెనీనుంచి నేరుగా తెప్పించడము డిస్ట్రిబ్యూటరు కంటే ఎక్కువ పర్యోజే సంఘాయించి బజారు ధరకంటే తక్కువ ధరకు ఇంజన్లను ప్రభుత్వమువారు రైతులకు సప్లయ చేస్తే సంతోషించవలసి యుంటుంది. కాసి, బజారు ధరకన్న కూడా ఎక్కువ ధరకు తీసుకొని రైతులకు సప్లయచేసి, పైగా వారికి ఏదో ఒరగ పెడుతున్నామని చెప్పే అధికారు మనకు లేదని స్పష్టంగా చెబుతున్నాను. కిర్లోస్కర్ ఇంజన్లు ధర ఎత్లాఉన్నది? అందులో రెండు రకాలున్నాయి. ఒకటి ఫస్టుసీరీస్ (First series) రెండు సెకండు సీరీస్ (Second series) అని. ఫస్టుసీరీస్ (First series)

ఇప్పుడేనే స్త్రీ మన భారతదేశానికి ఉన్నదా అంటే, మనదేశములో వాటిని తయారుచేసే కంపెనీలే లేకపోతే చుట్టూ తెలుసుకోగలుగుతాము. మనకు సరాసరి, నేరుగా కంపెనీలుంటే చాలామంది దేవులు అవుతారా, అంటే కావడంలేదు. అవి మనకు కలకత్తానుండిగాని, బొంబాయినుండిగాని, మద్రాసునుండిగాని వస్తాయి. అక్కడ అమ్ముడుపోతే చాలామంది అక్కడికి దేవులు అవుతుంటే.

ఇప్పుడు First and Second series అలో First series మాత్రమే ఇప్పుడు చేయబడుతున్నాయి. ఇప్పుడు ధరలు ఎక్కువైనాయి? ద్రస్తుతు అంతా కలుపుకొని, చాలావృత్తెలు, ఎకూట్రు పరిష్కానము తేలి రైతు, షావుకారు దగ్గర ఏ ధర వ్యాపార ఆ ధర చేయతారు.

First series ఇంజను ౯౦౦ రూపాయలు ఉంటుంది. దానికి వర్షెంటేజ్ ౯౦ రూపాయలు తీసిపెస్తే ఇంజను ౮౧౦ రూపాయలకు గీట్టుబడి అవుతుంది. ౧౭౦ రూపాయలు పంపు ఫీచరు ఉన్నది. **Foot value** పది రూపాయలు, ఇరవై రూపాయలు వాల్యు కుడింగు ఉన్నాయి. మొత్తము అంతా ౧౦౧౦ రూపాయలకు **First series** ఇంజను ఇప్పుడు చేయబడుతున్నాయి.

Second series ఇంజను ౧౧౭౦ రూపాయలు ఉంటుంది. అందులో ౧౭౦ రూపాయలు తాధం గీట్టుబడి అవుతుంది. అప్పుడు ఇంజను గీట్టుబాటు ధర మొత్తము రూపాయలు అవుతుంది. ౧౭౦ రూపాయలు వివిధ సామానులు అవుతాయి. పది రూపాయలు **Foot value** మరియు ఇరవై రూపాయలు ఇతర వాటర్ కులింగ్ అవుతుంది. ఇంజను పన్నెండు వందలకు డిస్ట్రిబ్యూటరుకు గీట్టుబాటు అవుతుంది.

మన ప్రభుత్వము కంపెనీలో నేరుగా వ్యవహారము డీల్ చేసి, రైతాంగానికి ఒక రక పెట్టామని చెబుతున్నది. నెకండు సీరీస్ ఇంజను పన్నెండువందల రూపాయలు. ఇవ్వాలి ఫస్టు సీరీస్ ఇంజను ౧౦౮౦ రూపాయలకు డిస్ట్రిబ్యూటరుకు దారుకుతున్నాయి. ఇవ్వాలి మన ప్రభుత్వము కంపెనీవారితో ఏ విధంగా ఎగ్రిమెంటు చేసుకొన్నదో చూస్తే—౧౮౮౦ రూపాయలకు ఎగ్రిమెంటు చేసుకొంది.

ఇవ్వాలి కీర్లస్కూర్ ఇంజన్నును బజారులో ౧౮౮౫ రూపాయలకు అమ్ముతుంటే మన ప్రభుత్వమువారు ౧౮౮౦ రూపాయలకు మన రైతాంగానికి పన్నులు చేస్తున్నారు. కంపెనీలో మన ప్రభుత్వము చాలా వ్యవహారము వడివిన మీదట, కేంద్ర ప్రభుత్వము కంపెనీలో సంబంధము కల్పించుకొన్న తరువాత, ఏ ఇంజను ౧౮౮౦ రూపాయలకు రైతాంగానికి అమ్ముతున్నదో అది ఇంజను ఇవ్వాలి బజారులో ౧౮౮౫ రూపాయలకే అమ్ముడుపోతోంది.

మొత్తము చూడాలి మన ప్రభుత్వానికి చాలా ఎక్కువ ధర పెడుతోంది. ఇంజను ధర ౧౩౦౦ రూపాయలు ఉన్నది. తరిమ్మ ఇతరసామానులు ౩౦౦ రూపాయలు ఉన్నది. మొత్తము ౧౬

ధర అవుతుంది. కాని మన ప్రభుత్వము ౨,౬౬౦ రూపాయలకు రైతాంగానికి సప్లయి చేస్తోంది. ఇవాళ్ళు బజారులో ఉన్న ధరకు, ప్రభుత్వము సప్లయి చేస్తున్న ధరకు పోల్చితే,—ఇవాళ్ళు బజారు ధరకన్నా ఎక్కువధర ఉన్నప్పుడు ప్రభుత్వమువారు కంపిసితో ఎగ్రీమెంటు చేసుకొన్నారు. కాని నేడు బజారు ధరలు పూర్తిగా పడిపోవడంవల్ల, ౧౦౦౦ రూపాయలకే పూర్తిగా ఆమ్మిసామానులలో ఇంజను దొరుకుతోంది అంటేగాని ఇవాళ్ళు మనరైతాంగానికి దీనివల్ల పెద్దగా ఏదో బరగబెట్టామని చెప్పడం సరియైనది కాదు. మనకు ఆ విధంగా “మెక్సాన్ మారేకు కాయ చేసినట్లుగా” చూపిస్తున్నారు. గుంటురు అందులో దక్షులని దీనిద్వారా మనము ప్రహించ గల్గుతాము.

Dr. Chenna Reddy : Who is the Agent ? Can the hon. Member tell us?

శ్రీ కె. యాక్. నరసింహారావు : నాకు తెలిసినంతవరకు చెబుతున్నాను. నాకు తెలియండి మంత్రిగారు చెప్పవచ్చును.

కాబట్టి ఇప్పుడు నేను చెప్పేది ఏమంటే,—నేను తీసుకవచ్చిన తీర్మానం ఏమిటి?, యీ తీర్మానాన్ని మీరు ఎందుకు బలపరచవలసిన అవసరం ఉన్నది?,—అనే విషయం చెబుతాను. ఇప్పుడు నేను ఏసైతే తొక్కల చూపానో, ఆ తొక్కలద్వారా మన దేశంలో లక్షలాది రూపాయలు ఈ ఇంజన్లు కొనడంలో నష్టం జరుగుచున్నది. దీనివల్ల ప్రభుత్వము లక్షలాది రూపాయల నష్టపడుతున్నది.

ఇవాళ్ళు మన పేదరైతాంగం మన ప్రభుత్వం చేసిన కొన్ని తప్పడు అడుగులవల్ల ౨౫ లక్షలకు పైగా నష్టపడుతోంది. ఏదైతే ఖర్చు పెడుతున్నారో అదీ మైనర్ ఇన్ఫ్రీగేషన్ సోల్స్ ట్రాడింగ్ మిషన్ ఖర్చుపెడితే ఖాసుటుందని నేను తీర్మానం తెచ్చాను. నా అభిప్రాయం ఏమంటే ప్రభుత్వము గత సంవత్సరం గాని, ఆ పై సంవత్సరంగాని పేలకొలది పంపునెట్లు సప్లయి చేయలేదు. నిరుడు ప్లయి చేసినా మాత్రమున అధికారోత్పత్తిని పెంచగలిగిందిలేదు. ఈ పంపునెట్లకు పెట్టే డబ్బు మైనర్ ఇన్ఫ్రీగేషన్ రిపేర్లుకు గాని, వాటిని నిర్మించడానికిగాని, లేక చెరువుల, గుంటల మరమ్మతులకుగాని, లేక వాటిని నిర్మించడానికిగాని, ఖర్చు పెడితే మన ఆహార ఉత్పత్తిని చాలా ఎక్కువగా పెంచగల్గుతాము. అంటేగాక మన రైతులు ఆర్థిక పరిస్థితులు సరిదిద్దుకో గల్గుతారు. దేశంలో స్టూపియాభ్యుద్యే చేసి, తగి ధూములనుపెంచి, ఆహారోత్పత్తిని ఎక్కువ చేయవలసిన అవసరం ఎంతో వున్నది. ఈ స్క్రీమును ఇట్లాగే కొనసాగిస్తే మన దేశం ఖాసుపడక పోగా మన ప్రభుత్వం ౨౫ లక్షలకు పైగా నష్టపడుతోంది కాబట్టి, రైతులను కాపాడటానికి, ఆహార సమస్యను సరిమూలించడానికి, ధూమి సత్యకామలంగా తయారుచేసి, రైతాంగాన్ని అభివృద్ధి పరచడానికి నా తీర్మానాన్ని తప్పక మీరందరు బలపరుస్తారని ఆశిస్తూ ముగిస్తున్నాను.

Mr. Deputy Speaker : I shall now put the resolution amended to vote. The question is :

“That this Assembly is of opinion that the purpose of Grow More Food Campaign is not being served properly by supply of Oil Engines on Taccavi Loans. This Assembly, therefore, recommends to the Government of Hyderabad to give taccavi for oil engines in cash, properly regulate it and to give more attention to undertake construction of Minor Projects and repairs to breached tanks for the above purpose.”

The motion was negatived.

Discussion on non-official resolution re : the land revenue assessment rates in all the ex-jagir villages

Shri B. Dharmabhiksham (Suryapet-General) : I beg to move :

“That this Assembly is of opinion that the land revenue assessment rates in all the ex-jagir villages should immediately be brought down to the level of the assessment rates in the adjoining Khalsa area and hence it calls upon the Government of Hyderabad to take immediate and effective steps in this respect to survey and settle the ex-Jagir villages and determine their assessment on taluka average until the completion of the Survey and Settlement.”

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

“That this Assembly is of opinion that the land revenue assessment rates in all the ex-Jagir villages should immediately be brought down to the level of the assessment rates in the adjoining Khalsa area and hence it calls upon the Government of Hyderabad to take immediate and effective steps in this respect to survey and settle the ex-Jagir villages and determine their assessment on taluka average until the completion of the Survey and Settlement.”

శ్రీ బి. ధర్మభిక్షం :

మిస్టర్ స్పీకర్‌సర్,

జాగీర్దారీ భూముల విషయమై చారిత్రాత్మకమునవి తెలంగాణా రైతాంగం, ఈ జాగీర్దారీ విధానం పోవాలని, భూములు అన్నీ బందోబస్తు చేయబడి ఖైరాబాద్ యిరాకాత్ వున్న నిధంగా తిస్తులు ఏర్పాటు చేయాలని, ఈ రకమైన మధ్యరకపు దోపిడీవిధానం రద్దుకావాలని, ఎన్నో సంవత్సరాలనుంచి పోరాడుతూ వచ్చింది. హైదరాబాదు స్టేటు ప్రభుత్వం—నిజాము నవాబుగారి

Discussion on non-official resolution re : the land revenue assessment rates in all the ex-jagir villages.

పరిపాలనలో కొన్ని మండల సంకల్పరాల కాలంనుంచి వెదవిధంగా, మర భారతదేశంలోని ఇతర ప్రాంతాలకు తేలికైన కట్టడి వుండాలని, జాగీర్దారీ విధానం పాపంగా వుండాలని, రైతులను కూడీలను దోస్తూ తమ పరిపాలన పోగొట్టా వుండాలని ఉద్దేశములతో, ఈ జాగీర్దారీ విధానాన్ని నిలబెట్టనూ, దాన్ని బలపరుస్తూ, కాపాడుతూ వచ్చింది. దీని వర్తమానము, రజాకార్ ప్రభుత్వం ఒక స్వయం ప్రకాశిత వచ్చివున్నది, అంటే జాగీర్దారీ విధానం బలపడి, పూర్తిగా ప్రజాస్వామిక చూపులు ఆణిముత్యం రైతులకు అందాకొక్కడమే తమ విధానంగా పెట్టుకొన్నప్పుడు, పోస్టింగ్ విధానం ఆనుకుంటే నష్టం, తేలంగానూ రైతాంగం నిలబడి గట్టిగా వారాడేమీ. ప్రభుత్వం కూడా దీని పాతలా కాంగ్రెసు ఫిట్టి ప్రభుత్వం కట్టడి పరిపాలనను చేతుల్లోకి తీసుకుంది. ఆప్పుడు, ఈ వార ప్రభుత్వం ఆనుబులో వెడితే తేలంగానూ రైతాంగం దీనిని ధరించదు—పరిస్థితులలోనూ దీనిని ధరించదు అనే ఉద్దేశముతో ఆనుబుమిటికి ప్రభుత్వం జాగీర్దారీ వద్దటిని వద్దటిస్తూ, ఫాల్సూ యితాకాలో కలవడానికి ప్రూరుకుంది. చట్టాలు చేయబడ్డాయి. పన్ను రకాల ప్రచారం చేశారు. పన్నుల వాడుక వాస్తవంలో పెన్ను మార్పు వచ్చిందని ఆఫీసరాయి వడ్డెము. జాగీర్దారీ విధానం వద్దము ఫాల్సూలో కలవారందరి సంతోషపడ్డారు. పూర్తిగా ప్రజాస్వామిక రాజ్యం ప్రారంభిస్తామని ధంకా వాయిచారు. చట్టాలు మూత్రం చేయవచ్చును. కాని ౬,౦౦౦ గ్రామాలలో, కెంద్రాల బామలో వున్న భూముల్లో నూడోవంతు ఇంకా జాగీర్దారీ వద్దటి ఆనుబులో వుంది. ఆచరణలో మూత్రం ఆపి అంతా గూత్సలో చేర్చబడినట్లు కనబడుతులేదు. బందోబస్తు జరిగినా ఫాల్సూ భూముల కొత్తకు, పీటికి ఎక్కడా, సంబంధంలేదు. కాని కొన్నిచోట్ల క రెట్లు, కెన్ను ఎక్కువ వసూలు చేస్తూంటే మరీకొన్నిచోట్ల ౫ రెట్లు, ౬ రెట్లు కూడా వసూలు చేస్తున్నారు. బందోబస్తు జరిగిన ప్రాంతాల్లో, ఆనాడు జాగీర్దార్లు, జమీందార్లు, బందోబస్తు ఫాల్సూలో చేస్తున్నారు. కాబట్టి బందోబస్తు అధికారులకు లంచాలు ఇచ్చి వాళ్ళ జేబులు నింపి డబ్బులో భాగస్వాముల ఎక్కువ శిస్తు మొకర్రో చేసుకొనికీ ఎక్కువ ధరను నిర్ణయించారు. దీనిలో వారు సఫలీ కృతులేవారు. ఫాల్సూ ఇతాకాలో నున్న భూములకు తేలిక ప్రక్కనవున్న జాగీర్దారీ శిస్తుకు విపరీతం గాధర పెంచినయెటం జరిగింది. మీరు పాతకాలపు జాగీర్దారీ విధానాన్ని రద్దుచేసామంటారు, కాని ఆచరణలో చూస్తే రైతులు ఏవిధంగానూ కాధం పొందకులేదు. ఆ వచ్చే శిస్తుమీర ప్రభుత్వమువారూ వసూలు చేస్తున్నా, జాగీర్దార్లకు వద్ద పరిహారంక్రింద యిస్తున్నారు. జాగీర్దారీ గ్రామాలు ఇంకా బందోబస్తు చేయబడకుండా, గుండుగుత్త వ్యవహారంతా, పాతకాలపు వాటి వద్దటినే రైతులను పీడించే వసూలు చేయటం జరుగుతోంది. కాబట్టి ఈ వద్దటిని మానుకొని పెంచునే బందోబస్తు చేయించాలి. చుట్టుప్రక్కలను ఫాల్సూ భూములకు ఎకరం ఒక్కంటికి ఏ విధంగా శిస్తు వసూలు చేస్తున్నారో అదే అందాజాలో జాగీర్దారీ భూములకు కూడా శిస్తుకి వసూలు చేయాలని కోరుకున్నాను. నా కాన్స్టిట్యూయన్సీ (Constituency) లోని శేకవాల వున్నదే. అక్కడకూడా మొన్న మొన్న సర్వేచేసినా ఎక్కువ ధరను నిర్ణయించడానికి ప్రయత్నం చేశారు. ఒకా ఇటువంటి విషయాలు గురించి నా జవాబులో వివరాలు ఇస్తాను. అప్పుడు ఈ తర్వాతాన్ని ఆనెండ్లముందు చర్చకు పెడుతున్నాను. అదే విధంగా ఇతర జిల్లాలో కూడా—నియోజక వర్గములో కార్మిగాడెం, మిర్యాలగూడ, బేరవాల, గ్రామాలలో అదేరకంగా వుంది. శిస్తులు కూడా ధరించరాని శిస్తులుగా వున్నాయి. రైతులు, ప్రజాసంఘాలు, రైతుసంఘం

Mr. Deputy Speaker : There is an amendment given notice of by Shri L. K. Shroff to the resolution of Shri B. Dharmabikshan. He may move it.

Shri L. K. Shroff (Raichur) : I beg to move :

(a) "That in line 1 of the resolution, for the words 'is of opinion', the words 'appreciating the policy of the Government of Hyderabad' be substituted."

(b) "That in lines 3 & 4 of the resolution, the word 'immediately' be omitted."

(c) "That in line 6 of the resolution, for the words 'hence it', the words 'the steps taken so far in this regard' be substituted."

(d) "That in line 7 of the resolution, the words 'of Hyderabad' be omitted."

(e) "That in lines 7 to 12, for the portion beginning with the word 'take' in line 7 and ending with the words 'settlement' in line 12, the following words, namely :—

'Expedite survey and settlement in those ex-jagir areas where the assessment has not yet been brought to the level of that in the adjoining Khalsa areas' be substituted."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved :

(a) "That in line 1 of the resolution, for the words 'is of opinion', the words 'appreciating the policy of the Government of Hyderabad' be substituted."

(b) "That in lines 3 & 4 of the resolution, the word 'immediately' be omitted."

(c) "That in line 6 of the resolution, for the words 'hence it', the words 'the steps taken so far in this regard' be substituted."

(d) "That in line 7 of the resolution, the words 'of Hyderabad' be omitted."

(e) "That in lines 7 to 12, for the portion beginning with the word 'take' in line 7 and ending with the word 'Settlement' in line 12 the following words, namely :—

'expedite survey and settlement in those ex-jagir areas where the assessment has not yet been brought to the level of that in the adjoining Khalsa areas' be substituted."

شری جی۔ ہنمنت راؤ (ملک) - مسٹر اسپیکر - جو امینڈمنٹ لایا گیا ہے وہ اس رزلوشن میں یقیناً ہی نہیں ہے اور اگر اسکو بٹھایا جائے تو یہ انگلش (Bad English) ہو جاتی ہے۔

Shri L. K. Shroff: Mr. Speaker, Sir, the resolution, as amended by me, reads as follows :—

"This Assembly appreciating the policy of the Government of Hyderabad that the land Revenue assessment rates in all the ex-Jagir villages should be brought down to the level of the assessment rates in the adjoining Khalsa areas and the steps taken so far in this regard, calls upon the Government to expedite survey and settlement in those ex-jagir areas where the assessment has not yet been brought to the level of that in the adjoining Khalsa areas."

The hon. Mover of the Resolution has said that when the jagirdari system was abolished and the jagir areas amalgamated with the Diwani areas, the people of those areas felt that the barriers that separated them from the rest of the people of Hyderabad had been removed, and an era of prosperity and democratic life had been ushered in. It is no doubt true that the people of those areas felt like that; but it is also true that the Government of Hyderabad, which is a peoples' Government, took immediate steps to see that the Ex-jagir areas were brought to the level of the Khalsa areas in all walks of life. We know that roads are being constructed to connect even the remotest parts of these ex-jagir areas; we know that schools are being opened in those places where there were no schools at all; we know that the department of law and order is reaching every village of the ex-jagir areas; and we also know that other development departments are trying to do whatever is possible and whatever is feasible to improve the lot of the people of the ex-jagir areas, who are decidedly much lower in standard than the rest of the people of Hyderabad.

As regards the land revenue assessment, the jagirdars who were the owners of these jagirs, treated the ryots more as their tenants than as their ryots, and, therefore, the so-called assessment that they fixed for them used to be almost on the lines of rent. That is the reason why we find that the assessment in the ex-jagir areas used to be many times more than what is found in the adjoining Khalsa areas. We know that, soon after the ex-jagir areas were absorbed in the Diwani areas, the present Government sanctioned immediate relief to those people ranging from 12½% to 25%. I, however, realise that even this immediate relief granted to those people is not quite sufficient; but still I must say that Government acted in the right direction.

Coming to the question of survey and settlement of those areas, I would like to mention that out of the 8,496 villages, which belong to the ex-jagir areas, survey and settlement had been over—even before these areas were absorbed into the Diwani areas—in something like 6,750 villages. That is to say, even before they were absorbed into the Diwani areas, survey and settlement had taken place in most of the villages. So, there remained some thing like 1,700 villages where survey and settlement had to take place after they were taken over by the Khalsa. Out of these 1,700 villages or so, survey and settlement had already been effected in 1,162 villages; orders have been passed, and declarations, too, have been made. Regarding 411 villages, survey is already over, and settlement has also been effected; only the necessary orders have got to be passed, and that may be over in a few days' time. There now remain about 170 villages, where survey and settlement have to be made. So, out of a total of 6,750 and odd villages, only about 170 villages are remaining. It should, therefore, be clear from the figures that I have just now furnished that Government has been moving in the right direction as swiftly as circumstances permitted them. We have to appreciate the steps taken by the Government instead of merely criticising it. If the Government had not taken any steps at all; if the Government had not been alive to the exigencies of the situation; and if the Government had not realised its responsibilities, it would, of course, be quite right on the part of the hon. Members to criticise and find fault with the Government. But that is not the case, as the facts speak otherwise. As I said, out of a total of 6,750 and odd villages there remain only about 170 villages where survey and

settlement have got to be done. As hon. Members are aware, survey and settlement is not a small affair. It takes weeks and months to finish one village, and above all, survey parties are not many in number. The work to be done is more or less a technical job, and anybody and everybody cannot do it. Taking all these factors into consideration and the difficulties that are there, I should say that the work that has so far been done by the Government is certainly a matter to be appreciated. I have incorporated this view as an amendment to the original resolution, and if accepted my amendment will read as follows :

“ This Assembly appreciating the policy of the Government that the land Revenue assessment rates in all the ex-jagir villages should be brought down to the level of the assessment rates in the adjoining Khalsa areas and the steps taken so far in this regard.....”

So, we appreciate the policy of the Government enumerated above. If, however, the policy of the Government was not so, all these steps, perhaps, would not have been taken. We also appreciate the steps taken so far in this regard. Nevertheless, since there are 170 more villages wherein survey and settlement have got to be made, we request the Government to expedite this process and finish the work as early as possible, so that the hardship caused to the people might be as small as possible and might be of as short a duration as possible. In spite of the remission granted to the different villages—and I am told that the remission granted is not only in 1,700 villages, to which I made reference; it is much more than that; and I am told it comes to more than 2,000 villages—where it was felt by the Government that the assessment was little higher, or much higher in some cases, we know that people are labouring under certain difficulties. So, it would be in the fitness of things to bring down the assessment there to the level of Khalsa areas as early as possible, and for that purpose only, I would request the Government to expedite the process and effect the settlement as quickly as possible. This is the spirit of my amendment.

The hon. Mover of the resolution seems to be under the impression that all the ex-jagir villages have not been surveyed at all, or that the process of survey and settlement have been very slow. If that were so, within a short period of about 1½ years or 2 years, something like 1,700

village would not have been surveyed. I am of opinion that to pass the resolution in the form in which the hon. Mover has moved it would be against the facts of the situation, and I would, therefore, request the House to pass the Resolution as amended by me.

شری کے-وینکٹ رام راؤ- مسٹر اسپیکر- جو ریزولوشن پیش ہوا ہے اوس پر مسٹر صاحب جواب دیدیں اور وہ ووٹ پر رکھ دیا جائے تو بھر مختصر ٹائم کے اندر دوسرا ریزولوشن لیا جاسکتا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر- یہ ہاؤز کے ممبرس پر منحصر ہے۔

شری سری پت راؤ لکشمین راؤ نو اسی کر (اورنگ آباد)- اس جانب کے ممبرس بھی تقریر کریں گے۔ یہ اہم مسئلہ ہے ترمیم بھی پیش ہوئی ہے۔ میں اسپیکر صاحب سے عرض کرونگا کہ اس مسئلہ پر مباحث کے لئے زیادہ موقع دین تو مناسب ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر- (۱۵) منٹ دیا ہوں۔

شری کے-وینکٹ رام راؤ- لیکن کسی حال بھی یہ ختم نہیں ہوگا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر- اسکے باوجود زیادہ سے زیادہ ممبروں کو موقع دینا چاہئے۔

* شری کے-وینکٹ رام راؤ- مسٹر اسپیکر سر- یہاں جو ریزولوشن پیش ہوا ہے اوس پر ترمیمات بھی پیش کی گئی ہیں۔ ان دونوں کا مقابلہ کر کے رائے ظاہر کرنے سے قبل اس مسئلہ کی اہمیت پر میں روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ یہ چیز ہم اور آپ جانتے ہیں کہ حیدرآباد میں دیوانی ایریاز (Dewani areas) میں آج دھارہ جات اور سرکاری رقمات کا جو ریٹ (Rate) ہے وہ بہت اونچا ہے اور بڑھ چڑھ کر ہے بمقابلہ اطراف و اکناف کے دیگر پراونس کے۔ چنانچہ بمبئی، مدراس اور میسور ان تمام مقامات سے یہاں زائد ریش ہیں۔ یہ ایک مسلمہ چیز ہے اور اس میں اختلاف رائے کی گنجائش نہیں ہوسکتی۔ باوجود اسکے کہ دھارہ جات بڑھ چڑھ کر ہیں ایک اور بلا یہ ہے کہ اسکا ریویژن (Revision) کیا جاتا ہے۔ بندوبست ثانی کی یہ بلا آج کل کے کالرا اپڈیمک (Cholera epidemic) سے بڑھ کر خطرناک ہے۔ سنہ ۱۹۲۹ع سے لیکر سنہ ۱۹۳۳ع تک حیدرآباد میں جو معاشی بحران یا اکنامک کرائسس (Economic crisis) رہا اوسکے اثرات سنہ ۱۹۳۵ع تک رہے ہیں۔ اس کے قبل بھی بندوبست ثانی ہونے کے بعد یکدم دھارے بڑھائے گئے۔ اوس وقت معاشی احتیاط کی وجہ پیدا وار کی قیمتیں گر جانے سے رعایا اس قابل نہیں تھی کہ مکرر مالگزارى ادا کر سکے۔ ہمارے سامنے تو یہ واقعات پیش نہیں آئے لیکن اوس وقت کی تاریخ کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے کسانوں نے ان بڑھے چڑھے دھارہ جات کو ادا کرنے سے قاصر ہو کر کئی اراضیات کے راضی نامہ جات داخل کر دیئے۔ تخریجات

میں ہم خارج کھاتہ اراضیات جو دیکھ رہے ہیں (اب تو خیر خارج کھاتہ اراضیات باقی نہیں رہے لینڈ ہنگر (Land hunger) بڑھ رہی ہے اس لئے بہت سے لوگ قبضہ کر لیتے ہیں) وہ دھارہ جات کی سنگینیت کی وجہ سے ہوا کیونکہ اس کو کسان ادا نہیں کر سکتے تھے - زمین سے اپنا تعلق برقرار رکھنے کے بجائے اور اس سے چمٹے رہنے کے بجائے وہ اس سے دستبردار ہو کر کوئی اور پیشہ اختیار کرنا چاہتے تھے - وہ چاہتے تھے کہ زرعی مزدور یا بیگیلیے بن جائیں تاکہ انہیں کھانے کے لئے کچھ نہ کچھ ملے - آپ تاریخ دیکھیں تو آپ کو یہی بات معلوم ہوگی - جب جنگ کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہوا تو اس وقت وہ مالگزار ادا کرنے میں دقت محسوس نہیں کر رہے تھے - لیکن ٹکسس جاگیر داروں اور سپروائزری لینڈ لارڈ (میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ ٹیکنیکل ٹرمینالوجی (Technical terminology) میں اب آ گیا ہے) کی وجہ سے ان پر بوجہ بہت بڑھ گیا ہے - اس لئے دیوانی علاقہ جات میں جو دھارے ہیں انہیں کم کرنا چاہئے -

[Shrimati Masuma Begum, Chairman in the Chair]

اس سلسلہ میں مجھے بڑھا چڑھا کر کہنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آندھرا پریشد - مہاراشٹرا پریشد اور کرناٹک پریشد سے مطابقت کی ذمہ داری آنریبل منسٹر فار ریونیو پر ہے - میں سمجھتا ہوں کہ سنہ ۱۳۴۸ ف میں جب میں اسٹوڈنٹ تھا اس وقت مدراس اور اسکے اطراف واکٹاف کے دھارہ جات سے مطابقت کی گئی تھی - مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس وقت یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ دھارا ایک تہائی کیا جائے تو ہمارے چند دوستوں نے ایک رزولوشن بالاتفاق آرا یہ پاس کیا کہ اس کو نصف کیا جانا چاہئے - یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے لیکن منسٹر بننے کے بعد کبھی کبھی برانی رامائن اور مہابھارت یاد دلانا پڑتا ہے - اس وقت بھی جاگیری علاقوں کی رعایا دیوانی علاقوں کے مماثل دھارہ جات کے لئے جدوجہد کر رہی تھی - اور اگر میں بھولا نہیں ہوں تو موجودہ منسٹر صاحب اسکے صدر تھے یا انکا کسی نہ کسی طرح اس سے سبند تھا -

میں نے اس بارے میں اڈجوائنٹنگ پراونس اور دیوانی علاقہ جات کا مقابلہ کیا اس وقت ہم یہ سمجھتے تھے کہ نظام صاحب ہی بڑے راکش ہیں لیکن اس سے بھی بڑھ کر کون نکلے ہیں یہ جاگیردار - اب ان "کبندوں" کا مسئلہ تو پولیس ایکشن کے بعد ختم ہو گیا ہے لیکن میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے - ابھی منصب کے طور پر انہیں معاوضہ دیا جا رہا ہے لیکن انکی جینتھوں سے بڑی حد تک نجات مل گئی ہے - لیکن معاوضہ کا مسئلہ شائد ابھی دس بارہ سال تک چلنے والا ہے - میں یہ کہہ رہا تھا کہ جو نہی پولیس ایکشن ہوا اسمنٹ میں ریڈکشن ہونا چاہئے تھا جیسا کہ ایک گشتی جاری کر کے درختوں وغیرہ سے متعلق کسانوں کو حقوق دے گئے اسی طرح یہاں بھی ہونا چاہئے تھا کیونکہ یہ اسٹیٹ کی ایک تہائی آبادی کا معاملہ تھا - اس وقت ایسا کیوں نہیں کیا گیا - کیا وجوہات تھے میں نہیں جانتا - لیکن

میں تو یہ رائے قائم کرتا ہوں کہ اس وقت کمیوٹیشن (Commutation) کا سسٹم درپیش تھا اور چونکہ دھارا جات کم کئے جاتے تو اسی نسبت سے ” بیچارے جاگیر داروں “ کے معاوضہ میں کمی ہوتی تھی اسلئے شائد یہ نہیں کیا گیا۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ اسکا بار بھی آج حیدرآباد اسٹیٹ کے ایک کروڑ ۸۶ لاکھ عوام کو برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ خیر یہ قصہ ماضی ہے۔ اس سلسلہ میں کہنے سے کچھ حاصل نہیں ہے۔ بہر حال جاگیر داروں کو بیس کروڑ روپیہ معاوضہ دینے کا جو اصل مقصد تھا وہ تو تکمیل پاچکا۔ مدراس میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ وہاں باوجود پیروی کرنے کے سترہ اٹھارہ کروڑ تک معاوضہ کے فیگرس گئے ہیں۔ لیکن اسکے ساتھ یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ مدراس پراونس حیدرآباد سے بڑا ہے مگر حیدرآباد میں بیس کروڑ روپیہ معاوضہ مشخص کیا گیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ یہ منسٹری عالم وجود میں نہیں آئی تھی اور سنٹر انڈاٹرکٹلی (Indirectly) ملٹری گورنمنٹ کے ذریعہ کام چلا رہی تھی۔ اس وقت کی حکومت جس مقصد میں کامیابی حاصل کرنا چاہتی تھی وہ تو کرچکی۔ اب ۲۵ فیصد کی کمی کی جائے تو میں یہ کہوں گا کہ ایسی جرات تو کی جاسکتی ہے لیکن یہ محض کاغذ کی زینت بنکر رہ جائیگی کیونکہ اب تک بہت سے ایسے علاقہ جات ہیں جہاں اسکی کوئی روشنی نہیں پہنچی۔ انہیں اسکے متعلق کچھ بھی نہیں معلوم۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا یہ بہت پہلے پولیس ایکشن کے ساتھ ہی ہونا چاہئیے تھا۔ لیکن یہاں تو کچھوے کی چال چل رہے ہیں۔ اگر کچھوے کی چال ہوتی تو بھی میں اسکو قبول کرتا کیونکہ وہ جیسا کہ قصہ میں ہے بالآخر اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ ابھی منزل پر نہیں پہنچے ہیں۔ خیر میں یہ تو نہیں کہتا کہ پہنچنا بھی نہیں چاہتے۔ اس ۲۵ فیصد کمی پر پوری ریاست میں عمل نہیں ہوا ہے اسکو بہت جلد عمل میں لانے کی ضرورت ہے۔ لیکن اپریسیشن (Appreciation) کس کے لئے۔ اب تک حکومت نے جو کچھ کیا ہے وہ بہت نہیں تو تھوڑا تو ہے۔ لیکن اس کے لئے خوشامد کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کچھوے کی چال ہے تو اس پر خوش آمدید کہنے کی ضرورت میں نہیں سمجھتا۔ اس کے لئے تو وہپ (Whip) دینے کی ضرورت ہے۔ وہپ صاحب یہاں بیٹھے ہیں لیکن انکا وہپ منسٹرس پر چلتا ہے یا نہیں مجھے نہیں معلوم۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم ناقابل قبول ہے۔

اسکے علاوہ ایک چیز یہ بھی کہی گئی ہے کہ ۸ ہزار مواضع میں سے ۶ ہزار کا بندوبست ہوچکا ہے۔ لیکن اس بندوبست میں بھی کتنے بچھو۔ کتنے سانپ نکلتے ہیں وہ منسٹر صاحب ہی جانتے ہیں۔ دھارا جات کے لئے تو ہم خوش ہو رہے ہیں۔ انکو خوش آمدید کہہ رہے ہیں اور شاباشی دے رہے ہیں لیکن میں کہوں گا کہ نظام صاحب کے زمانے میں بھی بندوبست ان چھ ہزار مواضع کا ہوا تھا۔ اب پورے ہندوستان کے ساتھ حیدرآباد کو بٹھایا گیا ہے اور اس میں جاگیرات بھی شامل ہیں۔ انکے زمانہ میں جو دھارا جات بڑھائے گئے ہیں اس میں کمی کی ضرورت ہے کیونکہ دیوانی علاقہ جات میں

جو دھارا تھا اس سے بنی بڑھکر دھارے جاگیرات میں تھے۔ اس رزولوشن کا مقصد یہ ہے کہ

“.....Hence it calls upon the Government of Hyderabad to take immediate and effective steps in this respect to survey and settle the ex-jagir villages and determine their assesment on taluka average until the completion of the Survey and Settlement ”

ہمیں معلوم ہے کہ سروے کے لئے ایک مدت چاہئے۔ اس وجہ سے میں عرض کر رہا تھا کہ یہ ترمیم ایسی ہے کہ اسکو قبول تو کیا جاسکتا ہے لیکن اس پر ”شاباش“ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اسکو ”راؤن“ کیوں کہیں ”راہن“ کہیں تو مناسب ہے۔ اسلئے میں عرض کر رہا ہوں کہ آنریبل ممبر اپنا اسٹینٹ واپس لے لیں تاکہ ہماری حکومت ”کوی کالیڈاس“ بننے سے پہلے جو کالیڈاس، تھا وہ رہے۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

শ্রীমতী যুস. লক্ষীবায়: (ভাঙ্গুপাড়):

అధ్యక్షిణి,

ఇప్పుడు గౌరవనీయులై నటువంటి జి. ధర్మబిక్షంగారు, కె. పి. రామారావుగారు, తెచ్చినటువంటి తీర్మానంమీద, వారు ఆ విషయాలనుంరించి ఎంతో శ్రద్ధగా చూట్టాడనందుకు ధన్యవాదాలు అర్పిస్తున్నాను. జాగీర్దారీ, సర్వేకానులలో ఎన్నులు చాలా ఎక్కువగా వున్నవి. వా తాలూకా భాన్స్వారిలో నిజాంపేట, చిల్లరీగె ధాములు జాగీర్ ఏరియాలో వున్నాయి. జాగీర్లుపోయినా పన్నులు ఆ ప్రకారమే వున్నాయి. ఈ విషయమై గత సంవత్సరం నేను ఫిఫ్తమినిస్టరుగారికి చెప్పాను. ఆ గ్రామాలలో ప్రజలు అడుగుతున్న విషయం వారికి విప్పించాను. అప్పుడు వారు ఈ విషయమై శ్రద్ధ తీసుకొని సర్వేపార్టీ వారిని పంపి సర్వే చేయిస్తున్నారు. అన్నిచోట్ల ఒక మాదిరి గాకుండా ఇక్కడొకమాదిరి అక్కడొకమాదిరి ఎన్ను వసూలు చేస్తున్నారు. ఈ విషయమై నిజంగా గవర్నమెంటు సహకరించాలని నేను మనవి చేస్తున్నాను. గవర్నమెంటు అంటే మనమేకదా. అడగేది, సలహాఇచ్చేదికూడా మనమే. కాబట్టి వారు ఎంత త్వరగా ఈ సర్వే చేయిస్తే అంతమంచిది. కాని అవకాశంమిది? అవకాశంలేకుండా వెనుకపడుతున్నాము. కాని ప్రభుత్వం పెంటునే చేయవలసిన ధర్మము కాబట్టి తప్పక చేయాలని కోరుతున్నాను. మనరాష్ట్రములో అన్ని ధాములకు ఏ మాత్రం వ్యత్యాసం లేకుండా ఒకటేరకం పన్ను వుండాలని, ధామినంతా సర్వే చేయించాలని గౌరవ సభ్యులు కోరారు. నేనైతే పూర్వదుపూర్వకంగా ఈ విషయాన్ని వార్టీస్తున్నాను. కాని దీనికి ఒక మార్గము కావాలి. అంతా ఇప్పుడే కావాలంటే కాదు. వరంగలు జిల్లా గ్రామాలలో చూశాను. అక్కడ ఒక సర్వేపార్టీ వుంది. అక్కడ సర్వే చేస్తున్నప్పుడు వాళ్ళుచేసే అవకాశకలు ఎవరూ చేయరనుకుంటాను. నేను స్వయముగా చూశాను. రిపోర్టు కూడా తెచ్చాను. సర్వేపార్టీలలోని శ్వాసము లేదు. వాళ్ళలో సగం మందయినా మంచివాళ్ళు వున్నారో లేదో సందేహం. ఎక్కువ అన్యాయం జరుగుతోంది. దీనివ్యాసంబ్రేగారు ఈ

विषयम् स्वयम्भुवङ्गं नुमादात्। अद्यम्, अद्यम् अन्तु प्रजलसु पीकुण्ठित्वा?
 वृष्यम्भुवङ्गं पुष्पाढीनि, विसिधम्भुवङ्गं त्नेसिङ्ग, अ पुष्पुम्भुवङ्गु अन्दम्भु व्हेडकुन्डा
 प्रकुम्भु त्नेने त्तयारु च्हेसुकुम्भुवदं अ विधंग्ग प्रजलसु सिरुम्भुवङ्गुम्भु प्रङ्गुत्तुम्भु
 वचुम्भुः वसुम्भु च्हेयात्। तुम्भुवदल पुष्पुम्भुवङ्गुम्भु पुष्पाढीनि प्रुम्भुवङ्गुम्भु प्रजलयुम्भुवङ्गु
 सभुम्भुः च्हेडकुन्डा च्हेयात्।

इति रामराज्यंकावु. रामराज्यं अन्तुम्भुवदु. इति रामराज्यं अन्तु म्भु
 न्भुवङ्गुम्भुवदु. कङ्गुकु अदुम्भुव वेसुकुम्भु च्हे वङ्गुकु कसबडुम्भुवदुम्भु सैसुम्भुवङ्गु
 रामराज्यं अन्तुम्भुवदुम्भु वचुम्भुवङ्गुम्भु.

नाकु इन्तु च्हेयुम्भुवङ्गुम्भु अन्तु अदुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु. वङ्गुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु कुरुम्भुवङ्गुम्भु
 वृष्पुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु त्नेने त्तयारु वङ्गुम्भु त्नेने त्तयारु. नाकु वङ्गुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु अङ्गुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु.
 र्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु वङ्गुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु.

उ सन्तुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु, उ विषयम्भुवङ्गुम्भु च्हेसुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु. म्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु अन्तु
 च्हेसुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु. उ सन्तुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु अन्तु च्हेसुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु, उ सन्तुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु
 सङ्गुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु त्नेने त्तयारु अन्तु च्हेसुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु सङ्गुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु
 वसुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु च्हेयात्। सन्तुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु सङ्गुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु च्हेयात्। उ
 च्हेसुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु अन्तु च्हेसुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु च्हेयात्। उ च्हेसुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु
 च्हेसुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु च्हेयात्। उ च्हेसुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु च्हेयात्। उ च्हेसुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु च्हेयात्।

श्री. यु. भुवङ्गुम्भुवदुम्भु : उ च्हेसुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु म्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु च्हेयात्? च्हेसुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु
 च्हेयात्?

श्री. ज्. वङ्गुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु : उ च्हेसुम्भुवङ्गुम्भुवदुम्भु च्हेयात्? (Laughter)

श्री. विरेंद्र पाटील (आबंद) .

अध्यक्ष महाराज, यह जो रेजोल्यूशन आज हमारे सामने आया है और जो अमेंडमेंटस लाये गये हैं उसमें यह कहा गया है कि जो नॉन खालसा या जो जागिरी औरियाज हैं उसका पूरा सर्वे नहीं हुआ है और वहां जो असेसमेंट है वह बहुत ज्यादा है। जिस लिये वहां पर रियाया की भारी हालत बहुत खराब होगी है। तो जब तक जिन औरियाज का सर्वे पूरी तरह से नहीं होता है तबतक जिनको डिटरिमा रिलिफ दिया जाय। लेकिन ऑनरेबल मॅबरस को यह मालूम होना चाहिये कि जागिर औरियाज में सर्वे हुआ है और कुछ में चल रहा है। तो ऐसे मवाजियांत में जहां सर्वे नहीं हो चुका है वहां अकसर मवाजियांत में २५ फीसद या साडेबारा फीसद का रिलिफ दिया गया है। यह कोई सही बात नहीं है। सब जागिरी विलेजस में संगीन धारा है। जो दिवानी या खालसा विलेजस हैं उसमें तो धारा कम है। कोपल का बुदाहरण मैं दू तो कोपल में तो बहुत कम धारा है। सर्वे के बाद यह धारा ज्यादा हुआ। रुपये को दो बाने धारा बिजाफ्त हुआ। लेकिन जागिरी औरिया को जिससे मुत्तसना किया गया है। हमारे बेंक

ऑनरेबल मॅबर ने तमाम तपसिल्लांत बतलाये हें। अन्होने कहा कि १००० विलेजेस का सर्वे का काम हुआ हें और अुममें से सिर्फ १५० विलेजेस का सर्वे का काम बाकी हें जो अभी चल रहा है। सर्वेका करने का अितना आमान काम नहीं होता हें कि बह अेक या दो दिन में पूरा हो। सर्वे काम शुरू होने के बाद खतम होने के लिये कमसे कम दो साल का अरसा लगता है। यह अेक टेकनिकल काम है। अिस काम में अुजलत हो रही है यह कहा जाता है कि हम अिसके लिये हुकूमत की खुशामद करना नहीं चाहते और जो काम हुकूमत अच्छा करती है अुसके लिये आप अुसे क्रेडिट भी देना नहीं चाहते हें। मुझको तो मालूम हें की हुकूमत कितना भी अच्छा काम क्यों न करे आपकी तरफ से अुसको कभी क्रेडिट नहीं मिलनेवाला है। आ कभी क्रेडिट देना नहीं चाहते।

شری وی۔ ڈی۔ دیسپانڈے - آپ لینا ہی نہیں چاہتے تو ہم کیا کریں۔

श्री. विरेंद्र पाटील :—पोलिस अॅक्शन के बाद यहां पर काँग्रेस की हुकूमत आजी और कितनी ही तबदीलियां अिस थोडे अरसे में काँग्रेस सरकार ने यहां पर की और कितना कंस्ट्रक्टिव्ह वर्क भी किया है। हमें अुम्मीद नहीं है आप अिसका क्रेडिट हमें देंगे। लेकिन मैं यह बातें आपके सामने रखना चाहता हूं। आप तो सिर्फ अितना चाहते है कि लोगों को यह बताया करे की हमने कुछ नहीं किया। और आज भी आपने जो यह रेजिल्युशन लाया है अुसका भी मकसद यहीं है कि आप अिसे लाकर किसानों कि हमदर्दी हासिल करना चाहते हें और अुन्हे यह बताना चाहते हें कि हम आपके लिये कितना काम कर रहे हें। हमने यह रेजिल्युशन हुकूमत के आगे रखा है लेकिन हुकूमत नहीं मानती हें। अैसा कहकर आप हुकूमत को बदनाम करना चाहते हें। आप का कहना हें कि अिनको रिलिफ मिलना चाहिये। जब तक सर्वे नहीं होता है तब तक अिनको अिटरीम रिलिफ दिया जाना चाहिये। सिर्फ १००,१५० विलेजेस अैसे हें जहां अभी सर्वे का काम पूरा नहीं हुआ है। कुछ दिनों में यह काम भी पूरा हो जायेगा। यह अेक टेकनिकल प्रोसेस होता है। यह काम अेकदम नहीं पूरा किया जा सकता। यह काम जल्द से जल्द खतम करनेकी कोशिश की जा रही है। लेकिन अुतने जल्दी यह काम खतम नहीं किया जा सकता है। अिसकी अेक प्रोसेस रहती है। सात हजार विलेजेस में से काफी विलेजेस का सर्वे हो चुका हें अब सिर्फ १५०,२०० विलेजेस का सर्वे बाकी रहा है। अब तो जागिरी अबॉलिशन भी किया गया हें और जो जागिरी अेरियाज थे अुनका धारा भी कम कर दिया गया है। अब धारा ज्यादा समीन नहीं है और अुनको दूसरी प्रॅसिलीटीज भी दी जा रही है।

شری وی۔ ڈی۔ دیسپانڈے - کتنے دیہاتوں میں دئے ہیں سامنے رکھئے اس طرح
 سپہم کہنے سے کیا حاصل - ۲۰ فیصد میں بھی نہیں دئے ہیں -

श्री. विरेंद्र पाटील :—आपको मालूम होना चाहिये की वहां पर मदर से बाले गये है। पानी का अितनाय किया गया है। जो दिवानी अेरियाज में सङ्कलित है जागिरी अेरियाज में अुनसे कुछ कम नहीं है।

अक आनरेबल मेंबर नें अपनी तकरीर तेलुगु में की जिसलिये मैं अुसे अच्छी तरह फॉलो नहीं कर सका। अन्हो ने शायद यह कहा कि जागिरी अेरिया का असंसेमेंट धारा ज्यादा है और दिवानी अेरिया का धारा भी ज्यादा है। अॅडजॉयनिंग प्राव्हितसेस का धारा जैसा है वैसा धारा यहां होना चाहिये अैसा यदि मयसद हैं तो जिसके अुपर अलग तौर पर गौर हो सकता है। अभी तो अुसका जिनसे कोजी ताल्लुक नहीं है। गौर खालसा अेरिया का धारा कम करने के धारें में सांघा जा सकता है।

شری جی - ہنمت راؤ - کیا آپ منسٹر ہونے کے بعد غور ہوگا ؟

Mr. Chairman : No interruption please.

श्री. विरेंद्र पाटील।—हुकूमत ने जो जागिरी अेरिया का धारा संगीन था अुसें कम किया हैं अुन को तो आप अॅप्रीसियेशन नहीं देना चाहते है। यह कहा जाता है कि दिवानी अेरिया का सबे तो पोलिस अॅक्शन के पहले ही किया गया हैं और कभी जागिरी अेरिया का भी सबे प्री पोलिस अॅक्शन ही हुआ था। हुकूमत ने जागिरी अेरिया में कुछ नहीं किया है जिस बहस में कोजी कूवत नहीं हैं कि गव्हर्नमेंट कितना भी अच्छा काम क्यों न करें आप अुसे अॅप्रीसियेशन (Appreciation) हैं। बात यही नहीं देना चाहते।

Mr. Chairman : The time is up. We can continue further discussion on this resolution on the next non-official day.

The House then adjourned till Half-past Two of the Clock on Monday, the 5th October, 1953.

